

جن جادو اور انسان

آج کل جنات اور جادو کو عام طور پر ناقابلِ مشاہدہ اُمور میں شمار کیا جاتا ہے جبکہ جدید اور دینی علوم سے ناواقف نو سرباز اور ٹھگ معصوم لوگوں کا روحانی علاج کے نام پر ذہنی اور مالی استحصال کر رہے ہیں۔

حافظ محمد زید ملک

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ ایل ایل بی شریعہ

کلیہ الشریعہ، اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

تقریظ: ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

جن جادو اور انسان

آج کل جنات اور جادو کو عام طور پر ناقابل مشاہدہ امور میں شمار کیا جاتا ہے جبکہ جدید اور دینی علوم سے ناواقف نو سر باز اور ٹھگ معصوم لوگوں کا روحانی علاج کے نام پر دھنی اور مالی استحصال کر رہے ہیں۔

ALLAMA IUBAL LIBRARY
FAISALABAD

82 ۹۵

۱۰۰

حافظ محمد زید ملک

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ ایل ایل بی شریعہ

کلیہ الشریعہ، اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

تقریباً: ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

2007

ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ملنے کا پتہ

جہانگیر بک ڈپو

• لاہور • راولپنڈی • ملتان • فیصل آباد • حیدر آباد • کراچی

تقریظ



از: ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

جن اور جادو بیسویں صدی کے سائنسی دور میں عام طور پر غیر سائنسی خرافاتی اور ناقابل مشاہدہ (Unverifiable) امور قرار دیئے جاتے ہیں۔ جدید علوم سے فارغ نیم خواندہ حضرات عام طور پر ان کے وجود سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ یہ سب جدید علوم اور نئی حقائق سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔

اس ناواقفیت کا ایک بھیا تک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب فی الواقع عملی زندگی میں جن یا جادو سے سابقہ پیش آ جاتا ہے کسی مشکل میں آسیب زدگی یا سحر زدگی کی کوئی عملی صورت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے بارے میں صحیح معلومات نہ ہونے کی صورت میں انسان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اب اس کا مداوا کیا ہو۔ یہ تک معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے بارے میں صحیح معلومات کہاں سے حاصل کی جائیں اس کے علاج کی کیا شکل ہو اور اس کے علاج کیلئے کس کے پاس اور کہاں جائیں۔ لاچار جاہل یا ٹھگ عالموں، نجومیوں، ٹوٹے ٹوٹکے اور تعویذ گنڈے کرنے والوں اور نوسر بازوں کے ٹھکانوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے جو اچھے خاصے پڑھے لکھے سمجھدار انسانوں کو ایک عالم خرافات میں دھکیل دیتے ہیں او وہ ہمیشہ کیلئے ان کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ روحانی علاج کے نام پر یہ بد عنوانی اور استحصال کی بدترین شکل ہے۔

اس صورتحال کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے ان دواہم مسائل کو محض توہمات قرار دے کر ان سے ناواقفیت پر اصرار کیا جاتا ہے اور جب مسئلہ درپیش ہو جاتا ہے تو جلدی میں دوسری انتہا پر پہنچ جاتے ہیں اور انسانی شیطین کی غلامی اختیار کر لی جاتی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جن اور جادو دونوں غیر سائنسی باتیں نہیں ہیں۔ اہل مغرب نہ صرف ان دونوں مسئلوں سے دوچار ہیں بلکہ انہوں نے پوری سنجیدگی کے ساتھ ان پر تحقیقی عمل کی دوا دی ہے اور اس سلسلہ میں اچھے خاصے علمی تحقیقی اور سماجی خدمت کے ادارے قائم ہیں۔

دوسری اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قرآن و سنت میں ان دونوں مسئلوں کو تلخ حقائق کی شکل میں تسلیم کیا گیا ہے اور عملی زندگی میں جس حد تک اس سے سابقہ پیش آتا ہے قرآن و سنت میں اس پر اس حد تک خوبصورت گفتگو کی گئی ہے۔

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس کتاب کے کسی بھی حصے کی فوٹو کاپی، سکننگ یا کسی بھی قسم کی اشاعت مصنف کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں کی جاسکتی
قانونی مشیر: چوہدری ریاض اختر (ایم۔ اے۔ ایل ایل بی)

آپ کے مشورے اور شکایات کے لئے۔
A1-16 فون شپ لاہور

ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

نیاز جہانگیر پرنٹرز، اردو بازار، لاہور

قیمت: 180/- روپے

تفصیل کنندہ: آفس: 257 ریموڈ گارڈن، لاہور۔ فون: 042-7213318 فکس: 042-7213319

سکڑ پو لاہور: اردو بازار، فون: 042-7220879

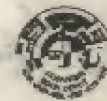
سکڑ پو کراچی: اردو بازار، فون: 021-2765086

سکڑ پو راولپنڈی: اقبال روڈ نزد کینٹی چوک۔ فون: 051-5539609

سکڑ پو ملتان: اعدون بو بڑ گٹ۔ فون: 061-4781781

سکڑ پو فیصل آباد: کوٹوالی روڈ، نزد امین پور بازار۔ فون: 041-2627568

سکڑ پو حیدرآباد: غزوہ یقین مار ستر جامع مسجد صدر، رسالہ روڈ۔ فون: 0300-3012131



جہانگیر سنز

1971

رہے یہ حضرات جو اپنے آپ کو عامل، نبوی یا جادوگر وغیرہ کے نام سے مشہور کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک گروپ ان لوگوں کا ہے جو اپنے متعلقہ علم یا فن سے بالکل بے بہرہ یعنی نرے جاہل ہوتے ہیں۔ انہیں کالے علم یا نقش و تویہ کی الف باء تک بھی نہیں آتی یہ لوگوں کو صرف دھوکہ دے کر پیسے بنڈرتے ہیں۔ دوسری قسم میں وہ عامل یا جادوگر ہیں جو واقعی اپنے علم میں کچھ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں اور لوگوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان حضرات کا طریق کار غیر شرعی ہوتا ہے اور ان سے علاج کرانا از روئے قرآن وحدیث جائز نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے مطابق جادو سیکھنا سکھانا یا جادو کرنا کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بہاولپور میں ایک مکان پر ایک ہی وقت میں کئی طرف سے پتھروں کی اور بڑے بڑے پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ اکثر پتھر گدگی اور خون میں تھڑے ہوئے تھے۔ یہ منظر میرے سامنے وقوع پذیر ہوا۔ مکان کو چاروں طرف سے لوگوں نے گھیرا ہوا تھا مگر سب لوگ بے بس تھے۔

شاید ہی کوئی دن گزرتا ہو جب کوئی نہ کوئی شکایت آسیب زدگی یا سحر زدگی کے بارے میں اور اس کے علاج کیلئے مجھ تک نہ آتی ہو اور اس میں سب سے بڑی مشکل یہ نظر آتی ہے کہ اکثر لوگ یا تو قطعی ناواقفیت کا شکار ہوتے ہیں یا جاہل یا ٹھگ استحصالیوں کے ڈسے ہوئے ہوتے ہیں اور معاملہ پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو چکا ہوتا ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ مجددِ تعالیٰ عزیزی پروفیسر حافظ محمد زید ملک نے ”جن جادو اور انسان“ لکھ کر ایک بہت بڑی اور بنیادی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ عزیزی زید ایم اے اور لاء گریجویٹ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت کا ٹھوس اور گہرا علم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عملی بصیرت کے ساتھ ساتھ تقویٰ و طہارت بھی عطا کی ہے۔ دینی و دنیوی علوم کے حسین امتزاج کی وجہ سے انہوں نے اس سے مسئلہ پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اصل مسئلہ اس کی عملی مشکلات اور صحیح علاج وضاحت سے بیان کیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے عام مومنین کی طرح ضعیف روایات کا سہارا نہیں لیا اور یوں یہ ایک خوب صورت تحقیقی عمل بن گیا ہے جو دنیا نے خرافات اور غیر مصدقہ عملیات سے بالکل محفوظ ہے۔ پوری تحریر قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ سے محمول استنباط تک محدود ہے۔

میری دعا ہے کہ یہ کتاب نفع عام کا باعث ہو اور آخرت میں ذریعہ نجات۔

جزاءہ اللہ احسن الجزاء ووفقہ لما یحب ویرضی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

المخلص

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

۱۹۹۸/۱۰/۲۹ء

لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا لَکَ یَوْمَ الدِّیْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ نَبِیِّنَا وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عزیزانِ گرامی! میری دیرینہ خواہش تھی کہ جنات اور جادو کے موضوع پر ایک جامع اور مستند کتاب لکھی جائے۔ جس میں جنات اور جادو کی حقیقت از روئے قرآن و حدیث تفصیل سے بیان کی جائے۔ نیز ان سے بچاؤ کی تدبیر بھی بتلا دی جائیں۔ میرے مشاہدے میں جو بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ پاک و ہند میں لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد ایسے ہیں جو اپنے معاشرتی اور خاندانی مسائل کا حل عالموں، نجومیوں اور جادو گروں وغیرہ کے ہاں تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ کراچی سے پشاور تک ریل گاڑی یا بس وغیرہ سے سفر کریں تو آپ کو دیواروں پر چسپاں یا جلی قلم سے لکھے ہوئے سب سے زیادہ دو قسم کے اشتہار نظر آئیں گے۔ پہلی قسم کے اشتہارات میں مردانہ کمزوری اور زنانہ پوشیدہ امراض کے علاج کی گارنٹی دی گئی ہوتی ہے اور دوسری قسم کے اشتہارات وہ ہیں جن میں جنات، جادو، ٹونہ کالا علم، محبت میں کامیابی، من پسند شادی، کاروبار میں منافع، گھر میں ناچاقی اور دیگر مشکلات کا حل، کالے علم اور نقش و تعویذ وغیرہ کے ذریعے کیے جانے کا مژدہ سنایا جاتا ہے۔ کراچی سے پشاور تک کے سفر کے خاتمہ پر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پاکستان کی آدمی آبادی نامرد ہو چکی ہے اور جو باقی آدمے بچ گئے ہیں وہ آسیب زدہ ہیں۔

رہے یہ حضرات جو اپنے آپ کو عالم، نجومی یا جادوگر وغیرہ کے نام سے مشہور کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو اپنے متعلقہ علم یا فن سے بالکل بے بہرہ یعنی نرے جاہل ہوتے ہیں۔ انہیں کالے علم یا نقش و تعویذ کی الف باء تک بھی نہیں آتی یہ لوگوں کو صرف دھوکہ دے کر پیسے بناتے ہیں۔ دوسری قسم میں وہ عالم یا جادوگر ہیں جو واقعی اپنے علم میں کچھ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں اور لوگوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان حضرات کا طریق کار غیر شرعی ہوتا ہے اور ان سے علاج کرانا از روئے قرآن و حدیث جائز نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے مطابق جادو سیکھنا، سکھانا یا جادو کرنا کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يَعْلَمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَآئِرٍ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَذَنُّ اللَّهُ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ لَّو كَانُوا يَعْلَمُونَ“

ترجمہ ”اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں حاروت و ماروت دو فرشتوں پر جو اتار گیا تھا وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کرو پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاندان دیہی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور فتنہ نہ پہنچا سکے جبکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ اس کا روبرو کار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یقیناً یہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ جان جاتے اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بہترین ثواب ملتا۔ کاش کہ یہ لوگ جان جاتے۔“ (سورہ بقرہ: آیت 102-103)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ وَآلِی مَا فِیْ يَمِينِكَ تَلْقَفُ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سَحِیْرٌ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ“

ترجمہ ”ہم نے فرمایا اور نہیں یقیناً تم ہی غالب اور برتر رہو گے۔ تمہارے دائیں ہاتھ میں جو چیز ہے اسے ڈال دو یہ ان کی تمام کاریگری کو نگل جائے گا۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف جادوگروں کے

کرتب ہیں اور جادوگر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔“ (سورہ طہ: آیت 68-69)

اور اسی تسلی کی بدولت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو لٹا کر رکھا:

”فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرَ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ“

ترجمہ ”جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈالو پھر جب انہوں نے (ریساں) ڈالیں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقیناً اللہ ابھی اس کو درہم برہم کر دے گا۔ اللہ ایسے فساد یوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گا۔“ (سورہ یونس: آیت 80-81)

میں انشاء اللہ اس کتاب میں جنات اور جادو کے اثرات سے بچنے کیلئے آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کا کثرت سے ذکر کروں گا تاکہ ہمارا علم بلا واسطہ قرآن وحدیث سے ماخوذ ہو۔ میری طرف سے یہ ضمانت ہے کہ اس کتاب میں کوئی ضعیف حدیث شامل نہیں کی جائے گی تاکہ اس کتاب کا مواد ہر قسم کی متنازعہ بات سے پاک رہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو قبول فرمائے اور اس کتاب سے تمام انسانیت کو مستفید فرمائے۔ آمین

محمد زید ملک

جمہرات ۱۹۷۹-۶-۱۹

لاہور

فہرست

تقریظ..... 3

باب اول

جن کی تعریف

- 15 جنات کی تخلیق کا مادہ
- 16 جنات کب پیدا کئے گئے؟
- 16 عربوں کے ہاں جنوں کے نام
- 17 جنوں کی قسمیں
- 17 جنات کے وجود پر قرآن و سنت سے دلائل
- 17 قرآن کریم سے جنات کے وجود پر دلائل
- 19 احادیث مبارکہ سے جنات کے وجود پر دلائل
- 24 جنوں کے جسم اور شکلیں
- 25 جنوں کا انسانی شکل اختیار کرنا
- 28 بعض جنات، کتوں اور اونٹوں کی شکل میں سامنے آ جاتے ہیں
- 29 جنوں کی خوراک
- 31 جنوں کی شادی
- 32 کیا جن انسان سے شادی کر سکتا ہے؟
- 33 جنوں کی انسانوں سے شادی کا شرعی حکم
- 39 جنوں کے گھر
- 42 تمام جن مکلف ہیں
- 43 جنات میں مسلمانوں اور کافروں کا وجود
- 43 کیا مومن جن جنت میں جائیں گے

- جن اور شیطان میں فرق 45
- کیا حضور ﷺ سے پہلے جنوں میں انبیاء گزرے ہیں 47
- حضور اکرم ﷺ تمام جنوں اور انسانوں کیلئے یکساں نبی اور رسول ہیں 48
- کیا کسی جن کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ 48
- نماز میں جنات کی امامت کرنا 48
- قیامت کے دن جنوں کا مؤذن کے حق میں گواہی دینا 50
- قرین کیا چیز ہے؟ 51
- جنات انسانوں سے حسد کرتے ہیں 52
- جنات کب باہر نکلتے ہیں 52
- جن کا انسانی جسم میں داخل ہونا: قرآن و سنت سے ثبوت 53
- حضور اکرم ﷺ نے ایک صحابی کے جسم سے جن کیسے نکالا؟ 55
- جن انسانی جسم میں کیوں داخل ہوتے ہیں؟ 56
- جن انسانی جسم میں کیسے داخل ہوتا ہے؟ اور انسانی جسم میں اپنا مرکز کہاں بناتا ہے 56
- انسان کے آسیب زدہ ہونے کی علامات 57
- آسیب زدگی کی قسمیں 58
- معالج کی صفات 58
- طریقہ علاج 59
- پہلا مرحلہ: علاج سے پہلے کا مرحلہ 59
- دوسرا مرحلہ: علاج 61
- اولاً: تلاوت رقیۃ شرعیہ (دم) 61
- ثانیاً: اگر جن حاضر ہو جاتا ہے تو آپ اسے کیسے پہچانیں گے؟ 70
- ثالثاً: اب آپ ان سوالات کے ذریعے جن سے مخاطب ہوں گے 70
- رابعاً: آپ مسلمان جن سے کیسے نہیں گے؟ 71
- خامساً 71
- سادساً 72
- آپ کا فرجن سے کیسے نہیں گے؟ 72
- اولاً: ثانیاً، ثالثاً 72
- تیسرا مرحلہ: علاج کے بعد کا مرحلہ 73
- معالج کیلئے چند ضروری ہدایات 74

- آیات شفاء 79
- انسان اور جن کے درمیان دشمنی کی وجہ 81
- شیطان یا جنات کے اہداف 82
- پہلا حملہ: پیدائش کے وقت بچہ کو چھونا 82
- شیطانی دشمنی اور انسانی دشمنی میں فرق 83
- دوسرا حملہ: توحید میں تکلیک 84
- تیسرا حملہ: گرہ لگانا 85
- شیطان کے حملوں سے بچنے کی تدابیر 86
- احوال جنات 90
- جن کا انسان کو اغواء کرنا 90
- جن کا انسان کو نظر لگانا 91
- جنات کو خبردار کرنا 91
- جن آسمان سے چوری چھپے باتیں سنتے ہیں 92
- جنات اور شیطانوں کو رمضان المبارک میں باندھ دیا جاتا ہے 93
- بعض جنات عورتوں کو چھیڑتے ہیں جب کہ نیک اور پاک دامن عورتوں کو چھیڑنے سے جنات ایک دوسرے کو منع کرتے ہیں 94
- جن انسانوں سے ڈرتے ہیں 95
- بعض لوگ جنات کو اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں 95
- بعض انسان جنوں کی عبادت کرتے ہیں 99
- جنوں کیلئے یا جنوں کے نام پڑھ کر ناجائز نہیں ہے 100
- جب حضور اکرم ﷺ کو نبوت عطا کی گئی، اس وقت سے جنات کو آسان سے چوری چھپے باتیں سننے سے روک دیا گیا 101
- کیا ابلیس (شیطان) جن تھا یا فرشتہ؟ 103
- حضور اکرم ﷺ کا ابلیس سے مقابلہ 104
- غزوہ بدر کے دن شیطان کی آمد 106
- ابلیس کا تخت پانی پر ہے 107
- استحاضہ شیطان کا شہدہ ہے 107
- شیطان ہر اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو سوا داعظم کے خلاف ہو 108

- 109 ایک عالم دین شیطان پر بہت بھاری ہوتا ہے۔
 109 بچے کی پیدائش پر شیطان کی آمد۔
 110 شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے۔
 110 شیطان سوتے ہوئے شخص کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔
 111 ڈراؤنا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔
 112 شیطان حضور اکرم ﷺ کی شکل مبارک اختیار نہیں کر سکتا۔
 112 شیطان کے بیٹھنے کی جگہ۔
 112 ظالم حج کے ساتھ ہر وقت شیطان رہتا ہے۔
 113 جب اذان بلند ہوتی ہے تو شیطان بھاگ اٹھتا ہے۔
 113 جب انسان سجدہ کرتا ہے تو شیطان زار و قطار روتا ہے۔
 114 نماز کے دوران جمائی لینا، اوگھٹنا یا چھینک مارنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔
 114 جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔
 114 گدھا شیطان کو دیکھ کر ہنکارتا ہے۔
 115 ملاصر انکار۔

باب دوم

جادو

- 121 جادو۔
 121 جادو کی تعریف / لغوی تعریف / اصطلاحی تعریف۔
 122 جادو کے وجود پر قرآن و حدیث سے دلائل۔
 122 اولاً: قرآن کریم سے دلائل۔
 124 ثانیاً: سنت سے دلائل۔
 130 جادو اور جن کا باہمی تعلق۔
 130 جادوگر جن کو کیسے حاضر کرتا ہے؟ (آٹھ طریقے)۔
 (۱) قسم کا طریقہ (۲) ذبح کا طریقہ (۳) سحلی طریقہ (۴) نجاست کا طریقہ
 (۵) تنگیس کا طریقہ (۶) تجسیم کا طریقہ (۷) تنقیل کا طریقہ (۸) آثار کا طریقہ
 134 دو نشانیاں جن کی بدولت ہم پہچان سکتے ہیں کہ فلاں شخص جادوگر ہے۔
 135 اسلامی شریعت میں جادوگر کی سزا۔

- 136 اسلامی شریعت میں عیسائی یا یہودی جادوگر کی سزا۔
 137 کیا جادو کو جادو سے ختم کرنا جائز ہے؟
 137 کیا جادو سیکھنا جائز ہے؟
 138 جادو، کرامت اور معجزے میں فرق۔
 138 جادو کے خلاف جنگ۔
 139 جدائی کا جادو۔
 139 تعریف۔
 139 علامات۔
 140 علاج۔
 140 پہلا مرحلہ: مرحلہ قبل از علاج۔
 141 دوسرا مرحلہ: مرحلہ علاج۔
 143 پہلی حالت۔
 147 دوسری حالت۔
 147 تیسری حالت۔
 148 تیسرا مرحلہ: مرحلہ بعد از علاج۔
 149 محبت کا جادو۔
 149 علامات۔
 149 محبت کا جادو کیوں کیا جاتا ہے؟
 150 محبت کے جادو کا الٹا اثر۔
 150 جائز جادو۔
 151 محبت کے جادو کا علاج۔
 154 تنقیل کا جادو۔
 155 تنقیل کے جادو کی علامات - علاج۔
 155 جنون کا جادو۔
 156 جنون کے جادو کی علامات۔
 156 جنون کے جادو کا علاج۔
 157 خمول کا جادو۔
 157 خمول کے جادو کا علاج، علامات۔
 158 خیالات کا جادو۔

- علامات 158
- خیالات کے جلد کا علاج 158
- سونے سے پہلے یہ دعا پڑھے 159
- مرض کا جادو 159
- علامات 159
- مرض کے جادو کا علاج 160
- اس مرض کیلئے رقیہ شرعیہ ملاحظہ ہو 160
- نزیف کا جادو 161
- نزیف کے جادو کا علاج 162
- شادی سے روکنے کا جادو 162
- علامات 163
- علاج 164
- جادو کے متعلق چند اہم معلومات 165
- دولہا اور دلہن کیلئے چند نصیحتیں اور بچاؤ کی چند تدابیر 166

باب سوم

نظر لگنا

- نظر لگنا برحق ہے 174
- قرآن مجید سے دلائل 174
- احادیث نبویہ سے دلائل 175
- نظر لگنے کی حقیقت کے بارے میں علماء کرام کے اقوال 178
- نظر برد اور حسد میں فرق 179
- جنات انسانوں کو نظر لگاتے ہیں 180
- نظر برد کا علاج 180
- نظر برد سے علاج کیلئے غسل کا طریقہ 181
- نظر برد سے علاج کا ایک اور طریقہ 182
- حوالہ جنات 183

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

جن کی تعریف

جن دراصل ایک علیحدہ مخلوق ہے۔ یہ نہ انسانوں کی طرح ہیں اور نہ فرشتوں کی طرح۔ ان کی اپنی ایک دنیا ہے۔ ان میں اور انسانوں میں ایک قدر مشترک ہے۔ وہ یہ کہ دونوں عاقل اور صاحب اوراک ہیں۔ دونوں میں خیر اور شر کے راستوں کو چننے کا اختیار موجود ہے۔ جنات اور انسانوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جنات کی تخلیق کا مادہ انسانوں کی تخلیق کے مادے سے مختلف ہے۔ جن کو جن اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ہماری آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ امام محمد بن ابوبکر رازی فرماتے ہیں: جن کا مادہ (جن ن) سے ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جن علیہ اللیل" (رات اس پر طاری ہوئی) اسی طرح "جنین" اس بچے کو کہتے ہیں جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو یعنی چھپا ہوا اور ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو اور اسی سے لفظ "جنۃ" (دُھال) نکلا ہے کہ اس کے پیچھے آپ چھپ جاتے ہیں اور اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔

خود اللہ تعالیٰ نے جنوں کے بارے میں فرمایا ہے:

"إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْهُمْ۔"

ترجمہ "وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔"

جنات کی تخلیق کا مادہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے جنوں کو آگ سے پیدا کیا۔ ارشاد باری ہے:

"وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ"

ترجمہ "اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لوہالی آگ سے پیدا کیا۔"

سورۃ رجن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱ ملاحظہ ہو: مختار الصحاح (امام محمد بن ابوبکر رازی صفحہ 48)

۲ سورہ اعراف: آیت (27)

۳ سورہ حجر: آیت (37)

”وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ“

ترجمہ ”اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم شریف کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ ”مارج“ دراصل اس شعلے کو کہتے ہیں جس میں آگ کی کالک ملی ہوئی ہو۔

اسی طرح صحیح مسلم شریف میں ایک حدیث ہے جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنَ النَّارِ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ“

ترجمہ ”فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا جنوں کو آگ سے اور آدم کو اس چیز سے جو تمہیں بتادی

گئی ہے۔“

جنات کب پیدا کیے گئے؟

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ جنوں کو انسانوں سے پہلے پیدا کیا گیا کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

”وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ وَالْجَانَ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ“

ترجمہ ”ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔“

عربوں کے ہاں جنوں کے نام

ابن عبد البر فرماتے ہیں: اہل کلام اور اہل لغت کے نزدیک جنوں کے درجے ہیں۔

۱۔ اگر صرف کسی جن کا ذکر ہو تو اسے جن کہتے ہیں۔

۱۔ سورہ رجن: آیت (15)

۲۔ صحیح مسلم شریف (123/18) شرح نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۔ سورہ حجر: آیت (26-27)

۲۔ اگر اس جن کا ذکر ہو جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے تو اسے عام کہتے ہیں۔

۳۔ اگر ان جنات کا ذکر ہو جو بچوں کو تنگ کرتے ہیں تو انہیں ارواح کہتے ہیں۔

۴۔ لیکن اگر یہ جن غیبی ہو اور وحشیائی پر اثر آئے تو اسے شیطان کہتے ہیں۔

۵۔ اور اگر معاملہ بہت آگے تک بڑھ جائے اور جن بھی طاقتور ہو تو اسے عفریت کہتے ہیں۔

(جنوں کی قسمیں)

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

”الْجِنَّ ثَلَاثَةٌ أَصْنَافٍ صِنْفٌ يَطِيرُ فِي السَّمَاءِ وَصِنْفٌ حَيَاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحْلُونَ وَيُظْعَنُونَ“

ترجمہ ”جن تین قسموں کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو ہوا میں اڑتے ہیں دوسری قسم وہ ہے جو

سانپوں اور کتوں کی شکل میں ہوتے ہیں اور ایک قسم وہ جو خانہ بدوشوں کی طرح رہتے ہیں۔“

جنات کے وجود پر قرآن و سنت سے دلائل

جنات کے وجود کو چھٹانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں جنات کا ذکر موجود ہے اور

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جنات کی اپنی ایک دنیا ہے جو عالم بشر اور عالم ملائکہ سے علیحدہ ایک اور عالم ہے۔

قرآن کریم سے جنات کے وجود پر دلائل

۱۔ ”وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنَّ يَاسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ“

ترجمہ ”اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے

تاکہ قرآن سنیں۔“

۲۔ ”يَمْعَشِرُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتَّبِعُونَ عَلَيْكُمْ

الْبَتَى وَيُنذِرُوكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا“

۱۔ اس حدیث کو طبرانی حاکم اور ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ اسناد و صفات کے باب میں روایت کیا ہے۔

۲۔ سورہ احقاف: آیت (29)

ترجمہ ”اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے؟“

۳۔ ”يَمْعَشَرُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ۔“

ترجمہ ”اے گروہ جن وانس! اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ کر دیکھو۔ نہیں بھاگ سکتے اس کے لیے بڑا زور چاہیے۔“

۴۔ ”قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنَّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا۔“

ترجمہ ”اے نبی ﷺ! کو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا لیا جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے کہا ہم نے ایک بڑا عجیب قرآن سنا ہے۔“

۵۔ ”وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنَّ فَزَادَهُمْ زَعْمًا۔“

ترجمہ ”اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا۔“

۶۔ ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادُونَ۔“

ترجمہ ”میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔“
اس کے علاوہ بہت سی آیات ہیں جن میں جنات کا ذکر ہے بلکہ قرآن مجید میں ایک سورت جنوں کے بارے میں ہے اور اس کا نام سورہ جن ہے۔ قرآن مجید کے 29 ویں پارے میں یہ سورت ہے اور سورتوں کی ترتیب میں اس کا نمبر 72 واں ہے۔

مزید برآں آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ جن کا لفظ قرآن مجید میں 22 مرتبہ جان کا لفظ (جو

۱۔ سورۃ النعام: آیت (130)

۲۔ سورۃ طہ: آیت (33)

۳۔ سورۃ جن: آیت (1)

۴۔ سورۃ جن: آیت (6)

۵۔ سورۃ النازعات: آیت (56)

جن کی جمع ہے) 7 دفعہ شیطان کا لفظ 68 دفعہ اور شیاطین کا لفظ 17 دفعہ آیا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جنات کے بارے میں کثیر تعداد میں قرآنی آیات موجود ہیں۔

احادیث مبارکہ سے جنات کے وجود پر دلائل

۱۔ ”عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَدَرْنَا أَنَّا فَالْتَمَسْنَا فِي الْأُودِيَةِ وَالشَّعَابِ فَقُلْنَا: اسْتَطِيرَ أَوْ اغْتَمَلَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدَرْنَا فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدَكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ: ”أَتَأْتِي دَاعِيَ الْجِنَّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ“ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا أَثَارَهُمْ وَأَثَارَ نِيَمَائِهِمْ وَسَأَلُوهُ عَنِ الرَّادِ فَقَالَ: ”لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ فَرَّ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عُلْفٌ لِدَوَابِّكُمْ“ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ“

ترجمہ ”حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ہم نے آپ ﷺ کو اچانک اپنے درمیان نہ پایا۔ ہم نے آپ ﷺ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں بہت ڈھونڈا لیکن آپ ﷺ نہ ملے۔ ہم نے کہا: کسی نے اغوا کر لیا ہے یا قتل کر دیا ہے۔ وہ رات ہماری اتنی بُری گزری جتنی بُری کوئی گزرا سکتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ غار حرا کی طرف سے تشریف لائے ہیں۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ جب ہم نے آپ ﷺ کو نہ پایا تو آپ ﷺ کو بہت ڈھونڈا لیکن آپ ﷺ ہمیں نہ ملے۔ ہماری رات اتنی بُری گزری جتنی بُری کوئی گزرا سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک جن بلانے کے لیے آیا تھا چنانچہ میں اس کے ساتھ چلا گیا اور میں نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔“ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ ہمیں لے گئے اور ہمیں ان کے اور ان کی آگ جلانے کے نشانات دکھائے۔ مزید یہ کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کھانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس جانور کی ہر ہڈی جسے اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو تمہاری خوراک ہے۔“

تمہارے ہاتھ میں پڑتے ہی وہ گوشت سے بڑ ہو جائے گی اور ہر بیگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑی اور بیگنی سے استنجاست کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔“

۲۔ ”عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذْنَتُ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْإِدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ صَوْتُ الْمُؤْمِنِينَ حِينَ وَلَا إِنْسٍ وَلَا شَيْءٍ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔“

ترجمہ ”حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور گاؤں بہت پسند ہے۔ جب تم اپنی بکریوں کے پاس اپنے گاؤں میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو اپنی آواز کو بلند کرو کیونکہ مؤمنین کی آواز جو بھی سنتا ہے۔ خواہ جن ہو یا انس یا کوئی اور چیز ہو وہ اس کے حق میں قیامت کے دن گواہی دے گا۔“

۳۔ ”عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقٍ عَكَاظَ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَّثَ فَاضْرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا تَهَامَةً إِلَى

۱۔ صحیح مسلم شریف (170/4) ’شرح نام نہودی۔

۲۔ اس حدیث کو امام مالک نے روایت کیا ہے (68/1)۔ نیز امام بخاری (343/6) ’امام نسائی (12/2) اور امام ابن ماجہ نے (239/1) میں بھی روایت کیا ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقٍ عَكَاظَ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمْعُولُهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهَنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمْنًا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا“ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ“

ترجمہ ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت شیطانوں کو آسمان سے خبریں چرانے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب بھیجے جاتے تھے چنانچہ تمام شیطان اپنی قوم کے پاس گئے۔ ان کی قوم کے لوگوں نے ان سے پوچھا: کیا مسئلہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں آسمانی خبریں چرانے سے روک دیا گیا ہے اور ہمارے اوپر شہاب ثاقب گرائے جاتے ہیں۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا: ضرور کوئی واقعہ ہوا ہے جس کی وجہ سے تم پر پابندی لگائی گئی ہے اور اب تم آسمان سے خبریں چوری نہیں کر سکتے لہذا تم مشرق مغرب ہر طرف پھیل جاؤ اور دیکھو کہ کیا سبب ہے جس کی وجہ سے تم پر پابندی لگی ہے اور تم آسمانی خبر چرا نہیں سکتے۔ چنانچہ وہ جنات جو تمہاری طرف گئے تھے انہوں نے نبی کو دیکھا کہ آپ ﷺ نخلہ میں پڑاؤ کیے ہوئے ہیں اور عکاظ کے بازار کی طرف جارہے ہیں۔ اس وقت آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو رک گئے اور غور سے سننے لگے۔ جب سن چکے تو کہنے لگے: خدا کی قسم یہی ہے وہ چیز جو تمہارے اوپر آسمانی خبر کے درمیان حائل ہو گئی ہے۔ اب جب وہ اپنی قوم کی طرف واپس گئے تو کہنے لگے: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لا چکے اب ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر آیات نازل فرمائیں: ”اے محمد ﷺ آپ کہہ دیں کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور

کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔“ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ جنات کی گفتگو سے مطلع کیا گیا۔“
۴۔ ”عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنَ النَّارِ وَخُلِقَ آدَمُ مِنَّا وَوُصِفَ لَكُمْ“

ترجمہ ”فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جس کے بارے میں تمہیں بتایا جا چکا ہے۔“

۵۔ ”عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ“

ترجمہ ”حضرت صفیہ بنت حُصَیْن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”شیطان آدمی میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے۔“

۶۔ ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ“

ترجمہ ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص کھانا کھائے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور اگر پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی پیتا ہے۔“

۱۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے (253/2) شرح الخباری نیز امام مسلم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے (168/4) شرح امام نووی۔

۲۔ صحیح مسلم شریف (123/18) شرح امام نووی نیز مسند امام احمد (168-153/6)۔

۳۔ صحیح بخاری شریف (282/4) شرح الخباری نیز صحیح مسلم شریف (155/14) شرح امام نووی۔

۴۔ صحیح مسلم شریف (191/13) شرح امام نووی۔

۷۔ ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا نَحْسُهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِخًا مِنْ نَحْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنُ مَرْيَمَ وَآمَنَهُ“

ترجمہ ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی بچہ جب پیدا ہوتا ہے شیطان اسے چھوٹا ہے۔ شیطان کے اس چھوٹنے سے بچہ اپنی زندگی کا آغاز چیخ سے کرتا ہے سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے۔“

۸۔ ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ أَوْفَى أُذُنِهِ“

ترجمہ ”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو ساری رات سوتا رہا اور صبح ہونے کے بعد جاگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ شخص ہے جس کے دونوں کانوں میں یا ایک کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا تھا۔“

۹۔ ”عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّوِيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصُقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ“

ترجمہ ”حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔ لہذا تم میں سے اگر کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھو کے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔ اس عمل سے یہ بُرا خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

۱۔ صحیح بخاری شریف شرح الخباری (212/8) نیز صحیح مسلم شریف شرح امام نووی (121/15)۔

۲۔ صحیح بخاری شریف شرح الخباری (28/3) نیز صحیح مسلم شریف شرح امام نووی (64/6)۔

۳۔ صحیح بخاری شریف شرح الخباری (283/12) نیز صحیح مسلم شریف شرح امام نووی (161/15)۔

۱۰۔ "عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا تَخَافَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِمِدْرِهِ عَلَى فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ"

ترجمہ "حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جب کسی کو جہاں آئے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔" ۱۔
اس کے علاوہ بہت سی آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ موجود ہیں جن سے جنات اور شیاطین کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

جنوں کے جسم اور شکلیں

جنات مختلف اشکال و اجسام کے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں جنات کی قسمیں بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں بعض ہوا میں اڑتے ہیں تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پر بھی ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ بعض سانپوں اور کتوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی ان کے اجسام جانوروں کے سے ہوتے ہیں مگر ارواح شیاطین کی یا جنات کی ہوتی ہیں۔ اسی طرح اگر ہم قرآن کریم کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ جنات اپنی اصل شکل و صورت میں بہت بد صورت ہوتے ہیں کیونکہ اللہ نے قرآن مجید میں شجر قوم کا ذکر کیا ہے جو جہنم کے درمیان میں آگاہوگا اور اس درخت کی شاخوں اور کوٹھیلوں کو اللہ تعالیٰ نے بد صورتی میں شیطانوں کے سروں سے تشبیہ دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رِئَاسُ الشَّيَاطِينِ"

ترجمہ "یہ وہ درخت ہے جو جہنم کے درمیان میں نکلا ہوا ہوگا اس کا پھل ایسا ہوگا جیسے شیطانوں کے سر ہوتے ہیں۔" ۲۔

اس کے علاوہ حدیث میں ہے کہ شیطان کے سر پر دو سینگ بھی ہوتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم شریف شرح امام نووی (122/13) نیز سنن دارمی (321/1)

۲۔ سورۃ الصافات: آیت (64-65)

"لَا تَحَرُّوا بِصَلَوَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ"

ترجمہ "نماز کو خاص طور پر سورج طلوع ہونے یا غروب ہونے کے وقت مت پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔" ۱۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین کے بعض گروہ سورج کی پوجا کرتے اور پوجا کا وقت طلوع آفتاب اور غروب کے وقت ہوتا۔ شیطان بھی اس سمت آ جاتا جس سمت سورج ہوتا تا کہ مشرکین کی عبادت اس کے لیے ہو۔

جنوں کا انسانی شکل اختیار کرنا

جنوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت بھی دی ہے کہ وہ انسانی شکل اختیار کر لیں۔ ہم اسلامی تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر شیطان مشرکین مکہ کے پاس حضرت سراقہ ابن مالک کی شکل میں آیا اور مشرکوں کی ہمت بندھاتے ہوئے انہیں فتح کا یقین دلایا۔ اسی واقعہ کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

"وَإِذْ زَيْنَ لِهَمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ"

ترجمہ "جب شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے سامنے خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کہا کہ آج ان لوگوں میں (یعنی مسلمانوں میں) تمہیں کوئی شکست دینے والا نہیں ہے اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔" ۱۔
لیکن جب دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا اور اس نے دیکھا کہ فرشتے نازل ہو رہے ہیں تو بھاگ کھڑا ہوا۔

"فَلَمَّا تَرَأَتْهُ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقَبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ"

۱۔ صحیح مسلم شریف کتاب ملائکہ السمرین (جن وقتوں میں نماز منع ہے ان کا بیان) ملاحظہ ہو مختصر شرح امام نووی علیہ رحمۃ اللہ

از علامہ وحید احمد خان۔

۲۔ سورۃ انفال: آیت (48)

ترجمہ ”جب دونوں فوجوں کا سامنا ہوا تو وہ اگلے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میرا تم سے کوئی تعلق نہیں، میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ تمہیں نظر نہیں آ رہا مجھے اللہ سے ڈر لگ رہا ہے۔“^۱

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ بھی ایک عجیب واقعہ پیش آیا جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

”وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي ابْنُ فَجْعَلٍ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَاحًا حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَعِيَالًا فَرَحَمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ كَذَبُكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَأَعُودُ فَرَحَمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَاحًا حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَعِيَالًا فَرَحَمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ كَذَبُكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أَعْلَمْتُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ؟ قَالَ: إِذَا

أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ اللَّهُ لَا إِلَهَ هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةُ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَخْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْغَيْبِ قَالَ النَّبِيُّ: أَمَا إِنَّهُ صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطَبُ مِنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ لَا قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ

ترجمہ ”مجھے رسول اللہ ﷺ نے زکاة رمضان کی حفاظت پر مامور کیا، میں پہرہ دے رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اپنے (حصیلہ میں) غزبھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: خدا کی قسم میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا، وہ کہنے لگا کہ میں محتاج ہوں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور بہت حاجت مند ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوہریرہؓ کل شام والے قیدی نے کیا کیا تھا؟ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے اپنی غربت اور عیال داری کی شکایت کی اور خود کو ضرورت مند ظاہر کیا تھا، مجھ کو اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ آپ ﷺ نے اس کے آنے کے بارے میں فرمایا تھا۔ لہذا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ چرانے لگا۔ میں نے اسے پھر پکڑ لیا اور کہا اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں، بچوں کی ذمہ داری ہے۔ میں اب نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر پھر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہؓ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس

نے بہت حاجت مندی کی شکایت کی اور یہ کہ بچوں کی ذمہ داری ہے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ بھڑ آئے گا۔“ چنانچہ میں تیسری رات بھی اس کی تاک میں رہا وہ واقعی آیا اور غلہ چرانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ضرور حاضر و پیش کروں گا۔ تین دفعہ ہو چکا تم یہ کہہ کر چھوٹ جاتے ہو کہ اب نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتے ہو۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر سونے کی غرض سے جاذ تو آیت الکرسی پڑھو ”اللہ لا الہ الاہو العلی القیوم“ پوری آیت ختم کر دینا پڑھنے سے تمہارے لیے اللہ کی طرف سے ایک پہرے دار آ جائے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں چل سکے گا۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے قیدی نے رات کیا کہا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ جب رات کو تم اپنے بستر میں جاذ تو آیت الکرسی پڑھو ”اللہ لا الہ الاہو العلی القیوم“ آخر تک اور اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ تمہارے لیے اللہ کی طرف سے ایک پہرے دار تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں چل سکے گا۔ اس وقت لوگ بھلائی کے کاموں میں آگے آگے ہوتے تھے لہذا ابوہریرہؓ نے یہ دقیقہ سمجھ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس نے تم سے سچ کہا ہے جبکہ وہ خود پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہؓ تمہیں پتہ ہے تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے ہو؟“ انہوں نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شیطان تھا۔“

اس شیطان نے انسان کی صورت اختیار کر لی تھی۔

بعض جنات، کتوں اور اونٹوں کی شکل میں سامنے آ جاتے ہیں

جنات کو اللہ تعالیٰ نے مختلف جانوروں کی شکل اختیار کرنے کی طاقت بھی عطا فرمائی ہے۔ ان جانوروں میں اونٹ، گدھا، گائے، کتا اور بلی وغیرہ کوئی بھی جانور ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر کالے کتے۔ جنات کالے کتوں کی شکل میں کثرت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کالا کتا اگر سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اس کی وجہ بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

”الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ“

ترجمہ ”کالا کتا شیطان ہے۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: ”کالا کتا دراصل کتوں کا شیطان ہوتا ہے اور جنات کثرت سے اس کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کالا رنگ شیطانی قوتوں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور اس رنگ میں قوت حرارت بھی زیادہ ہوتی ہے۔“

جنوں کی خوراک

جنات ایک جاندار مخلوق ہونے کے حوالے سے کھاتے اور پیتے ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو حکم دیا کہ جائیں اور چند پتھر ڈھونڈ کر لائیں تاکہ ان سے استنجاء کیا جاسکے۔ ساتھ ہی آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

”وَلَا تَأْتِيهِمْ بِعَظْمٍ وَلَا بِرُؤُفَةٍ“

ترجمہ ”دیکھو! کوئی ہڈی یا گوہر کا ٹکڑا مت لانا۔“ بعد میں جب حضرت ابوہریرہؓ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے ہڈی یا گوہر سے کیوں منع فرمایا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ أَمِنَ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَقَدْ نَصَبِيْنٌ وَلِعَمَّ الْجِنُّ فَسَالُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا رُؤُفَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا“

ترجمہ ”یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں۔ دراصل میرے پاس نصیبین کے سر کردہ جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت ہی اچھے جن تھے، اور انہوں نے مجھ سے خوراک کا سوال کیا چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان لوگوں کو جہاں کہیں بھی کوئی ہڈی یا گوہر ملے تو اس پر اپنی خوراک موجود پائیں۔“

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ ہمیں آپ ﷺ نے شیطان کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں

۱ صحیح مسلم شریف، کتاب الصلاة (نماز) کے ستر کا بیان (ملاحظہ ہو مختصر شرح نووی حرم اذکار و احیاء الامان۔)

۲ مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (32/19)۔

۳ صحیح بخاری شریف، کتاب مناقب الانصار (ج ۱) (۶۶)۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِمِيزَانِهِ وَإِذَا شَرَبْ فَلْيَشْرَبْ بِمِيزَانِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ“

ترجمہ ”تم میں سے جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور اگر پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔“^۱
صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مِيزَانَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَيْمِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَيْمِيتَ وَالْعِشَاءَ“

ترجمہ ”جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہاں پر رات نہیں گزاری جاسکتی اور نہ یہاں رات کا کھانا ملے گا لیکن اگر کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: رات یہیں بسر ہوگی اور اگر وہ شخص کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے رات بھی یہیں گزاریں گے اور کھانا بھی کھائیں گے۔“^۲
ان احادیث مبارکہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ جنات اور شیاطین کی بھی خوراک ہوتی ہے۔ وہ کھاتے ہیں پیئے ہیں اور بعض اوقات انسانوں کے ساتھ کھانے پینے میں شامل ہو جاتے ہیں۔

یہاں پر میں ایک بات واضح کر دوں کہ جس طرح انسانوں کو منع کیا گیا ہے کہ ہر وہ ذبح شدہ چیز جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا، نہ کھائیں اسی طرح مسلمان جنوں کے لیے بھی حضور اکرم ﷺ نے صرف وہ ہڈیاں حلال کی ہیں جو اللہ کا نام لے کر حلال کیے ہوئے جانو۔ وں کی ہوں۔ لہذا وہ جانور جسے اللہ کا نام لیے بغیر ذبح کر دیا گیا ہو وہ ان کے لیے جائز نہیں۔

۱ صحیح مسلم شریف جلد (5) کتاب الاشراب، (کھانے اور پینے کے آداب کا بیان)۔

۲ صحیح مسلم شریف جلد (5) کتاب الاشراب، (کھانے اور پینے کے آداب کا بیان)۔

جنوں کی شادی

تمام علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنات آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں۔ ان کی بھی اولاد ہوتی ہے۔ بیٹے ہوتے ہیں بیٹیاں ہوتی ہیں۔ ایک مکمل عائلی نظام ہے جو جنات میں بھی پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”أَفَتَتَّخِذُونَ لَهُ ذُرِّيَّتَهُ أُولَئِكَ مِنْ دُونِنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ“

ترجمہ ”کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو مجھے دوست نہیں بناتے، جبکہ یہ سب تمہارے دشمن ہیں۔“^۱

اس آیت سے یہ بات کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ جنات اپنی نسل بڑھانے کے لیے شادی بیاہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جنت کی حوروں کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”لَمْ يَطْمِئِنُّنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ“

ترجمہ ”ان سے پہلے نہ کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے ان عورتوں کو چھوا ہوگا۔“^۲
اس آیت سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جنات بھی انسانوں کی طرح اپنی مخالف جنس کے ساتھ تعلقات استوار کرتے ہیں۔

عبدالرزاقؒ نے ابن جریرؒ ابن منذرؒ ابن ابی حاتمؒ اور حاکمؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ آپؓ نے فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ جَزَأَ الْإِنْسَ وَالْجِنَّ عَشْرَةَ أَجْزَاءَ فَتَسْعَةُ مِنْهُمْ الْجِنُّ، وَالْإِنْسُ جُزْءٌ“

۱ سورہ کہف: آیت (50)

۲ سورہ زمر: آیت (56)

یہ عبدالرزاقؒ ابن حاتمؒ ابن ابی حاتمؒ ہیں۔ ان کا تعلق منعماء بنی سے تھا۔ اور آپؓ حفاظ میں شہرت تھے۔ آپؓ کو تقریباً سترہ ہزار احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپؓ نے تفسیر قرآنؓ لکھی اور حدیث میں آپؓ نے ”المصنف“ لکھی جسے ”الجامع الکبیر“ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں امام ذہبیؒ کہتے ہیں: وہ علم کا خزانہ ہیں۔ ملاحظہ ہو: تہذیب التہذیب (310/6) اور میزان الاحتمال (126/2)۔

وَاحِدٌ، فَلَا يُؤَلَّدُ مِنَ الْإِنْسِ وَلَدٌ إِلَّا مِنَ الْجِنَّ تِسْعَةٌ

ترجمہ ”اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو دس حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ان میں نو حصے جنوں کے ہیں جبکہ انسانوں کا ایک حصہ ہے۔ انسانوں کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جنوں کے نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔“

کیا جن انسان سے شادی کر سکتا ہے؟

مرد جن کا انسان عورت سے اور مرد انسان کا جن عورت سے نکاح ہونا ممکن ہے۔ امام غزالیؒ کہتے ہیں: بعض علماء کہتے ہیں کہ جنوں اور انسانوں کے درمیان نکاح اور بچوں کی پیدائش ہو سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ“

”اور تم ان کے اموال اور اولاد میں بھی شریک ہو جاؤ۔“

ترجمہ امام طبرسی نے اپنی کتاب ”تحريم الفواحش“ میں ایک عجیب بات لکھی ہے۔ وہ اپنی سند حضرت عبداللہ بن عباسؓ تک بیان کر کے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: یہ جو جنس (نکھرے) ہوتے ہیں اور اصل جنات کی اولاد ہیں۔ کسی نے آپ سے پوچھا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم اس وقت اپنی بیویوں کے پاس نہ جائیں جب وہ ایام ماہواری میں ہوں لیکن جب ہم اس کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس حالت میں بھی اپنی بیویوں کے پاس چلے جاتے ہیں تو شیطان ہم سے پہلے ہماری بیوی تک پہنچ چکا ہوتا ہے اور وہ شیطان سے حاملہ ہو کر منسخت بنتی ہے۔

حکیم ترمذی اپنی کتاب ”نوار الاصول“ میں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱۔ مصدرک ماکم۔

۲۔ ان کا نام عبدالملک بن محمد بن اسماعیل ہے۔ ابو منصور کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا تعلق نیشاپور سے تھا۔ آپ لغت و ادب کے امام تھے۔ آپ 350 ہجری میں پیدا ہوئے اور 427 میں فوت ہوئے۔ آپ نے بہت سی تصانیف لکھی ہیں۔ (ملاحظہ ہو:

الام زنگلی کی الاعلام 163/4-164)

۳۔ سورہ بنی اسرائیل: آیت (64)

۴۔ اس قول کو امام ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے۔

”إِنَّ فِيكُمْ مُغْرَبُونَ قَبِيلَ يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُغْرَبُونَ قَالَ: الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنَّ“

ترجمہ ”یقیناً تم میں بعض لوگ (مغرب) اجنبی ہیں، لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اجنبی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جن میں جنات شریک ہو جاتے ہیں۔“

ابن اثیرؒ اپنی تصنیف ”النبایہ فی غریب الحدیث“ میں فرماتے ہیں: ان لوگوں کو ”مغرب“ اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ ان میں ایک اجنبی خون شامل ہو جاتا ہے۔

جنوں کی انسانوں سے شادی کا شرعی حکم

کیا شرعی طور پر یہ جائز ہے کہ انسان کسی جن سے شادی کرے؟ یا یہ کہ کوئی جن کسی انسان سے شادی کرے؟

علمائے کرام کا اس مسئلے میں اختلاف پایا گیا ہے۔ بعض علماء نے اس شادی کو کراہت کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔ ان میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام قزاقی اور ابن العماد شامل ہیں۔

ابو عثمان سعید بن عباس رازی اپنی کتاب ”الالھام والوسوسہ“ میں لکھتے ہیں: ”ہمیں مقاتل نے بتایا کہ سعید بن ابوداؤد نے ان سے کہا تھا کہ یمن کے کچھ لوگوں نے امام مالک بن انس کو خط لکھا اور جنوں سے انسانوں کے نکاح کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ یہاں پر ایک جن ہے جو ہماری ایک لڑکی کا رشتہ مانگ رہا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ حلال طریقہ سے یہ شادی کرنا چاہتا ہے۔ امام مالک نے جواب دیا:

”مَا أَفَرَرْتُ بِذَلِكَ بَأْسًا فِي الدِّينِ وَلَكِنَّ أَكْرَهًا إِذَا وَجَدَتْ امْرَأَةً حَامِلًا فَقِيلَ لَهَا: مَنْ زَوْجُكِ؟ قَالَتْ: مِنَ الْجِنَّ، فَيَكْثُرُ الْفَسَادُ فِي الْإِسْلَامِ“

۱۔ سنن ابوداؤد کتاب الادب حدیث نمبر (107)

۲۔ ابن اثیر کا اصل نام مبارک بن محمد بن محمد بن عبدالمکریم شیبانی ہزارہی ہے۔ آپ محدث لغوی اور اصولی تھے۔ آپ 544 ہجری میں پیدا ہوئے اور موصل میں سکونت اختیار کی۔ آپ کی تصانیف میں التہذیب فی غریب الحدیث جامع الاصول المعرصہ اور المختار فی مناقب الاصلیاء شامل ہیں۔ آپ نے 606 ہجری میں وفات پائی۔ (ملاحظہ ہو وفیات الامیاء: 441/1) انکال: (113/12) اور زنگلی کی الاعلام: (273/5)

ترجمہ ”مجھے اس شادی میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا“ بس صرف اتنا ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی خاتون حمل سے پائی جائے اور جب اس سے یہ پوچھا جائے کہ تمہارا خاوند کون ہے؟ تو وہ کہے کہ جن ہے۔ اس سے اسلام میں برائی پھیل سکتی ہے۔“

یعنی اگر باقاعدہ نکاح ہوتا ہے جس میں ولی اور گواہوں کی موجودگی ہو ایجاب و قبول ہو تو یہ جائز ہے لیکن یہ ہرگز جائز نہیں کہ کوئی خاتون خود سے کسی جن کے ساتھ شادی کر لے اور بعد میں اس کے لیے یہ ثابت کرنا مشکل ہو جائے کہ اس کے بچوں کا باپ ایک جن ہے۔ دراصل شادی کے لیے ضروری ہے کہ عورت کی طرف سے ولی پیش ہو اور نکاح کا عقد کرے۔ بغیر ولی کے نکاح تو کسی انسان سے بھی جائز نہیں، کچا یہ کہ کسی جن کے ساتھ کیا جائے۔

وہ علماء کرام جنہوں نے اس شادی کو ناجائز قرار دیا ہے ان میں شیخ جمال الدین بھٹانی ہیں۔ آپ مذہب حنفی کے ایک امام ہیں۔ اپنی کتاب ”مُنْبِیُّ الْمَغْشٰی“ میں آپ کا فتویٰ ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے:

”لَا تَجُوزُ الْمُتَاكَحَةُ بَيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَانْسَانِ الْمَاءِ لِاخْتِلَافِ الْجِنْسِ“

ترجمہ ”اختلاف جنس کی بنا پر انسانوں، جنوں اور پانی کے انسان کے درمیان شادی بیاہ جائز نہیں۔“ اسی طرح شیخ جمال الدین استوی نے بھی ایک سوال کا ذکر کیا ہے جو قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) شرف الدین ہارزی سے پوچھا گیا تھا۔ سوال یہ تھا: اگر کوئی شخص کسی جن عورت سے شادی کرنا چاہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا یا نہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی موجود ہے:

”وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا“

ترجمہ ”اور اس کی نشانیوں میں ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کیں۔“

مزید یہ کہ اگر بالفرض اس شادی کو ہم جائز سمجھیں تو کیا اس مرد کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس جن خاتون کو اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کرے؟ کیا اسے یہ حق پہنچتا ہے کہ اپنی بیوی کو انسانوں کے سوا کوئی اور شکل اختیار کرنے سے منع کر دے۔ تاکہ وہ اس سے تقرب نہ ہو جائے یا یہ کہ اگر اس کی بیوی کسی اور خاتون کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور کہتی ہے میں تمہاری ہی بیوی ہوں تو کیا اسے اس پر اعتماد کر لینا چاہیے؟ یا صحت

نکاح کی جو دیگر شرائط ہیں جیسے ولی کا ہونا یا اس عورت کا موافق نکاح سے خالی ہونا، ان سب امور پر کیا اس جن عورت پر اعتماد کیا جائے گا؟ اسی طرح جنات کی خوراک کا مسئلہ ہے کہ کیا خاوند اس بات کا پابند ہوگا کہ وہ اپنی بیوی کے لیے وہی خوراک لائے جو جنات کھاتے ہیں جیسے ہڈی اور گوشت وغیرہ ہیں؟ چیف جسٹس شرف الدین ہارزی نے اس سوال کے جواب میں کہا: ”کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی جن عورت کے ساتھ شادی کرے کیونکہ اگر ہم قرآن مجید کی ان دو آیتوں کے مفہوم پر غور کریں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ شادی جائز نہیں ہے۔ پہلی آیت ہے:

”وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا“

ترجمہ ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں۔“

دوسری آیت ہے:

”وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا“

ترجمہ ”اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کیں۔“ مفسرین نے ان دونوں آیتوں کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مِنْ أَنْفُسِكُمْ کا مطلب ہے تمہاری جنس سے تمہاری نوع سے اور تمہاری خلقت کے مطابق جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ“

ترجمہ ”لوگو! تمہارے پاس تم میں سے ہی اللہ کے رسول آگئے ہیں۔“

یعنی آدمیوں میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اس کے علاوہ وہ خواتین جن سے عام طور پر شادی کی جاتی ہے وہ بچا زاد ہوتی ہیں یا خالہ زاد اور رشتہ دار خواتین ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت کے مفہوم سے واضح ہے۔

”وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ خَالَكِ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ“

آدمی نے اسی عورت کو دیکھا کہ وہ سڑک پر گرے ہوئے دانے چن رہی ہے۔ اس نے پوچھا: کیا تمہیں یہ دانے پسند ہیں؟ اس عورت نے اسے غور سے دیکھا اور کہا: تم نے کس آنکھ سے مجھے دیکھا ہے؟ اس آدمی نے کہا: اس آنکھ سے۔ اس عورت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اس کی وہ آنکھ پہنے لگی۔

۴۔ علامہ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ چیف جسٹس جلال الدین احمد ابن چیف جسٹس حسام الدین رازی خفی نے اپنا ایک واقعہ سنایا جو ان کے ساتھ پیش آیا۔ کہتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھے مشرق کی طرف روانہ کیا تاکہ وہاں سے میں ان کے اہل و عیال کو لے کر آؤں۔ ابھی ہم نے تھوڑا سفر ہی کیا تھا کہ ہمیں بارش نے آلیا اور ہم نے ایک غار میں پناہ لی۔ میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ ہم سب غار میں سو گئے۔ سوتے میں میں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص مجھے جگا رہا ہے۔ میں یک دم چونکا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ہے درمیانے قد کی لیکن اس کی ایک آنکھ ہے جو کہ لمبائی میں ہے میں ڈر گیا۔ اس نے کہا: ڈرو نہیں میں تو صرف اس لیے آئی ہوں تاکہ تم میری چاندی بنی کے ساتھ شادی کر لو۔ ڈر کے مارے میرے منہ سے صرف یہ جملہ نکلا ”اللہ خیر کرے“ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ چند آدمی آ رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں بھی اس عورت کی طرح لمبائی میں تھیں۔ یہ قاضی صاحب اور گواہان لگتے تھے۔ قاضی صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور عقد نکاح کیا۔ میں نے بھی کہہ دیا کہ مجھے قبول ہے۔ اس کے بعد وہ سب اٹھے اور چلے گئے۔ وہ خاتون دوبارہ میرے پاس آئی اس دفعہ اس کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی بھی تھی لیکن اس کی آنکھ بھی اس کی ماں کی آنکھ کی طرح تھی۔ اس نے اس لڑکی کو میرے پاس چھوڑا اور چلی گئی۔ اب تو میرے خوف اور وحشت کی انتہا نہ رہی۔ میں نے اپنے قریب پڑے پتھروں کو اٹھا کر پاس میں سونے والے لوگوں پر پھینکنا شروع کر دیا تاکہ کوئی جاگ جائے لیکن ان میں کسی کی جاگ نہیں ہو رہی تھی۔ آخر کار میں نے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرنا شروع کر دی۔ پھر جب کوچ کا وقت آیا تو ہم نے دوبارہ سفر شروع کر دیا۔ وہ نوجوان لڑکی بھی میرے ساتھ ساتھ۔ اسی کیفیت میں تین دن گزر گئے۔ جب چوتھا دن آیا تو وہی عورت میرے پاس آئی جو پہلے چل آئی تھی۔ اس نے آتے ہی کہا: لگتا ہے یہ نوجوان لڑکی تمہیں پسند نہیں آئی اور تم اسے چھوڑنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: بخدا بات کچھ ایسی ہی ہے اس نے کہا: ٹھیک ہے تم اسے طلاق دے دو۔ میں نے طلاق دے دی اور وہ چلی گئی۔ اس کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

علامہ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ اس وقت قاضی شہاب بن فضل اللہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے چیف جسٹس جلال الدین احمد سے پوچھا کہ کیا انہوں نے اس نوجوان لڑکی کے ساتھ جوان کی بیوی بھی رہیں اور ذوالجی تعلقات بھی قائم کیے؟ چیف جسٹس جلال الدین احمد نے ٹنٹی میں جواب دیا۔ مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں اور جنوں کے درمیان شادی میاہ کے بارے میں جو رائے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے دی ہے وہ زیادہ وزن رکھتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(جنوں کے گھر)

جنات کے گھر زیادہ تر ان جگہوں پر ہوتے ہیں جہاں گندگی زیادہ ہو۔ مثال کے طور پر غسل خانے گندگی کے ڈھیر، فٹوں کے باندھنے کی جگہ یا وہ نشیمن علاقہ جہاں لوگ قضاء حاجت کے لیے جاتے ہیں۔ امام ابو داؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے حضرت زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبِيثِ وَالْخَبَائِثِ“

”یہ جو قضاے حاجت کی جگہیں ہیں یہاں پر جنات ہوتے ہیں۔ لہذا تم میں سے جو شخص بھی بیت الخلاء میں جائے تو پہلے یہ کہے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبِيثِ وَالْخَبَائِثِ“ (اے اللہ میں جن مردوں اور جن عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ اسی طرح امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے یہ کہتے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبِيثِ وَالْخَبَائِثِ“

۱۔ یہ واقعہ امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تصنیف ”نقد المرجان فی احکام الجنان“ تحقیق مصطفیٰ عبدالقادر حطاط من مؤخر (64-65) پر نقل کیا ہے۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کتاب الطہارہ باب (3) ”بعض امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کتاب الطہارہ باب (9) ”امام نسائی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کتاب الطہارہ باب (17) ”اور امام احمد بن حنبل نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے (369/4-373) اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔

ترجمہ ”اے اللہ میں جن مردوں اور جن عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(امام طبرانی نے ”المعجم“ میں اور امام ابو نعیم نے ”الدلائل“ میں حضرت بلال بن حارثؓ سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں:

”كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَمَجَّزَ لِحَاجَةٍ فَاتَّيَمُّهُ بِأَذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَسَمِعْتُ حُصُومَةَ رَجَالٍ وَلَفْطًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهَا فَبَجَاءُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: قَدْ سَمِعْتُ عِنْدَكَ حُصُومَةَ رَجَالٍ وَلَفْطًا مَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنَ النَّسْتِهِمْ قَالَ: اخْتَصَمَ عِنْدِي الْجَنُّ الْمُسْلِمُونَ وَالْجَنُّ الْمَشْرِكُونَ فَسَأَلُونِي أَنْ أَسْكِنَهُمْ فَاسْكَنْتُ الْجَنُّ الْمُسْلِمِينَ الْجُلُوسَ وَأَسْكَنْتُ الْجَنُّ الْمَشْرِكِينَ الْقُورَ“

ترجمہ ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر تھے جب ہم نے پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ تقاضے حاجت کے لیے نکلے۔ جب میں آپ ﷺ کے لیے لوے میں پانی لایا تو آپ ﷺ کے پاس میں نے بہت سے آدمیوں کے لڑنے کی آوازیں سنیں۔ ایک شور تھا ایسا شور کہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ جب آپ ﷺ آئے تو میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کے پاس سے بہت سے آدمیوں کے جھگڑنے کی آوازیں سنیں اور ایک شور سنا ایسا شور میں نے پہلے کسی کی زبان سے نہیں سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس مسلمان جن اور مشرک جن اپنا جھگڑالے کر آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کی رہائش کا مسئلہ حل کروں۔ میں نے مسلمان جنوں کی رہائش کے لیے بستیاں اور پہاڑ مقرر کیے ہیں اور مشرک جنوں کی رہائش کے لیے پہاڑوں اور مستندوں کا درمیانی علاقہ مقرر کیا ہے۔“

امام ابو داؤد نے حضرت قتادہ کے راستے سے حضرت عبداللہ بن مسرجؓ کی روایت نقل کی ہے آپ فرماتے ہیں:

صحیح بخاری کتاب الوضوء (9) اور کتاب الدعوات باب (14) صحیح مسلم کتاب النحل حدیث (122-123)

آپ بلال بن حارثؓ فرماتے ہیں۔ آپ صبح کی عمر میں آپ نے سن 60 ہجری میں وفات پائی (ملاحظہ ہو: تقریب احمد رب 109/1)۔

کتاب ”المعجم“ از امام طبرانی۔ نیز کتاب ”الدلائل“ از امام ابو نعیم۔

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُبْرِ“

ترجمہ ”کہ نبی اکرم ﷺ نے بل میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔“

لوگوں نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ بل میں پیشاب کرنے سے کیوں منع کیا گیا؟ آپ نے کہا:

”كَانَ يُقَالُ أَنَّهَا مَسَاجِنُ الْجِنِّ“

ترجمہ ”یہی بتایا گیا تھا کہ یہ بل جنات کے گھر ہیں۔“

امام دولابیؒ اپنی کتاب ”الکلی والاسماء“ میں حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”رَأَيْتُ حَسَنًا وَحُسَيْنًا مُسْتَنْقِعَانِ وَعَلَيْهِمَا بُرْدَتَانِ فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ لِحَالِ الْبُرْدَتَيْنِ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلْمَاءِ سَكَنًا“

ترجمہ ”میں نے حضرت حسن اور حضرت حسینؓ کو ایک جھیل میں اترتے دیکھا آپ دونوں نے چادریں اوڑھ رکھی تھیں۔ مجھے بہت حیرت ہوئی چادریں کود کچھ کر۔ آپ دونوں نے کہا: اے ابوسعید کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پانی میں بھی کچھ لوگ رہائش پذیر ہوتے ہیں۔“

ابن عدیؒ اپنی کتاب ”الکامل فی معرفة الضعفاء والمتروکین من الرواہ“ میں حضرت ابوعمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کتاب الطہارہ باب (16/29)۔ نیز امام نسائی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کتاب الطہارہ باب (29)۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے (82/5) حاکم نے مستدرک میں اور امام ابن خزیمہ نے اپنی معجم میں روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی سنن میں اور امام بیہقی نے الجامع الصغیر میں حدیث نمبر (9531) کے تحت روایت کیا ہے اور اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

آپ کا نام محمد بن احمد بن محمد بن سعد بن مسلم ہے کنیت ابو اشعث انصاری ہے اور رازی و دولابی شہرت ہے۔ آپ ایک محدث اور حافظ حدیث تھے۔ آپ کا تعلق ربیع کے ایک علاقے دولاب سے تھا۔ طلب حدیث کے لیے سفر کیا اور مصر میں سکونت اختیار کی۔ آپ نے سفر حج کے دوران مکہ اور یثرب کے درمیان راستے میں 310 ہجری میں وفات پائی۔ آپ نے بہت سی تصانیف لکھیں جن میں الکلی والاسماء مشہور ہے (ملاحظہ ہو: البدایہ والنہایہ: (154/11) تذکرہ الخطباء: (291/2) لسان المیزان: (41/5) شذرات الذهب: (260/2) ابن خلدون: (507/3) الملباب: (431/1) الاطالع: (308/5)۔

آپ کا نام عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد بن مبارک حرجانی ہے۔ آپ حدیث اور علم رجال کے خاں تھے۔ آپ کے شاگرد کی تعداد جن سے آپ نے استفادہ کیا ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ آپ ابن عدی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کی تصانیف میں الکامل فی معرفة الضعفاء والمتروکین من الرواہ (الاقتضاء: علل العلویات اور اس کے صحابہ شامل ہیں۔ آپ حدیث کے شہاموں میں سے ایک تھے۔ (ملاحظہ ہو: الاطالع: (130/4)۔

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَغُوطَ الرَّجُلُ فِي الْقَرْعِ قِطْلَ وَمَا الْقَرْعُ؟ قَالَ: أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ الْأَرْضَ فِيهَا النَّبَاتُ كُلُّمَا قَمَتَ قَمَاسُهُ فَيَتْلِكَ مَسَاجِنُ إِيَّوَالِكُمْ مِنَ الْجِنِّ“

ترجمہ ”کہ نبی اکرم ﷺ نے قرع میں قضاے حاجت سے منع کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ قرع کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میں کوئی شخص ایسی زمین میں نہ جائے جہاں کھیتی باڑی کی ہوئی ہو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کے گھر ہیں۔“

تمام جن مکلف ہیں

امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تمام علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام جنات مکلف ہیں۔

امام ابن عبدالبرؒ جو کہ مذہب مالکی کے ایک بہت بڑے امام ہیں فرماتے ہیں: جنات علماء کے نزدیک مکلف ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے بلا واسطہ خطاب کیا ہے:

”يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ“

ترجمہ ”اے جنوں اور انسانوں کے گروہ!“ اے ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

”فِي آيَاتِ آلَاءِ رَبِّكُمْ كَذِبِينَ“

ترجمہ ”تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“

آپ کا نام محمد بن عمر بن حسن بن حسین علیہ السلام ہے۔ ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ فخر الدین رازی امام اور مفسر قرآن ہیں۔ آپ قریشی نسب تھے۔ تعلق طبرستان سے تھا۔ پیدائش ربیعہ میں سن 544 ہجری میں اور وفات 606 ہجری میں ہوئی۔ آپ کی تصانیف میں ”مفتاح الغیب فی تفسیر القرآن“ ”لغات اللغات“ ”المسائل الخمسون“ ”عصمة الانبياء“ اور ”الاربعون فی اصول الدین“ شامل ہیں۔ (ملاحظہ ہو: طبقات الاطباء 23/2، الوفيات 74/1، مفتاح السعادة 445/1-451) لسان المیزان (426/4) آداب اللغہ (94/3) البدایہ والنہایہ (55/13) طبقات الشافعیہ (33/5) ”الاعلام“ (313/6)۔

سورہ النعام: آیت (130)

سورہ جن: آیت (13)

جنات میں مسلمانوں اور کافروں کا وجود

انسانوں کی طرح جنات میں بھی مسلمان اور کافر موجود ہوتے ہیں۔ ان میں یہودی عیسائی ہندو اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے جنات موجود ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اندر جو فرقے موجود ہیں جیسے شیعہ سنی قدری اور معتزلی بالکل اسی طرح مسلمان جنوں میں بھی یہ فرقے موجود ہیں۔ اسی طرح مسلمان جنوں میں بعض ایسے ہیں جو یکے اور سچے مسلمان ہیں بعض کمزور ایمان کے مالک، کچھ گناہ گار ہیں اور کچھ فاسق و قارض ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَاقًا“

ترجمہ ”اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اس کے برعکس بھی ہیں ہم مختلف فرقے ہیں۔“
حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ”كُنَّا طَرَائِقَ قِدَاقًا“ کا مطلب ہے کہ ہم میں سے مومن بھی ہیں اور کافر بھی۔

ابن تیمیہؒ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یعنی ہم مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں ہم میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی اہل سنت بھی ہیں اور اہل بدعت بھی۔“

کیا مومن جن جنت میں جائیں گے؟

علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کافر جن جہنم میں جائیں گے لیکن کیا مومن جن جنت میں جائیں گے یا نہیں اس پر علماء نے اختلاف کیا ہے۔ اکثریت کا قول یہ ہے کہ مومن جن جنت میں داخل کیے جائیں گے جبکہ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ مومن جن اصحاب اعراف ہیں۔ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: ”حق یہ ہے کہ مومن جن مومن انسانوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے اور یہی ہمارے اسلاف کی رائے ہے۔ انہوں نے اس رائے پر بطور دلیل یہ آیت پیش کی ہے:

”لَعَلَّ يَطْمِئِنُّنَّ إِنْسُ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانًا“

ترجمہ ”ان حوروں سے کوئی انسان یا جن اس سے قبل نہیں ملا۔“

سورہ جن: آیت (11)

تفسیر ابن کثیر (430/4) سورہ جن: آیت (11)

رسالہ الجن (27)

اس استدلال سے بھی زیادہ بہتر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

”وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ قِيَّامُ السَّاعَةِ فِيهَا يُكْرَمُ لِلَّهِ رِجَالُهُمْ وَأَبْنَاءُهُمْ وَزُجَرَاءُهُمْ وَمَا فِيهَا مِنْ عَجَلٍ وَمَا فِيهَا مِنْ عِلَلٍ“

ترجمہ ”اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا و دو جنّتیں ہیں۔ پس اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے کس کس کو تم جھوٹا جانتے ہو۔“

اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ جن و انس دونوں پر اپنے احسان کا اظہار فرما رہے ہیں اور نیکو کار کے لیے جنت کا وعدہ کر رہے ہیں۔ جنوں نے جب یہ آیت سنی تو انہوں نے انسانوں سے زیادہ بلخ انداز میں اس کا جواب دیا۔ کہنے لگے:

”وَلَا يَشِينِي مِنْ آلَانِكَ رَبَّنَا نَكِذِبُ فَلَكَ الْحَمْدُ“

ترجمہ ”اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تیرے لیے ہی تمام تعریف ہے۔“

ظاہر ہے اللہ تعالیٰ صرف اور صرف انہیں جنت میں داخل کرنے کا ذکر فرما رہے ہیں ورنہ احسان جتنا ہے گل ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن کثیر نے جنت کا جو قول نقل کیا ہے یہ دراصل ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے جسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے:

”عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الرَّحْمَنِ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ سُكُوتًا، لِلَّحْنِ كَانُوا أَحْسَنَ مِنْكُمْ رَدًّا، مَا قَرَأْتُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ مِنْ مَرَّةٍ قِيَّامُ السَّاعَةِ فِيهَا يُكْرَمُ لِلَّهِ رِجَالُهُمْ وَأَبْنَاءُهُمْ وَزُجَرَاءُهُمْ“

ترجمہ ”حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سورہ رحمن کی تلاوت کی اور مکمل سورت پڑھ کر فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہو۔ تم سے تو جنات زیادہ

تعمیر رہیں کثیر (171/4)

بہتر طریقے سے جواب دے رہے تھے میں جو تمہاری آیت تلاوت کرتا ”قِيَّامُ السَّاعَةِ فِيهَا يُكْرَمُ لِلَّهِ رِجَالُهُمْ وَأَبْنَاءُهُمْ وَزُجَرَاءُهُمْ“ تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تو وہ کہتے: اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تیرے لیے ہی سب تعریف ہے۔“

جن اور شیطان میں فرق

جنات کی تعریف تو گزر چکی ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنات اور شیاطین میں کیا فرق ہے۔ جنات دراصل ایک مخلوق ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں کافر بھی ہیں مسلمانوں میں بھی نیک بھی ہیں اور بدکار بھی وہ جنات جو مسلمان نہیں ہیں انہیں شیاطین کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ شیطانوں کی اصل جنات سے ہے اور وہ شیطان جو حضرت آدمؑ کے وقت سے ہے جس نے حضرت آدمؑ اور حضرت حواء علیہما السلام کو بکایا تھا اس کا نام ابلیس ہے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کی مہلت دی تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ قَالَ فِيمَا أُغْوِيْتَنِي لِأَقْعِدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَا يَمُنُّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَخَلْفَهُمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ“

ترجمہ ”ابلیس بولا: مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ نے فرمایا: تجھے مہلت ہے بولا: اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گمراہی میں لگا رہوں گا“ آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کو گمبھروں کا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا فرمایا: نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا یقین رکھ کہ ان میں سے جو بھی تیری پیروی کریں گے تجھے سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔“

ایک غلط فہمی ہے جو اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ حضرت آدمؑ حضرت حواء کے اصرار پر اس

ترمذی شریف (73/5) نیز ابن جریر نے اے حضرت محمد اللہ بن محمدؐ سے روایت کیا ہے جبکہ ابانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ملاحظہ ہو: مجمع الجالیح (31/5) ”نمبر (5014)۔“

سورہ اعراف: آیت (14-18)

درخت کے قریب گئے اور اس کا پھل کھایا لیکن اذروئے قرآن یہ بات بالکل غلط ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ شیطان نے حضرت آدم اور حضرت حواء دونوں کو بہکایا تھا اور دونوں اس کے دھوکے میں آ گئے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لُبْدِي لَهُمَا مَا وَدَّ رِي عَنْهُمَا مِنْ سَوَاتِهِمَا وَقَالَ مَانَاهَا كَمَا رَبَّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَتَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ وَقَاسَمَهُمَا إِيَّيْ لَكُمْ لِمَنِ النَّاصِحِينَ فَدَلَاهُمَا بِغُرُودٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوَاتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ“

ترجمہ ”اور اے آدم! تو اور تیری بیوی دونوں اس جنت میں رہو جہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے ان کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے ظاہر کر دے۔ اس نے ان سے کہا: تمہارے رب نے جو تم دونوں کو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں بیٹگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے اور اس نے قسم کھا کر ان دونوں سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ اس طرح دھوکا دے کر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے ڈھب پر لے آیا۔ آخر کار جب انہوں نے اس درخت کا مزہ چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جیسوں کو جنت کے چوں سے ڈھانپنے لگے۔ تب ان کے رب نے ان دونوں کو پکارا: کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟ دونوں بول اٹھے: اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے اوپر ستم کیا اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور ہم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔“

کیا حضور اکرم ﷺ سے پہلے جنوں میں انبیاء گزرے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں علمائے کرام میں اختلاف پایا گیا ہے۔ علماء کی اکثریت تو اس بات کی قائل ہے کہ جنات میں سے کبھی بھی کوئی رسول مبعوث نہیں کیا گیا رسول صرف انسانوں میں سے بھیجے گئے۔ یہ رائے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے۔ دوسری طرف علماء کا ایک اور گروہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ جنات میں بھی انبیاء گزرے ہیں۔ ان میں حضرت شحاک ہیں ان سے جب یہی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

”يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا“

ترجمہ ”اے جنات اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تم سے میرے احکام بیان کرتے اور تم کو اس آج کے دن کی ملاقات سے خبردار کرتے تھے؟“

امام ابن حزم اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت محمد ﷺ سے پہلے انسانوں میں سے کوئی نبی جنوں کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ البتہ آپ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ جنات کی طرف جنوں میں سے ہی نبی بھیجے گئے۔ آپ کی دلیل یہ ہے کہ جنات ایک علیحدہ قوم ہیں اور انسان علیحدہ اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

”وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً“

ترجمہ ”مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا۔“

علماء کی اکثریت مذکورہ آیت کی تاویل کرتی ہے کہ انسانوں کی طرف جو رسول بھیجے گئے وہ تو انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے جنوں کی طرف جن رسولوں کا ذکر ہے وہ رسول اللہ کی طرف سے نہیں تھے بلکہ یہاں رسول کا لغوی معنی یعنی اپنی مراد ہے یعنی وہ جنات جنہوں نے انسان رسول کا وعظ یا کلام سنا اور پھر اپنی قوم کی طرف جا کر ان تک پیغام پہنچایا اور تبلیغ کی۔

حضور اکرم ﷺ تمام جنوں اور انسانوں کے لیے یکساں نبی اور رسول ہیں
تمام علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور اکرم ﷺ جن و انس دونوں کی طرف رسول بنا کر
بجھے گئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ“

ترجمہ ”ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“^۱
اور ظاہر ہے کہ تمام جہانوں میں جنات بھی شامل ہیں۔

کیا کسی جن کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

علامہ بدرالدین شلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف ”آکام المرجان فی احکام الجن“ میں لکھتے ہیں:
”ابن ابی صیر فی حرائی جنلی اپنی کتاب ”فوائد“ میں اپنے شیخ ابو البقاء عکبری جنلی سے نقل کرتے
ہیں کہ آپ سے یہ سوال کیا گیا: کیا کسی جن کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے؟ آپ نے جواب دیا: جی ہاں:
کیونکہ جنات مکلف ہیں اور نبی اکرم ﷺ ان کی طرف بھیجے گئے ہیں“ واللہ اعلم۔“^۲

نماز میں جنات کی امامت کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: ہم مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ ﷺ
کے پاس کچھ اور صحابہ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے اچانک فرمایا:

”لِيَقُمْ مِنْكُمْ مَعِيَ رَجُلَانِ وَلَا يَقُومَنَّ مَعِيَ رَجُلٌ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْغَشِّ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ قَالَ: فَقُمْتُ مَعَهُ وَأَخَذْتُ إِدَاوَةً وَلَا أَحْسِبُهَا إِلَّا مَاءً فَخَرَجْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَعْلَى مَكَّةَ رَأَيْتُ أَسْوَدَةً
مُجْتَمِعَةً قَالَ: فَخَطَّ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: قُمْ
هَهُنَا حَتَّى آتِيكَ قَالَ: فَقُمْتُ وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

^۱ سورہ انبیاء: آیت (107)

^۲ آکام المرجان فی احکام الجن از علامہ بدرالدین شلی ص 93۔

الْيَوْمَ فَرَأَيْتَهُمْ يَتُورُونَ إِلَيْهِ قَالَ: فَسَمَرُ مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلًا طَوِيلًا حَتَّى جَانِبِي مَعَ الْفَجْرِ فَقَالَ: مَا زِلْتُ قَائِمًا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟
قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَقُلْ: قُمْ حَتَّى آتِيكَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي:
هَلْ مَعَكَ مِنْ وَضُوءٍ؟ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ، فَفَتَحَتِ الْإِدَاوَةَ فَإِذَا هُوَ نَبِيذٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَمَرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّأْ
مِنْهَا: فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّي أَدْرَكَهُ شَخْصَانِ مِنْهُمْ فَقَالَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَحْبُ
أَنْ تَنُومَنَا فِي صَلَاتِنَا، قَالَ: فَصَفَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ
ثُمَّ صَلَّى بِنَا ثُمَّ انْصَرَفَ - قُلْتُ لَهُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ جِنُّ
نَصِيبَيْنِ جَانُودُنِي يَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ فِي أُمُورٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ وَقَدْ سَأَلُونِي
الرَّادْفُ وَدَثُّهُمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَهَلْ هُنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ تُزَوِّدُهُمْ بِهِ؟
قَالَ: فَرَوَدْتُهِمُ الرَّجْعَةَ وَمَا وَجَدُوا مِنْ رَوْثٍ وَجَدُوهُ شَعِيرًا وَمَا وَجَدُوا مِنْ
عَظْمٍ وَجَدُوهُ كَاسِيًا قَالَ: وَعِنْدَ ذَلِكَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَطَابَ بِالرَّوْثِ وَالْعَظْمِ“

ترجمہ ”تم میں سے دو آدمی انھیں اور میرے ساتھ چلیں لیکن میرے ساتھ وہ شخص نہ چلے جس کے
دل میں ذرہ برابر بھی دھوکہ ہو کہتے ہیں: میں آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک لونا بھی لے لیا“ میرے
خیال میں یہ تھا کہ اس میں پانی ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم مکہ کے بلند ترین
مقام پر پہنچے تو میں نے ایک ہجوم دیکھا کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک کیر کھینچی اور فرمایا: جب
تک میں واپس نہ آ جاؤں یہیں ٹھہرے رہو“ کہتے ہیں: میں وہیں کھڑا رہا اور رسول اللہ ﷺ ان کی طرف
چل دیے میں نے دیکھا کہ وہ سب آپ ﷺ کے گرد تیزی سے جمع ہو گئے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ
ان کے ساتھ رات گئے تک باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب میرے پاس تشریف لائے تو فجر کا
وقت ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابن مسعود تم ابھی تک کھڑے ہوئے ہو؟“ کہتے ہیں: میں

نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں یہیں ٹھہرے رہوں؟ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: ”کیا تمہارے پاس وضو کے لیے پانی ہے؟“ کہتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں میں نے لوٹے کا منہ کھولا تو اس میں بنیدھی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایک اچھا پھل اور پاک کرنے والا پانی ہے“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے وضو کرو“ پھر جب آپ ﷺ نماز شروع کرنے لگے تو ان میں سے دو شخص آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ نماز میں ہماری امامت فرمائیں۔ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنے پیچھے صف میں کھڑا کیا اور ہماری امامت کی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ کون تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جن تھے میرے پاس اپنے جھگڑے بنانے آئے تھے مجھ سے انہوں نے خوراک طلب کی جو میں نے انہیں دے دی کہتے ہیں میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی ایسی شے بھی ہے جو آپ ﷺ انہیں بطور خوراک دے سکیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے انہیں گوبر بطور خوراک دیا ہے لہذا ہر گوبر کا ٹکڑا جو انہیں ملے گا اسے یہ لوگ جو کی صورت میں پائیں گے اور ہر ہڈی جو انہیں ملے گی اسے یہ لوگ گوشت سے بھری ہوئی پائیں گے“ کہتے ہیں: پھر اس وقت آپ ﷺ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔^۱

قیامت کے دن جنوں کا مؤذن کے حق میں گواہی دینا

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

”إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذْنَتْ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْإِدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

ترجمہ ”میرے خیال میں تم بھیڑ بکریوں اور دیہات کو پسند کرتے ہو جب تم اپنے دیہات میں اپنی بھیڑ بکریوں میں ہوتے ہو اور نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو اپنی آواز بلند رکھو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس جگہ تک کوئی جن یا انسان یا کوئی بھی چیز اس کی آواز سنتی ہے یہ سب قیامت کے دن مؤذن کے حق میں گواہی دیں گے۔“^۲

^۱ مستدام احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ: (459)

^۲ صحیح بخاری (صحیح البخاری: (343/6) سنن نسائی (12/2) اور سنن ابن ماجہ (239/1)

قرین کیا چیز ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ ایک جن رکھا ہوا ہے جو اسے بُرائی پر اکساتا ہے۔ اسی طرح ایک فرشتہ بھی مامور ہے جو اسے اچھائی کا حکم دیتا ہے انہیں قرین کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلَةً، قَالَتْ: فَعَرُتْ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَيْتُ فَقَالَ: أَخَذَكَ شَيْطَانُكَ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ - قُلْتُ: وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنَّ رَبِّي أَعَانَنِي حَتَّى أَسْلَمَ“

ترجمہ ”کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ آپ کے ہاں سے باہر گئے، فرماتی ہیں: مجھے آپ ﷺ پر بہت غیرت آئی، آپ ﷺ تشریف لائے اور مجھے دیکھ کر فرمانے لگے: ”تمہیں تمہارے شیطان نے آلیا ہے“ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے ساتھ کوئی شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں اور ہر انسان کے ساتھ ہے۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں لیکن میرے رب نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔“^۱

ایک اور روایت میں مزید یہ الفاظ بھی ہیں:

”فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ“

ترجمہ ”وہ مجھے صرف بھلائی کا حکم دیتا ہے۔“^۲

ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر اپنی کتاب عالم الجن والشیاطین میں لکھتے ہیں: ”ممکن ہے کہ کوئی مسلمان اپنے نیک اعمال کے ذریعے اپنے قرین جن کو متاثر کر دے اور وہ مسلمان ہو جائے۔“ لیکن میرے خیال میں ڈاکٹر اشقر صاحب کی یہ رائے درست نہیں ہے کیونکہ حدیث مبارکہ کے ظاہری مفہوم سے یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی۔

^۱ صحیح مسلم (شرح امام نووی) (157/17)۔

^۲ صحیح مسلم (شرح امام نووی) (157/17)۔

^۳ عالم الجن والشیاطین از ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر، صفحہ نمبر (65)۔

(جنات انسانوں سے حسد کرتے ہیں)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نظر و قسم کی ہوتی ہے ایک انسانوں کی طرف سے اور دوسری جنوں کی طرف سے اور اس نظر کے لگنے کی وجہ حسد ہوتی ہے۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا کہ اس کے چہرے پر جنات کی طرف سے نظر لگنے کے آثار تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِسْتَرْقُوا لَهَا فَاَنْتَبَ بِهَا النَّظْرَةُ“

ترجمہ ”اس پر دم کرو کیونکہ اسے نظر لگی ہوئی ہے۔“

جنات کب باہر نکلتے ہیں؟

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اِذَا كَانَ جُنَّةُ اللَّيْلِ - اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَبِيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ، فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اَسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَاذْكُرُوا قُرْبَكُمْ وَاذْكُرُوا اَسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا اَنْيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اَسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَاَطْفِنُوا مَصَابِيْحَكُمْ“

ترجمہ ”جب رات شروع ہو یا شام کے وقت تم اپنے بچوں کو گھروں کے اندر رکھو یا ہرمت جانے دو کیونکہ شیاطین اس وقت پھیل جاتے ہیں۔ جب رات کا ایک پہر گزر جائے پھر بے شک نہیں جانے دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کرو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ اسی طرح اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کے منہ پاندھ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو اگر ڈھکن نہ ملے تو کوئی چیز بھی ان کے اوپر ترچھی رکھ دو اور اپنے چراغ گل کر دو۔“

۱ صحیح بخاری (صحیح ابیاری: 10/199) صحیح مسلم (شرح امام نووی: 14/185)۔

۲ صحیح بخاری (صحیح ابیاری: 10/88) صحیح مسلم (شرح امام نووی: 13/185)۔

جن کا انسانی جسم میں داخل ہونا

جنات کا انسانی جسم میں داخل ہونا قرآن حدیث اور عقل سلیم سے ثابت ہے۔

۱۔ قرآن کریم سے ثبوت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ“

ترجمہ ”جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر ہاؤ لا کر دیا ہو۔“

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”اس آیت میں ان لوگوں کا قول غلط ثابت ہوتا ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جنات انسانی جسم میں داخل نہیں ہو سکتے۔“

امام طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”زمانہ جاہلیت میں سودیوں ہوتا تھا کہ کوئی شخص کسی کو کچھ مال ادھار دیتا اگر وقت مقررہ تک ادا نہ کیا تو وہ مدت بڑھا کر واجب الاداء رقم میں بھی بڑھوتری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو دنیا میں سود کھاتے ہیں فرمایا ہے کہ قیامت کے روز یہ لوگ قبروں سے ایسے انھیں گے جیسے انہیں شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو یعنی ایسے شخص کی طرح جس پر شیطان کا سایہ ہوا اور وہ بالکل بالکل باتیں کرے۔“

۲۔ سنت مطہرہ سے ثبوت

حضرت مطہر بن عبد الرحمن اعحق فرماتے ہیں: مجھ سے ام ابان بنت وازع نے روایت کی کہ ان کے دادا حضرت زارعؓ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک آسیب زدہ بیٹے یا بھانجے کو لے کر حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ میرا بیٹا ہے اس پر آسیب کا سایہ ہے آپ ﷺ اس کے لیے دعا

۱ سورہ بقرہ آیت (275)۔

۲ تفسیر قرطبی (3/355)۔

۳ تفسیر طبری (3/101)۔

کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے میرے پاس لاؤ“ میں گیا اور اس کے بندھن کھولے اس کے سفر والے کپڑے بدل کر نئے کپڑے پہنائے اور اسے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے قریب کرو اور اسے پیٹھ کے بل لٹا دو کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اسے اس کے کپڑوں سے پکڑا اور پر سے بھی اور نیچے سے بھی آپ ﷺ نے اس کی پیٹھ پر مارنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ یہ فرمانے لگے: نکل اے اللہ کے دشمن، نکل اے اللہ کے دشمن وہ لڑکا بالکل ٹھیک ٹھاک شخص کی طرح دیکھنے لگا اس طرح وہ پہلے نہیں دیکھتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اس کے لیے دعا کی اور اس کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا آپ ﷺ کی اس دعا کے بعد اس وفد میں ہر شخص اس لڑکے کو اپنے سے بہتر سمجھنے لگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان یا جن انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ”نکل اے اللہ کے دشمن“ اس بات کی دلیل ہے کہ جن اس بچے کے اندر موجود تھا۔

حضرت یحییٰ بن مرہؒ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین چیزیں دیکھیں جنہیں مجھ سے قبل کسی نے نہیں دیکھا تھا اور میرے بعد بھی کوئی نہ دیکھے گا۔ ہم ایک سفر میں تھے۔ راستے میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا۔ اس عورت نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ بچہ ایک مصیبت میں مبتلا ہے۔ دن میں پتہ نہیں کتنی دفعہ اسے دورے پڑتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب کرو۔ اس عورت نے بچے کو اٹھا کر آپ ﷺ کے قریب کیا اور اسے آپ ﷺ اور سواری کے درمیان رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے اس بچے کا منہ کھولا اور تین دفعہ اس میں پھونک ماری اور فرمایا: ”بِسْمِ اللّٰهِ اِنَّا عِندَ اللّٰهِ اِعْسَا عَدُوَّ اللّٰهِ“ (اللہ کے نام سے) میں اللہ کا بندہ ہوں اے اللہ کے دشمن یہاں سے دفع ہو جا۔ پھر آپ ﷺ نے بچہ اس عورت کو دیا اور فرمایا کہ واپسی پر ہم سے نہیں ملنا اور بچے کا حال بتانا کہتے ہیں کہ ہم گئے اور پھر جب واپس لوٹے تو وہ وہیں بیٹھی تھی اور اس کے ساتھ تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارے بچے کا کیا حال ہے؟ اس عورت نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ابھی تک ہمیں اس سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور آپ ﷺ یہ بکریاں قبول فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا اترو ان میں سے ایک بکری لے لو اور باقی واپس کر دو۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس

لائی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ اس پر آسیب کا سایہ ہے۔ وہ اس پر اس وقت حملہ کرتا ہے جب ہم کھانا کھانے کے لیے بیٹھے ہیں اور ہمارا کھانا خراب کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی فوراً ہی اس بچے نے تے کر دی اور اس کے منہ سے ایک چھوٹا سا کالے کتے کے بچے کی طرح کا جانور نکلا اور بھاگ گیا۔

حضرت عطاء بن ابورباحؒ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا: کیا میں تمہیں جنت کی ایک عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپؓ نے کہا: یہ سیاہ قام عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: مجھے دورہ پڑتا ہے اور بیہوشی کے عالم میں میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ ﷺ میرے لیے دعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكِنَّ الْجَنَّةَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنَّكَ“

ترجمہ ”تمہاری مرضی ہے اگر تم صبر کرو تو تمہارے لیے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں ٹھیک کر دے۔“ اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے عرض کی کہ میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے اس عورت کے لیے دعا فرمائی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ام زفر (اس عورت کا نام ہے) کو دورے پڑنے کی وجہ جن کا سایہ تھا کوئی وحشی مرض نہیں تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک صحابی کے جسم سے جن کیسے نکالا؟

حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف کا گورنر بنایا تو اس کے بعد مجھے یوں لگتا تھا کہ میری نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی ہے یہاں تک کہ مجھے یہ پتہ بھی نہ چلتا تھا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں جب میں نے یہ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ”ابوالعاص کے بیٹے؟“ میں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے

۱۔ مجمع الزوائد (2/9)۔

۲۔ متفق علیہ: مجمع بخاری (114/6) فتح الباری (131/16) شرح امام نووی

۳۔ فتح الباری (115/10)۔

۱۔ مجمع الزوائد (3/9)۔

۲۔ مجمع الزوائد (4/9)۔

رسول ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیا چیز یہاں لائی ہے؟“ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میری نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی تھی اور مجھے پتہ نہیں چلتا تھا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شیطان ہے“ اسے میرے قریب کرو“ میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا اور اپنے دونوں پاؤں کے بل بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر مارا اور میرے منہ میں تھوکا اور فرمایا: ”اے اللہ کے دشمن! ہر نکل“ آپ ﷺ نے یہ عمل تین دفعہ کیا اور پھر مجھ سے فرمایا: ”جاؤ! اپنی گورنری سنبھالو۔“ عثمان کہتے ہیں: خدا کی قسم اس کے بعد وہ کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔^۱

جن انسانی جسم میں کیوں داخل ہوتے ہیں؟

- جنات کے انسانوں پر حملہ آور ہونے کی کچھ وجوہات ہیں۔ میں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر کروں گا۔ یہ تین وجوہات ہوتی ہیں۔
- ۱۔ کسی جن کا کسی انسان عورت پر عاشق ہو جانا یا کسی جن عورت کا کسی انسان مرد پر عاشق ہو جانا۔
 - ۲۔ کسی انسان کا کسی جن پر زیادتی کرنا جیسے اس پر گرم پانی پھینکنا یا اس پر گر پڑنا وغیرہ۔
 - ۳۔ کسی جن کا کسی انسان پر زیادتی کرنا یعنی بلا وجہ اس پر حملہ آور ہونا لیکن اسے اس حملے کا موقع صرف ان چار حالتوں میں ہوتا ہے۔
- i۔ اگر انسان بہت غصہ کی حالت میں ہو۔
 - ii۔ اگر انسان بہت خوف کی حالت میں ہو۔
 - iii۔ اگر انسان شہوت پرستی میں مبتلا ہو۔
 - iv۔ اگر انسان شدید غفلت کی حالت میں ہو۔

جن انسانی جسم میں کیسے داخل ہوتا ہے؟ اور انسانی جسم کے اندر اپنا مرکز کہاں بناتا ہے؟ جن دراصل ہوا کی مانند ہوتے ہیں جبکہ انسانی جسم میں مسام کی شکل میں لاکھوں سوراخ ہوتے ہیں۔ لہذا کہیں سے بھی داخل ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارٍ مِنْ نَارٍ“

ترجمہ ”اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا۔“^۲

۱۔ سنن ابن ماجہ: (1175/27)۔

۲۔ سورہ جن: آیت (15)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: آگ کی لپٹ دراصل گرم ہوا کو کہتے ہیں جو آگ سے خارج ہو رہی ہوتی ہے۔

جو نمی کوئی جن انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے فوراً دماغ کا رخ کرتا ہے اور دماغ کو ہی اپنا مرکز بناتا ہے اور اس طرح دماغ میں بیٹھ کر وہ انسانی جسم کے تمام اعضاء پر کنٹرول کر لیتا ہے۔

انسان کے آسیب زدہ ہونے کی علامات

آسیب زدہ ہونا ایک مرض ہے اور دیگر امراض کی طرح اس کی بھی علامات ہیں۔ ان علامات کو ہم دو قسموں میں بیان کر سکتے ہیں۔ ایک نیند کے دوران اور دوسری جاگتے ہوئے۔

نیند کے دوران علامات مندرجہ ذیل ہیں

- ۱۔ بے خوابی: یعنی انسان سو نہ سکے اور بہت طویل آرام کے بعد بھی نیند نہ آئے۔
- ۲۔ پریشانی: یعنی رات میں بار بار نیند سے بیدار ہو جانا۔
- ۳۔ نیند میں ڈرنا: یعنی نیند میں کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے تنگ کرتی ہو وہ مدد کے لیے پکارنا چاہے اور نہ پکار سکے۔
- ۴۔ ڈراؤنے خواب۔
- ۵۔ نیند میں جانوروں کو دیکھنا جیسے بلی، چوہا، کتا، اونٹ، سانپ، شیر اور لومڑ۔
- ۶۔ نیند میں دانت بجانا۔
- ۷۔ نیند میں آہیں بھرنا۔
- ۸۔ سوتے میں لاشعوری طور پر کھڑے ہو جانا اور چلنا پھرنا۔
- ۹۔ نیند میں یہ محسوس کرنا جیسے وہ کسی اونچی جگہ سے گر جائے گا۔
- ۱۰۔ نیند میں ہنسنارونا یا چیخ مارنا۔
- ۱۱۔ نیند میں اپنے آپ کو کسی قبرستان میں یا گندے ڈھیر میں یا کسی ویران رستے پر دیکھنا۔
- ۱۲۔ عجیب و غریب شکلوں کے لوگوں کے دیکھنا جیسے بہت لمبے یا بہت پست قامت یا کالے رنگ کے لوگ۔
- ۱۳۔ نیند میں خوفناک سائے دیکھنا۔

جاگنے کے دوران کی علامات مندرجہ ذیل ہیں

- ۱۔ مسلسل سردرد: لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ یہ درد آنکھوں، کانوں، ناک، دانتوں، گلہ یا معدہ کی

بیماری کی وجہ سے نہ ہو۔

۲۔ روکنا: یعنی کوئی چیز اللہ کے ذکر نماز یا دیگر نیک کاموں سے روکے۔

۳۔ بھاگنا: یعنی ذہن کا کام سے۔

۴۔ سستی: کاپلی اور خمول۔

۵۔ دورہ پڑنا: یعنی اعصاب کا تشنج کا شکار ہونا، پٹھوں کا اکڑ جانا۔

۶۔ کسی عضو میں ایسا درد کہ ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز آجائیں۔

آسیب زدگی کی قسمیں

۱۔ مکمل آسیب زدگی: اس میں جن انسان کے مکمل جسم پر حملہ آور ہوتا ہے۔

۲۔ جزوی آسیب زدگی: اس میں جن انسان کے کسی ایک عضو پر حملہ آور ہوتا ہے جیسے بازو، ٹانگ یا زبان۔

۳۔ مسلسل آسیب زدگی: اس میں جن انسانی جسم میں ایک طویل مدت کے لیے رہتا ہے۔

۴۔ مختصر آسیب زدگی: اس میں جن انسانی جسم میں بہت مختصر وقت کے لیے رہتا ہے۔

معالج کی صفات

ہر شخص آسیب زدگی کا علاج نہیں کر سکتا۔ لہذا جو شخص اس مرض کا علاج کرتا ہے اس میں مندرجہ

ذیل صفات کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

۱۔ معالج کا عقیدہ ہمارے سلف صالحین کے عقیدے کے مطابق درست ہونا چاہیے یعنی معالج ہر قسم

کے شرکیہ اعمال سے بچا ہوا ہو۔

۲۔ معالج کو اپنے قول و عمل میں عقیدہ توحید پر سختی سے کاربند ہونا چاہیے۔

۳۔ معالج اس بات پر کامل یقین رکھتا ہو کہ اللہ کا کلام جنوں اور شیطانوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۴۔ معالج کے لیے ضروری ہے کہ وہ جنات اور شیطانوں کے احوال سے باخبر ہو۔

۵۔ معالج جنات کے بہانوں سے باخبر ہو۔

۶۔ معالج کے لیے بہتر ہے کہ وہ شادی شدہ ہو۔

۷۔ حرام چیزوں سے بچتا ہو کیونکہ ان چیزوں کی بدولت جنات انسانوں پر غلبہ پالیتے ہیں۔

۸۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہو کیونکہ ان کاموں کی بدولت جنات اس کے سامنے ہار

مان لیتے ہیں۔

۹۔ معالج کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے کیونکہ اللہ کا ذکر ہی شیطان مردود کے حملوں

سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ اس ذکر کی معرفت تب ہی ہو سکتی ہے اگر انسان ان اذکار کا بغور

مطالعہ کرے جو حضور اکرم ﷺ صبح و شام کرتے تھے اور اپنے صحابہ کرام کو بھی تلقین فرماتے۔ جیسے

گھر سے نکلنے وقت کا ذکر، گھر میں داخل ہوتے وقت کا ذکر، مسجد میں داخل ہونے کا ذکر، مسجد

سے نکلنے وقت کا ذکر، مرغ کے چیخنے کی آواز سن کر ذکر، گدھے کے ہنکارنے کی آواز سن کر ذکر،

چاند دیکھ کر ذکر یا سواری پر بیٹھ کر ذکر کرنا وغیرہ ہے۔

۱۰۔ معالج کو چاہیے کہ وہ غلو و نیت سے علاج کرے۔

۱۱۔ معالج کو چاہیے کہ وہ ان جملہ حفاظتی اقدامات کو پیش نظر رکھے جن کا ذکر میں نے اگلے باب میں

تفصیلاً کیا ہے اور جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے جتنا قریب ہوگا شیطان مردود سے

اتنا ہی دور ہوگا بلکہ شیطان پر اس کا غلبہ ہوگا۔ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ اگر آپ اپنے نفس

پر اور اپنے شیطان پر حاوی ہیں تو آپ کے لیے یہ بات آسان ہوگی کہ آپ دوسرے شیطانوں

پر بھی حاوی ہوں لیکن اگر آپ اپنے ہی نفس سے اور اپنے ہی قرین سے ہار جاتے ہیں تو پھر

دوسرے جنات سے مقابلہ نہ صرف مشکل ہوگا بلکہ ناممکن۔

طریقہ علاج

علاج کے تین مرحلے ہوں گے۔

پہلا مرحلہ: علاج سے پہلے کا مرحلہ

اس مرحلہ پر بطور حفظ ما تقدم مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر کرنا پڑیں گی:

۱۔ گھر سے تمام تصویریں (زندہ چیزوں کی) نکال دیں تاکہ فرشتوں کا گھر میں داخلہ ممکن ہو سکے۔

۲۔ مریض کے جسم سے ہر قسم کے تعویذ وغیرہ اتروالیں اور انہیں جلا دیں۔

۳۔ علاج کی جگہ پر کسی قسم کے گانے بجانے یا موسیقی کی آواز نہیں آنی چاہیے۔

۴۔ علاج کی جگہ پر کسی قسم کی بھی خلاف شریعت بات یا کام نہیں ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر مردوں

کا سونے کی کوئی چیز پہننا یا عورتوں کا بے پردہ آنا۔

۵۔ مریض اور اس کے اہل خانہ کو عقیدہ توحید پر ایک مختصر درس دیں تاکہ ان کے دلوں سے غیر اللہ کی

عظمت نکل جائے اور صرف اللہ کی عظمت باقی رہے۔

۶۔ آپ مریض اور اس کے اہل خانہ کے سامنے اپنا شرعی طریقہ بیان کریں اور ساتھ ہی جادو گروں کا طریقہ بھی واضح کریں اور انہیں سمجھائیں کہ قرآن مجید میں شفا اور رحمت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے۔

۷۔ مریض کی حالت کا تعین: یہ کام چند سوالات کے ذریعے ہو سکے گا جو آپ مریض سے کریں گے تاکہ آپ یقین کے ساتھ ان علامات (Symptoms) تک پہنچ سکیں جن کی بدولت مرض تک رسائی آسان ہو۔ مثال کے طور پر:

(۱) کیا تم خواب میں جانور دیکھتے ہو؟ کتنے جانور دیکھتے ہو؟ کیا ہر دفعہ ایک ہی قسم کے جانور ہوتے ہیں؟

(ب) کیا تم خواب میں دیکھتے ہو کہ کوئی جانور تمہارا پیچھا کر رہا تھا؟

(ج) کیا تم ڈراؤنے خواب دیکھتے ہو؟

(د) کیا تم دیکھتے ہو کہ تم کسی اونچی جگہ سے گرنے لگے ہو؟

(ه) کیا تم دیکھتے ہو کہ تم کسی ویران اور وحشت زدہ رستے پر چل رہے ہو؟

اسی طرح آپ مریض سے تمام مذکورہ علامات خواہ نیند سے متعلق ہوں یا جاگنے سے کے بارے میں پوچھیں اس سے آپ کو صحیح صورت تک پہنچنے میں مدد ملے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ جنات کی تعداد کتنی ہے؟ کس قوم سے ان کا تعلق ہے؟ مثلاً اگر مریض خواب میں دو عدد سانپوں کو دیکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ دو عدد جن اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں یا فرض کریں اگر مریض دیکھتا ہے کہ ایک شخص جس نے صلیب پہنا ہوا ہے اس کا پیچھا کر رہا ہے تو اس سے اندازہ ہوگا کہ جن کا تعلق عیسائی مذہب سے ہے۔

یہ سب سوالات تب ہوں گے اگر جن مریض کی زبان سے نہیں بولتا لیکن اگر وہ بات کرتا ہے تو پھر ان سوالات کی ضرورت نہیں کیونکہ اب تو صورت حال واضح ہو چکی۔

۸۔ بہتر ہے کہ علاج شروع کرنے سے پہلے آپ وضو کر لیں اور آپ کے ارد گرد جو شخص بھی موجود ہو اسے بھی وضو کرنے کا حکم دیں۔

۹۔ اگر مریض کوئی خاتون ہے تو آپ اسے باپردہ ہونے کا حکم دیں اور یہ کہ وہ اچھی طرح کوئی چادر اوڑھ لے تاکہ علاج کے دوران بے پردگی کا خطرہ نہ رہے۔ مزید برآں یہ کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو جیسے والد بھائی بیٹا وغیرہ، اور کوئی نا محرم وہاں موجود نہ ہو۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو اس جن کے نکالنے میں کامیاب کرے۔

دوسرا مرحلہ: علاج

اولاً: تلاوت رقیہ شرعیہ (دم)

آپ اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھیں اور اس کے کان میں یہ آیات ”آیات رُقیہ“ قرأت کے ساتھ تلاوت کریں:

۱۔ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُلْكِ يَوْمِ الدِّينِ إِلَيْكَ نَعْبُدُ وَإِلَيْكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“

ترجمہ ”سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔“ (سورہ الفاتحہ: آیت: 1-7)

۲۔ ”الْم ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يَوْمَنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِمَّا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔“

ترجمہ ”الم: اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں۔ پرہیز گاروں کو راہ

دکھانے والی ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔“ (سورہ البقرہ: آیت: 5-1)

۳۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَاللّٰهُمَّ اِلَهَ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفَلَكَ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِيْ الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَاَخْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ تم سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ آسمان اور زمین کی پیدائش رات دن کا ہیر پھیر کشتیوں کا لوگوں کو قلع دینے والی چیزوں کو لیے ہوئے سمندروں میں چلنا آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ کر دینا اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا ہواؤں کے رخ بدلنا اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں ان میں عقل مندوں کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔“ (سورہ البقرہ: آیت: 163-164)

۴۔ ”اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَٰلِذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔودُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ

سَبِيْعٌ عَلَیْهِمُ اللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اُولٰٓئِھِمْ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھانے والا ہے جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ ٹھکنا اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔ سیدھی راہ سیدھی راہ سے ممتاز اور روشن ہو چکی اس لیے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاء شیاطین ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔“ (سورہ البقرہ: آیت: 255-257)

۵۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكِتٰبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا تَفْرِقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرٰنَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يَكْفِ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ تَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاَعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ رسول مان چکا اس چیز کو جو اس کی طرف

اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی مان چکے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو تنگی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے۔ اے ہمارے رب اگر بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے۔ ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔“ (سورہ البقرہ: آیت: 285-286)

۶۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ
وَاُولُو الْعِلْمِ قَانِمًا بِالْاِسْلَامِ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اِنَّ الدِّينَ
عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ
الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ تعالیٰ فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے۔ اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔“ (سورہ آل عمران: آیت: 18-19)

۷۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِى سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى السَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَبِثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ الْخَلَقُ
وَالْاَمْرُ تَبَرَّكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اَدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ

الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَاَدْعُوْهُ خَوْفًا وَطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چمچا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آ لیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا۔ بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تدلل ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو عدل سے نکل جائیں اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے نزدیک ہے۔“ (سورہ الاعراف: آیت: 54-56)

۸۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا
وَاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعَلٰى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِیْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَّهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهٖ
اِنَّهٗ لَا یَفْلَحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَبِّ اَعِزُّ وَاَرْحَمُ وَاَنْتَ خَبِیْرُ الرَّحِیْمِیْنَ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ کیا تم یہ گمان کیے ہو کہ ہم نے تمہیں بونہی بے کار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔ تو دعا کرتا رہ کہ اے میرے رب تو بخشش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔“ (سورہ المؤمنون: آیت: 156-158)

۹۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصَّلٰتِ
صَفًا فَالزَّجْرُ جُرْتُ زَجْرًا فَالتَّلٰیٰتِ ذِكْرًا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَكِبِ
وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى وَيَعْقُدُونَ مِنْ
كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ
شَهَابٌ ثَاقِبٌ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قسم ہے صف باندھنے والے فرشتوں کی پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی۔ یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔ آسمانوں زمینوں اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں اور مشرقوں کا رب وہی ہے۔ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے باروق بنا دیا ہے اور ہم نے ہی اس کی تمہابی کی ہے ہر شریر شیطان سے۔ عالم بالا کے فرشتوں کی باتوں کو سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے بلکہ چاروں طرف سے ان پر شعلہ باری کی جاتی ہے ان کے ہٹکانے کے لیے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہیں۔ ہاں جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو فوراً ہی اس کے پیچھے دکھتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔“ (سورہ الصافات: آیت: 10-1)

۱۰- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفْرًا مِنَ الْجِنِّ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلَىٰ قَوْمِهِمْ
مُنْذِرِيْنَ قَالُوْا يٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيۡنَا مَوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِيۡ اِلَى الْحَقِّ وَاِلَى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ يٰقَوْمَنَا اٰجِبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ
وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغۡفِرۡ لَكُمۡ مِّنۡ ذُنُوْبِكُمْ وَيَجۡرِ كُمۡ مِّنۡ عَذَابِ اِلٰهِمۡ وَمَنۡ لَا
يُجِبۡ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعۡجِزٍ فِى الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِنۡ دُوۡرِ اَوَّلِيَّاءٍ اُوَّلٰئِكَ
فِى ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور یاد کرو جب کہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا وہ قرآن سن رہے تھے۔ پس جب نبی کے پاس پہنچ گئے تو ایک دوسرے

سے کہنے لگے: خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کو آگاہ کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے کہنے لگے: اے ہماری قوم ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہبری کرتی ہے۔ اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کا کہا مانو اس پر ایمان لاؤ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کا کہا نہ مانے گا وہ زمین میں کہیں بھاگ کر اللہ کو تھکا نہیں سکتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی اور اس کے مددگار ہوں گے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔“ (سورہ الاحقاف: آیت: 29-32)

۱۱- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنۡسِ اِنۡ اسْتَطَعْتُمْۤ اَنْ تَنۡفِذُوْا مِنْۢ مِّنۡ اَقۡطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَنْفِذُوْا لَا تَنۡفِذُوْنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ فَبِآيِ الۡاٰرِۡرِ يَكۡفُرُ كُفۡرًا مُّبِيۡنٍ يُّرۡسَلُ عَلَیۡكُمَا شَوَاطِۡرٌ مِّنۡ نَّارٍ وَّوَحَاشٍ فَلَا تَنْتَصِرُنَّ فَبِآيِ الۡاٰرِۡرِ يَكۡفُرُ كُفۡرًا مُّبِيۡنٍ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اے گروہ جنات و انسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے پھر اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرتے ہو؟ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ پھر اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس نعمت کا تم انکار کرو گے۔“ (سورہ الرحمن: آیت: 33-36)

۱۲- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ لَوۡ اُنۡزِلۡنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاٰیۡتَہٗ حَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشِیۡةِ اللّٰهِ وَتَلَکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُہَا لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۚ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَلِیۡمُ الْغُیۡبِ وَالشَّہَادَۃُ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیْمُ ۚ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ ۚ الْمُؤۡمِنُ الْمُهۡمِیۡمُ الْعَزِیۡزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۚ هُوَ اللّٰهُ

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوفِ الہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، ہم ان مثالوں سے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چپے کھلے کا جاننے والا بخشنے اور رحم کرنے والا۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہِ نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، تمہاریاں غالب، خود مختار، بڑائی والا پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا بنانے والا صورت کھینچنے والا۔ اسی کے لیے نہایت اچھے نام ہیں۔ ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔“ (سورہ البحر: آیت: 21-24)

۱۳۔ ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَكِنْ نُّشْرِكُ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَإِنَّهُ تَعَلَّىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا وَأَنَا ظَنَنَّا أَنَّ لَكَ بَقُولِ الْإِنسِ وَالْجِنِّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَإِنَّهُ كَانَ رَجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَنَّ لَكَ يَتَّبِعُ اللَّهُ أَحَدًا وَأَنَا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مِْلَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهَبًا وَأَنَا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شَهَابًا وَرَصْدًا“

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست سمجھاتا ہے۔ ہم تو اس پر

ایمان لائے اب ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے اور بے شک ہمارے رب کی بڑی شان بلند ہے نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد۔ یقیناً ہم میں سے بیوقوفوں نے اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگا دی ہیں اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔ بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے اور انسانوں نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا) اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے بھرا ہوا پایا، اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے اب جو بھی کان لگا تا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی ناک میں پاتا ہے۔“ (سورہ الجن: آیت: 1-9)

۱۴۔ ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ“

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسرہ ہے۔“ (سورہ الاخلاص: آیت: 1-4)

۱۵۔ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ“

ترجمہ ”شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے (بھی) اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔“ (سورہ الفلق: آیت: 1-5)

۱۶۔ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ إِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ

الْجَنَّةُ وَالنَّاسُ

ترجمہ

”شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) (دوسرے ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے جو لوگوں کے سینوں میں دوسرے ڈالتا ہے خواہ وہ جن ہو یا انسان۔“ (سورہ الناس: آیت: 1-6)

یہ وہ رقیہ شرعیہ (دم) ہے جس کی تاثیر سے جن یا تو بھاگ جاتا ہے یا حاضر ہو جاتا ہے۔ اگر جن بغیر بولے بھاگ جاتا ہے تو بہت اچھی بات ہے۔ اللہ نے آپ کو اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ جن حاضر ہونے کی علامات یہ ہیں کہ مریض کا جسم زور زور سے ہلنے لگے اور جن کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہو کہ وہ آپ سے گفتگو کرے۔ اس حالت میں آپ کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ جن بھاگ جائے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ”لَا تَسْتَمْتُوا لِعِقَاءِ الْعَدُوِّ“ ترجمہ: ”ذمین سے مقابلہ کی خواہش مت کرو“^۱ جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ“ ترجمہ: ”یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے“^۲ یعنی ارادہ یہ ہونا چاہیے کہ یہ دفع ہو جائے لیکن اگر نہیں جاتا تو پھر ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

ثانیاً: اگر جن حاضر ہو جاتا ہے تو آپ اسے کیسے پہچانیں گے؟

اسے پہچاننے کی مختلف علامات ہیں مثلاً:

- ۱۔ مریض کا دونوں آنکھوں کو بند کرنا یا دونوں آنکھوں کا پتھر اگانا اور ایک جگہ ٹھہر جانا یا آنکھوں کا بہت تیزی سے جھپکنا یا دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھنا۔
- ۲۔ جسم میں شدید کپکپاہٹ یا جسم کے کسی حصے میں ہلکی کپکپاہٹ۔
- ۳۔ زور سے جسم کو جھانٹنا۔
- ۴۔ چیخ و پکار۔
- ۵۔ جن کا واضح طور پر اپنا نام بتانا۔

ثالثاً: اب آپ ان سوالات کے ذریعے جن سے مخاطب ہوں گے

- ۱۔ تمہارا کیا نام ہے؟ تم کس دین سے تعلق رکھتے ہو؟

۱۔ صحیح بخاری شریف، کتاب الجہاد (112-156)۔

۲۔ سورۃ قاطر: آیت نمبر: (6)۔

- ۲۔ تم اس جسم میں کیوں داخل ہوئے ہو؟ کیا سبب ہے؟
- ۳۔ کیا تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے یا تم اکیلے ہو؟
- ۴۔ کیا تم کسی جادوگر کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہو؟
- ۵۔ اس جسم میں تم کہاں رہتے ہو؟

رابعاً: آپ مسلمان جن سے کیسے نمٹیں گے؟

اگر اس گفتگو سے واضح ہوتا ہے کہ جن مسلمان ہے تو آپ اس کے ساتھ ترغیب و ترہیب کا اسلوب اپنائیں گے اور اس سبب پر بحث کریں گے جسے بنیاد بنا کر جن، جسم میں داخل ہوا تھا۔ اگر سبب انسان کی طرف سے زیادتی ہے تو آپ اسے سمجھائیں گے کہ انسان اسے نہیں دیکھ سکتا لہذا زیادتی کا ارادہ ثابت نہیں ہوتا اور اگر کسی شخص سے بغیر نیت و ارادہ کسی دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ شخص قابل معافی ہے سزا کا مستحق نہیں۔ اگر سبب جن کی طرف سے عشق میں مبتلا ہونا ہے تو آپ اسے بتائیں گے کہ یہ حرام ہے اور قیامت کے روز عذاب کا باعث بنے گا۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے آپ اسے خوف دلائیں گے۔

اور اگر جسم میں داخل ہونے کا سبب جن کی طرف سے زیادتی ہے تو آپ اسے ظالموں کے انجام سے خوف دلائیں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اگر جن آپ کی بات مان لیتا ہے اور نکل جاتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں لیکن نکلنے سے پہلے ایک ضروری کام کرنا ہے۔ آپ اس سے اللہ کے نام پر عہد لیں گے اور یہ عہد وہ آپ کے ساتھ دہرائے گا: ”میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ میں اس جسم سے ابھی نکل جاؤں گا اور آئندہ کبھی واپس نہیں آؤں گا“ نہ کسی اور مسلمان کے جسم میں داخل ہوں گا۔ اگر میں اپنا یہ عہد توڑوں تو مجھ پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہو۔ اے اللہ! اگر میں سچا ہوں تو میرا نکلنا آسان کر دے اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مومنوں کو مجھ پر غلبہ عطا فرما۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر اللہ گواہ ہے۔“

خامساً

اس کے بعد آپ جن سے پوچھیں گے کہ وہ کہاں سے باہر نکلتا چاہتا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں اس کی آنکھ سے یا گلے سے یا پیٹ سے نکلتا چاہتا ہوں تو آپ اسے اجازت مت دیں بلکہ اسے حکم دیں کہ وہ منہ سے ناک سے یا مریض کے کان سے یا اس کے ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں سے باہر نکلے نیز اسے یہ

حکم بھی دیں: جب تم جسم سے نکلے لگو تو اسلام علیکم کہہ کر نکلنا۔“

سادسا

جب جن جسم سے نکل جائے تو آپ کو چاہیے کہ مکمل اطمینان کر لیں کہ آیا وہ واقعی نکل گیا ہے یا نہیں کیونکہ جنات میں جھوٹ کی بیماری کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یوں ہوگا کہ آپ ایک دفعہ پھر مذکورہ بالا رقیہ شریعہ (دم) اسی طرح قرأت و ترتیل کے ساتھ تلاوت کریں۔ اگر مریض پر اس کا اثر ہوتا ہے مثلاً مریض کا پٹنے لگے یا ریشہ طاری ہو تو اس کا مطلب ہے کہ جن ابھی تک جسم کے اندر موجود ہے۔ اگر مریض پر کوئی اثر نہ ہو تو اس کا مطلب ہوگا کہ جن چا چکا ہے۔

آپ کا فرجن سے کیسے نہیں گے؟

اولاً: سب سے پہلے آپ اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں گے اور اسلام کے نمایاں پہلو اس کے سامنے واضح کریں گے۔ پھر آپ اسے اسلام قبول کرنے کا حکم دیں گے لیکن یاد رہے کہ اس میں کوئی زبردستی نہیں کرنی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ“ ترجمہ: ”دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے“ اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو آپ اسے توبہ کرنے کا حکم دیں گے اور اسے سمجھائیں گے کہ توبہ میں درجہ کمال یہ ہے کہ تم اس ظلم سے باز آؤ اور اس جسم سے نکل جاؤ۔

ثانیاً: اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتا تو یہ اس کا نصیب ہے کیونکہ دین میں جبری بھرتی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود آپ اسے باہر نکلنے کا حکم دیں گے۔ اگر وہ باہر نکل جاتا ہے تو فیہما اور اگر وہ اندر رہنے پر اصرار کرتا ہے تو پھر اس کے لیے دوسرا فارمولا ہے: ”لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے“ لیکن یہاں ایک بات کی بہت زیادہ احتیاط کرنا ہوگی اور وہ یہ ہے کہ آپ کو یقین ہو کہ آپ صرف اور صرف جن کی پٹائی کر رہے ہیں بیچارے مریض کی نہیں کیونکہ جنوں میں ایک ایسی قسم بھی ہے جو پٹائی کے وقت بھاگ جاتے ہیں اور مار دوسرا اصل انسان کھا رہا ہوتا ہے اور اسے اس ماری کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اگر مار جن کھا رہا ہو تو مریض کو احساس نہیں ہوتا۔ یہ یقین اور اطمینان شرعی علم اور عملی تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔ ہاں ایک اور بات کا دھیان رہے کہ مارنا صرف کندھوں، پیٹھ اور اطراف پر ہے۔ منہ پر ہرگز ہرگز نہیں مارنا کیونکہ منہ پر مارنا حرام ہے۔

ثالثاً: ان آیات اور سورتوں کی تلاوت جن سے جنات کو اذیت پہنچتی ہے۔

مثلاً آیت الکرسی، سورہ ناس، سورہ الصافات، سورہ دخان، سورہ جن، سورہ حشر کی آخری چار آیتیں سورہ حمزہ اور سورہ اعلیٰ۔ اس کے علاوہ ہر وہ آیت جس میں شیطان آگ یا عذاب کا ذکر ہے اس کی تلاوت سے جن کو اذیت پہنچتی ہے۔

اگر وہ آپ کی بات مان لیتا ہے تو اسے مزید سزا مت دیں سزا تلاوت قرآن یا بار دھاڑ دونوں کی شکل میں ہو سکتی ہے بلکہ اس سے اللہ کے نام پر عہد لیں اور اسے باہر نکلنے کا حکم دیں۔

تیسرا مرحلہ: علاج کے بعد کا مرحلہ

یہ ایک بہت نازک مرحلہ ہوتا ہے کیونکہ انسان جسے اللہ نے آپ کے ہاتھ پر شفا دی ہوئی ہے اسے ہر وقت یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں وہ جن دوبارہ اس پر حملہ آور نہ ہو۔ لہذا آپ پر لازم ہے کہ آپ اس شخص کو متدرج ذیل باتوں کا حکم دیں اور تاکید کریں۔

۱۔ نماز باجماعت کی حفاظت۔

۲۔ گانے اور موسیقی سننے سے پرہیز۔

۳۔ سونے سے پہلے وضو کرے اور آیت الکرسی پڑھے۔

۴۔ تین دن میں ایک مرتبہ اپنے گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت با ترجمہ کرے۔

۵۔ سورۃ ملک کی تلاوت سونے سے پہلے کرے اگر کوئی شخص ان پڑھ ہو تو کسی سے اس کی تلاوت سن لے۔

۶۔ صبح کی نماز کے بعد سورہ ناس کی تلاوت کرے یا سن لے جیسا کہ نمبر 5 میں مذکور ہے۔

۷۔ نیک اور صالح لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ بُرے لوگوں سے دور رہے۔

۸۔ اگر مریض خاتون ہے تو آپ اسے شرعی پردہ کا حکم دیں کیونکہ جنات بے پردہ عورت پر زیادہ آسانی سے حملہ آور ہوتے ہیں۔

۹۔ روز اندر دو گھنٹے تک قرآن مجید کی تلاوت سننے (آڈیو کیسٹ سے) یا ایک سپارہ خود تلاوت کرے۔

۱۰۔ نماز فجر کے بعد 100 دفعہ یہ کلمہ پڑھے

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

ترجمہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تمام بادشاہت

اسی کی ہے تمام تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

۱۱۔ ہر کام سے پہلے ”بسم اللہ“ کہے۔

۱۲۔ اکیلے سونے سے پرہیز کرے۔

۱۳۔ آخر میں آپ اسے وہ جملہ حفاظتی اقدامات تحریری شکل میں دے دیں گے جن کا تفصیلی ذکر میں نے اگلے باب میں کر دیا ہے۔

پھر ایک ماہ بعد آپ اسے دوبارہ بلائیں گے اور مذکورہ رقیہ شرعیہ اس کے سامنے تلاوت کریں گے۔ اگر جن کا کوئی اثر نہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس شخص کو مندرجہ بالا 13 تعلیمات پر کاربند رہنے کی تاکید کریں تاکہ آئندہ بھی شیطان مردود سے محفوظ رہے۔

معالج کے لیے چند ضروری ہدایات

۱۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ آپ رقیہ شرعیہ پڑھتے ہیں اور مریض پر کپکپاہٹ اور عرشہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے لیکن کوئی جن حاضر نہیں ہوتا اس صورت میں آپ اس رقیہ شرعیہ کو تین دفعہ دہرائیں۔ اگر جن حاضر نہیں ہوتا تو مریض کو آپ مذکورہ 13 تعلیمات کی پابندی کا کہہ کر رخصت کر دیں اور ایک ماہ بعد دوبارہ بلائیں۔ ایک ماہ بعد مریض کے سامنے پھر یہی رقیہ شرعیہ تلاوت کریں۔ اب جن یا تو جاچکا ہوگا یا موجود ہوگا۔ اگر چلا گیا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں اور اگر نہیں گیا تو اب تک اس رقیہ شرعیہ اور مذکورہ 13 تعلیمات پر پابندی کی بدولت وہ بہت کمزور ہو چکا ہوگا اور آپ کے سامنے حاضر ہو جائے گا۔

۲۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن حاضر تو ہو جاتا ہے لیکن باہر نکلنے سے انکار کرتا ہے۔ اس صورت میں آپ ان مذکورہ آیات اور سورتوں کی تلاوت کریں گے جو جنات کو اذیت پہنچاتی ہیں۔ اگر اس کے باوجود انکار کرے تو پٹائی کا طریقہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور اگر پھر بھی نہ مانے تو اسے مزید کمزور کرنے کے لیے مریض کو ایک ماہ تک دوبارہ 13 تعلیمات پڑگادیں۔

۳۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ آپ مریض کے سامنے رقیہ شرعیہ تلاوت کر رہے ہیں اور مریض ادنیٰ آواز سے رورہا ہے لیکن وہ اپنے حواس خمسہ برقرار رکھے ہوئے ہوتا ہے اور اس کا ذہنی توازن بھی بالکل ٹھیک ہوتا ہے اور اگر آپ اس کے رونے کی وجہ پوچھیں گے تو کہے گا کہ میں اپنے آپ پر قابو نہیں پارہا۔ یہ حالت آسیب زدگی کی نہیں بلکہ جادو کی ہے۔ اگر آپ مزید یقین حاصل کرنا چاہیں کہ واقعی یہ جادو کی حالت ہے تو آپ مریض کے کان میں مندرجہ ذیل آیات تلاوت کریں۔

۱۔ ”فَلَمَّا الْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السَّحَرُ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ يَكْلِمُنِي وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ“

ترجمہ ”سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے۔ اللہ ایسے فساد یوں کا کام بنے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔“^۱

۲۔ ”وَإِذْ حِينَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنَّ الْفِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَٰغِرِينَ وَأَلْقَى السَّحَرَةُ سَجِدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ“

ترجمہ ”اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجیے سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو ٹکنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ کہنے لگے ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔“^۲

۳۔ ”إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سِحْرٌ وَلَا يَقْلِبُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ“

ترجمہ ”انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادو گروں کے کرتب ہیں اور جادو گر کہیں بھی جائے کا مایاب نہیں ہوتا۔“^۳

یہ تمام آیات آپ سات سات دفعہ مریض کے کان میں تلاوت کریں گے۔ اگر اس کا رونا اور زیادہ ہوتا ہے تو یقین کر لیں کہ یہ واقعی حالت سحر (جادو) ہے۔ انشاء اللہ جادو کی اقسام اور ہر قسم کا علاج ہم متعلقہ باب میں کریں گے۔

۱ (سورہ یونس) (آیت 81-82)

۲ (سورہ الاعراف) (آیت 117-122)

۳ (سورہ طہ) (آیت 69)

۴۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن حاضر ہو کر بہت شور شرابہ کرتا ہے اور آپ کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ بالکل مت ڈریں بلکہ اس کی پٹائی کریں اور اسی پٹائی کے دوران یہ آیت تلاوت کرتے جائیں:

”إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا“

ترجمہ ”یقیناً جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔“

۵۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ جن آپ کو گالیاں دے گا آپ ہرگز غصہ مت کیجیے کیونکہ حضور اکرم ﷺ اپنی ذات کے لیے غصہ نہیں فرماتے تھے بلکہ صرف اس وقت آپ ﷺ کو غصہ آتا تھا جب اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کیا جاتا۔

۶۔ بعض دفعہ جن آپ سے یوں کہے گا: ”تم ایک نیک آدمی ہو اور میں صرف تمہاری خاطر باہر نکل رہا ہوں“ آپ اس سے کہیں: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ تم صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اس جسم سے باہر نکلو۔“

۷۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن مقابلے پر اترتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ آدھا گلاس پانی لیں۔ اپنا منہ اس کے قریب کریں اور آیات رقیہ شرعیہ تلاوت کریں ان آیات کے بعد آپ سورہ یس، سورہ الصافات، سورہ دخان اور سورہ جن کی مکمل تلاوت کریں اور یہ پانی مریض کو پلا دیں اس سے جن کو بہت تکلیف پہنچے گی اور وہ آپ کا حکم مانتے ہوئے باہر نکل جائے گا۔

۸۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ جن کا مذہب اس سے بغیر پوچھے معلوم کر لیں تو آپ ان آیات کی تلاوت کریں جن میں اہل کتاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً

”لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ“

ترجمہ ”یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔“

اگر وہ چیخنے لگے تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ جن عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

ایسی طرح یہ آیت ہے:

۱۔ (سورہ نساء) آیت (76)

۲۔ سورہ مائدہ: آیت (72)

”وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ إِنِّي يُوفِّكُونُ“

ترجمہ ”یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں۔ ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے۔ خدا کی مار ان پر یہ کہاں سے دھوکا کھا رہے ہیں۔“

۹۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن سے جب سے آپ عہد لینے لگتے ہیں تو وہ بھاگ جاتا ہے۔ اس صورت میں آپ مریض کے کان میں سورہ رحمن کی یہ چار آیات تلاوت کریں گے اور انہیں حسب ضرورت دہرائیں گے۔

”يَمَعْشَرُ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاظُ مِّنْ نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ“

ترجمہ ”اے گردہ جن وانس اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ دیکھو نہیں بھاگ سکتے۔ اس کے لیے بڑا زور چاہیے۔ اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟ (بھاگنے کی کوشش کرو گے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کرو گے؟“

۱۰۔ بعض دفعہ جن آپ کو اس شبہ میں ڈال دے گا کہ وہ نکل گیا ہے لیکن درحقیقت وہ انسانی جسم میں موجود ہوگا۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ جن خود آپ سے مریض کی زبانی یہ کہے کہ جن جا چکا ہے۔ اس صورت میں آپ اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھیں آپ کو ہلکا سا بلکہ بہت خفیف سا ریشہ محسوس

۱۔ سورہ قہ: آیت (30)

۲۔ سورہ رحمن: آیت (33-36)

ہوگا۔ اسی طرح اگر آپ اپنا ہاتھ مریض کے گھٹنے پر رکھیں تب بھی آپ یہی رعشہ محسوس کریں گے۔ مزید برآں اگر آپ مریض کی کلائی پر ہاتھ رکھیں تو آپ کو غیر معمولی طور پر نبض چلتی ہوئی محسوس ہوگی۔ اس سے آپ کو یقین ہو جانا چاہیے کہ جن ابھی موجود ہے۔

۱۱۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن باہر نکلنے پر تو رضامند ہو جاتا ہے لیکن اپنی کم عمری یا کم تجربے کی وجہ سے نکل نہیں سکتا بلکہ آپ دیکھیں گے کہ وہ خود اس بات کا اعتراف کرے گا اور آپ سے باہر نکلنے میں مدد چاہے گا۔ اس صورت حال میں آپ سورہ یس کی مکمل تلاوت کریں گے اور پھر مریض کے کان میں اذان دیں گے۔

۱۲۔ رقیہ شرعیہ یعنی دم کی تلاوت بہت خشوع و خضوع بہت خوبصورت قرأت کے ساتھ احکام تجوید کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور باواز بلند ہوگی۔

۱۳۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن جسم سے باہر نکلنے کے لیے کچھ شرائط پیش کرتا ہے۔ اگر یہ شرائط اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر مشتمل ہوں مثلاً میں اس سے تب باہر نکلوں گا اگر یہ نماز پابندی سے پڑھنے کا وعدہ کرے یا میں اس خاتون سے تب باہر نکلوں گا اگر یہ بے پردگی چھوڑ دے تو اس قسم کی شرائط مان لینا چاہئیں لیکن آپ اس پر یہ بات واضح کر دیں گے کہ یہ شرط تمہاری اطاعت سمجھ کر نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سمجھ کر پوری کی جا رہی ہے۔ اگر جن کی شرط کسی گناہ پر مشتمل ہو تو وہ ہرگز قبول نہیں ہوگی بلکہ اس پر جن کی پٹائی کریں۔

۱۴۔ اگر اللہ تعالیٰ مریض کو جن سے چھٹکارا عطا فرمادیں تو آپ مریض کو اور جو کوئی بھی اس کے ہمراہ ہو اُسے اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ شکر ادا کرنے کا حکم دیں کہ اللہ نے انہیں اس ظالم سے نجات دی۔ آپ خود بھی سجدہ شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس ظلم کے خاتمے کی توفیق دی۔

۱۵۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں کسی مریض کے جسم سے جن نکال دیتے ہیں تو آپ یوں مت کہیں کہ میں نے جن نکال دیا ہے یا میں نے جن بھگادیا ہے بلکہ یوں کہیں: اللہ نے جن نکالا ہے یا اللہ نے جن سے چھٹکارا عطا فرمایا ہے۔ ایسا کرنے سے آپ غرور کی کیفیت سے بچے رہیں گے کیونکہ غرور شیطان کے چند اہم مداخل میں سے ایک مداخل ہے۔

۱۶۔ جو شخص اپنے آپ کو اس علاج کا اہل سمجھتا ہے اور لوگوں کا قرآن و سنت کے مطابق علاج کرنا چاہتا ہے اسے میری مخلصانہ اور برادرانہ نصیحت یہ ہے وہ علاج کرنے سے پہلے کم از کم مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ ضرور کر لے:

- ۱۔ إغاثة اللفغان امام ابن قیم
- ۲۔ تلبیس ابلیس امام ابن الجوزی
- ۳۔ الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ
- الشیطن رحمۃ اللہ علیہ
- ۴۔ رسالۃ الجن امام ابن تیمیہ
- ۵۔ عالم الجن والشیاطین ذاکر عمر اشقر
- ۶۔ آکامہ المرجان فی غرائب الجن علامہ بدر الدین شلی
- ۷۔ کتاب بدء الخلق از صحیح بخاری فتح الباری شرح صحیح البخاری از علامہ ابن حجر عسقلانی
- ۸۔ کتاب الطب از صحیح مسلم امام مسلم بن حجاج
- ۹۔ کتاب الطب از سنن ابوداؤد امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بھستانی
- ۱۰۔ کتاب الطب از مجمع الزوائد امام حافظ نور الدین علی بن ابوبکر صیسی
- ۱۱۔ کتاب الطب از سنن ابن ماجہ امام محمد بن یزید قزوینی
- ۱۲۔ کتاب الطب النبوی علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

آیات شفا

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تَكْوِينُكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ“

ترجمہ ”لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔“

”وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا“

ترجمہ ”ہم اس قرآن کے سلسلہ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے مگر کافروں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔“^۱

”قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا وَهُدًى وَشَفَاءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي أَذَانِهِمْ وَقُرْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُولَٰئِكَ يُنَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ“

ترجمہ ”ان سے کہو یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لیے تو ہدایت اور شفا ہے مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے لیے یہ کانوں کی ڈاٹ اور آنکھوں کی پٹی ہے۔ ان کا حال تو ایسا ہے جیسے ان کو دور سے پکارا جا رہا ہو۔“^۲

”قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصَرِّكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ“

ترجمہ ”ان سے لڑو اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا۔“^۳

”وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ“

ترجمہ ”اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“^۴

”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“

ترجمہ ”سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت بخشش کرنے

والا بڑا مہربان ہے۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔ ان لوگوں کے راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ مگر اہوں کی۔“^۱

انسان اور جن کے درمیان دشمنی کی وجہ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا کیونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کرتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ“

ترجمہ ”وہ کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔“^۲

لیکن وہاں پر ایک ایسی مخلوق بھی تھی جو ان کے ساتھ عبادت کرتی تھی لیکن ان کی ہم جنس نہ تھی۔ کیونکہ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا تھا اور اسے آگ سے۔ لہذا اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور سبب یہ بتایا کہ میں آدم سے زیادہ باعزت ہوں کیونکہ مجھے آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کو مٹی سے یہ شیطان تھا۔ یہاں شیطان مردود نے ایک بہت ہی مکارانہ چال سوچی اور اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگنا شروع کر دی۔

”رَبِّ انْظُرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ“

ترجمہ ”اس نے عرض کیا: میرے رب یہ بات ہے تو پھر مجھے اس روز تک کے لیے مہلت دے جب کہ سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔“^۳

سید قطب شہید اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شیطان نے قیامت کے دن تک مہلت اس لیے نہیں مانگی تھی کہ اپنی غلطی پر پچھتائے اور اپنے پروردگار سے توبہ کرے بلکہ اس لیے مہلت مانگی تھی تاکہ حضرت آدم اور ان کے اولاد سے انتقام لے سکے۔ وہ پشکار اور لعنت جو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے برسی تھی اس کا سبب اس نے آدم کو گردانا نہ کہ اپنی غلطی کو۔^۴

^۱ سورہ الفاتحہ: آیت (1-7)

^۲ سورہ نجم: آیت (6)

^۳ سورہ فجر: آیت (36)

^۴ تفسیر فی ظلال القرآن: از سید قطب (2141/4)

^۱ سورۃ بنی اسرائیل: آیت (82)

^۲ سورۃ قہ: آیت (44)

^۳ سورۃ التوبہ: آیت (14)

^۴ سورۃ الشعراء: آیت (80)

شیطان یا جنات کے اہداف

اب جبکہ شیطان کی تسلی ہوگئی کہ روز قیامت تک کے لیے اسے کھلی چھٹی مل گئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ“

ترجمہ ”اچھا تجھے معلوم ہے اس دن تک جس کا وقت ہمیں معلوم ہے۔“ تو اس نے اپنے پروگرام اور ارادے گنونا شروع کر دیئے کہنے لگا:

”رَبِّ بِمَا أُغْوَيْتَنِي لِأَزِينَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا أُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ“

ترجمہ ”میرے رب جیسا کہ تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لیے دل فریبیاں پیدا کر کے ان کو بہکا دوں گا سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔“^۱

سید قطب فرماتے ہیں: ”اس طرح شیطان نے میدان جنگ کا تعین بھی کر دیا کہ وہ زمین ہوگا:

”لَأَزِينَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ“

ترجمہ ”میں زمین میں ان کے لیے دل فریبیاں پیدا کر دوں گا“ اور اپنا ہتھیار بھی بتا دیا کہ وہ ”تزیین“ ہوگا یعنی باطل کو خوبصورت شکل میں پیش کرنا۔“^۲

پہلا حملہ: پیدائش کے وقت بچے کو چھونا

شیطان نے اپنے آپ سے عہد کیا تھا کہ وہ آدم کی اولاد کو بہکا تا رہے گا اور دشمنی کا یہ سلسلہ انسان کی پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ فِي جَنْبِهِ بِأَصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى بْنِ

۱ سورہ حجر: آیت: (37-40)

۲ سورہ حجر: آیت: (37-40)

۳ فی ظلال القرآن: (4/2141)

مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فُطْعَنَ فِي الْحَبَابِ“

ترجمہ ”ہر شخص جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اپنی دونوں انگلیاں اس کی دونوں کمرؤں میں چھپاتا ہے سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم کے۔ جب شیطان نے انہیں انگلیاں چھپائیں تو آگے پردہ آگیا اور انگلیاں پردے میں چھپیں۔“^۱ یہی وجہ ہے کہ بچہ پیدائش کے وقت روتا ہے کیونکہ اسے شیطان کے اس فعل سے تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ مَوْلُودٌ يُولَدُ لِلْإِنْسَانِ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنُ مَرْيَمَ وَأُمُّهُ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرُؤُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ وَإِنِّي أُعِيذُ هَايَكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“

ترجمہ ”ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے زور سے انگلی چھپاتا ہے۔ اس طرح شیطان کے چھپونے سے بچہ اپنی ابتدا چیخنے سے کرتا ہے سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے“ اس حدیث کے بعد حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو: ”اور میں اسے (مریم کو) اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“^۲

شیطانی دشمنی اور انسانی دشمنی میں فرق

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّمَا يَنْزَعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ“ ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: ”ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ“ تیسرے مقام پر یہ ارشاد ہوا: ”ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ“

۱ صحیح بخاری: فتح الباری (6/337)

۲ متفق علیہ۔ صحیح بخاری فتح الباری (8/212) صحیح مسلم شرح امام نووی (15/121)

وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَإِنَّا يَنْزِعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعًا فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ترجمہ ”اے نبی ﷺ نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو معروف کی تلقین کیے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو۔ اگر کبھی شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

”اے نبی ﷺ برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو۔ جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے رب میں اس چیز سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں۔“

”اے نبی ﷺ تم بدی کو اس شکل سے دور کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت بڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیب والے ہیں اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکٹا ہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگو وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔“

مشہور مفسر قرآن حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ تین آیتیں ایسی ہیں کہ اس معنی کی کوئی چوتھی نہیں ہے۔ ان آیات میں جو مفہوم مشترک ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی دشمن کے ساتھ نرمی اور احسان کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ انسان کی اصل خلقت میں جو بھلائی اور پاکیزگی رکھ دی گئی ہے وہ اسے دوستی اور نیکی کی طرف کھینچ لائے جبکہ اس کے برعکس شیطانی دشمن کے ساتھ کسی نرمی یا احسان کرنے سے منع فرما دیا ہے کیونکہ شیطان آدم سے اس قدر شدید عداوت رکھتا ہے کہ وہ انسان سے کسی قسم کی نرمی قبول نہیں کرتا۔ وہ انسان کی ہلاکت کو اپنا نصب العین سمجھتا ہے اور اسی پر تلا ہوا ہے۔“

دوسرا حملہ: توحید میں تشکیک

شیطان کا دوسرا حملہ توحید میں تشکیک پیدا کرنا ہے۔ توحید جو کہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ اسی کے بل بوتے پر ہمارے اسلاف نے دنیا پر حکمرانی کی۔ اسی لیے شیطان رحیم نے اس میں تشکیک پیدا کرنا اپنا اولین ہدف قرار دیا ہے۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ سورہ اعراف: آیت: (200-199)

۲۔ سورہ المؤمنون: آیت: (98-96)

۳۔ سورہ حمد: آیت: (34-36)

۴۔ تفسیر ابن کثیر (13/1)

”يَا أَيُّهَا الشَّيْطَانُ احْدِكُكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبِّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَسْتَعِذْ“

ترجمہ ”شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی ہے؟ فلاں چیز کس نے پیدا کیا ہے؟ یہاں تک کہ کہتا ہے: تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اگر وہ یہاں تک پہنچ جائے تو اس شخص کو چاہیے کہ اللہ کی پناہ طلب کرے اور یہ سلسلہ ختم کر دے۔“

تیسرا حملہ: گرہ لگانا

شیطان کا تیسرا حملہ گرہ لگانا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمَةٍ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يُضْرَبُ عَلَى مَكَانٍ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَإِذَا اسْتَبَقِظَ فَذَكَرَ اللَّهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ“

ترجمہ ”جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگاتا ہے۔ ہر گرہ کی جگہ ایک چپٹ لگاتے ہوئے کہتا ہے تمہارے آگے ایک لمبی رات بڑی ہوئی ہے سو جاؤ۔ جب وہ شخص جاگتا ہے اور جاگتے ہی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ مکمل طور پر ہشاش

بشاش اور خوش مزاج بن جاتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو نہایت بد مزاج اور سخت بن کر اٹھتا ہے۔“

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان گرہوں کی حقیقت کے بارے میں علماء کرام نے اختلاف کیا ہے کہ آیا یہ سچ کی گریں ہیں یا ان سے مراد شیطان کے وسوسے ہیں؟ علماء کی اکثریت اس حدیث کو اس کے ظاہری معنی میں لیتے ہیں کہ یہ گرہیں واقعی حقیقی گرہیں ہیں اور ان کا تعلق شیطانی جادو سے ہے جو انسان پر کیا جاتا ہے اور اسے نماز کے لیے اٹھنے سے روکا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱۔ صحیح بخاری فتح الباری (337/6) صحیح مسلم شرح امام نووی (154/2)

۲۔ صحیح بخاری فتح الباری (24/3) صحیح مسلم۔ شرح امام نووی۔ (66/6)۔

”وَمِنْ شَرِّ النَّفْسِ فِي الْعَقْدِ“

ترجمہ ”اور گروہوں میں پھونکنے والوں (یا دالیوں) کے شر سے۔“
اس جملہ سے شیطان کا مقصد انسان کو مست بنانا اور اسے نماز سے غافل کرنا ہے۔ شیطان لعین کے ان حملوں سے بچنے کے لیے ہم مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔

شیطان کے حملوں سے بچنے کی تدابیر
۱۔ سونے سے پہلے وضو کرنا۔

صحیحین میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء بن عازبؓ سے فرمایا:

”إِذَا آتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ“

ترجمہ ”جب تم اپنے بستر میں جانے لگو تو ایسے وضو کرو جیسے تم نماز کے لیے کرتے ہو۔“
۲۔ سونے سے پہلے وتر ضرور پڑھ لیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

”مَا أَصْبَحَ رَجُلٌ عَلَى غَيْرِ وَتْرٍ إِلَّا أَصْبَحَ عَلَى رَأْسِهِ جَرِيذٌ قَدْ دَسَّ سَبْعِينَ ذِرَاعًا“

ترجمہ ”جو شخص بھی بغیر وتر پڑھے سو جاتا ہے اس کے سر پر ستر گز لمبا رس پڑ جاتا ہے۔“
اس روایت میں ”جریز“ کا لفظ آیا ہے جس کا مطلب ہے وہ رس جس سے اونٹ کو مہار (لگام) ڈالی جاتی ہے۔

۳۔ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹھی بنا کر منہ تک لے جائیں اور ان میں سورۃ فلق اور سورۃ الناس (معوذتین) پڑھیں پھر ان میں پھونک ماریں اور تمام جسم پر ملیں۔ پہلے سر سے شروع کریں۔
اس عمل کا ذکر صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

۱۔ شرح صحیح مسلم از امام نووی رحمہ اللہ (65/6)

۲۔ صحیح بخاری فتح الباری (357/1) صحیح مسلم شرح امام نووی (17/6)

۳۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: اس روایت کو سعید بن منصور نے جیسے سند کے ساتھ روایت کیا ہے (فتح الباری: 25/3)۔

۴۔ لسان العرب (592/1)

۵۔ صحیح بخاری فتح الباری (125/11)

۴۔ آپ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کریں گے۔

”أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَيْكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانْتَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا كَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ“

ترجمہ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ رسول مان چکا اس چیز کو جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی مان چکے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ان کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے۔ اے ہمارے رب اگر بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہمارے گناہوں کو دور کر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا مالک ہے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔“

صحیحین میں حضرت ابو سعید انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَا“

ترجمہ ”سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں اگر کوئی شخص رات میں پڑھے گا تو وہ اسے کافی ہو

جائیں گی۔“^۱

امام ابن قیم رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یہ دو آیتیں اس شخص کو ہر اس شر سے بچائیں گی جو اسے ایذا پہنچا سکتا ہو۔“^۲

۵۔ قرآن مجید کی کوئی ایک سورت تلاوت کریں۔

حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ مِّنْ مُّسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ فَيَقْرَأُ سُورَةً مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا بَعَثَ اللَّهُ مَلَكَ يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبُ“

ترجمہ ”کوئی مسلمان جب اپنے بستر میں جاتا ہے اور اللہ کی کتاب میں سے کوئی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اسے ہر ایذا پہنچانے والی چیز سے محفوظ رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔“^۳

۶۔ اگر آپ آیہ الکرسی سمجھ کر پڑھیں گے تو یہ آپ کو صبح تک شیطان سے محفوظ رکھے گی۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کردہ ہے اور صحیح بخاری میں مذکور ہے۔

۷۔ تینتیس دفعہ ”سبحان اللہ“ تینتیس دفعہ ”الحمد للہ“ اور چونتیس دفعہ ”اللہ اکبر“ کہنا ہے۔ یہ روایت حضرت عائشہؓ کی ہے جو صحیحین میں موجود ہے۔^۴

۸۔ اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں گال کے نیچے رکھیں اور دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا مانگیں:

”بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ“

ترجمہ ”تیرے نام سے اے میرے رب میں نے اپنا پہلو رکھا اور تجھ سے ہی اسے اٹھواؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی ایسے حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“^۵

۱۔ صحیح بخاری فتح الباری (318/7)۔ صحیح مسلم شرح نووی (92/2)۔

۲۔ الوائل الصیب (91)۔

۳۔ ترمذی شریف (142/5) اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے الاذکار کی تحریک میں حسن قرار دیا ہے۔

۴۔ صحیح بخاری فتح الباری (119/11)۔ صحیح مسلم شرح امام نووی (46/7)۔

۵۔ صحیح بخاری فتح الباری (126/11)۔ صحیح مسلم شرح امام نووی (37/17)۔

۹۔ پھر آپ اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائیں یہاں تک کہ آپ کو نیند آ جائے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِذَا آوَى الْإِنْسَانُ إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ: اخْتِمُ بِخَيْرٍ، وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمُ بِشَرٍّ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ حَتَّى يَغْلِبَهُ يَغْنِي النُّوْمُ طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ وَبَاتَ يَكْلُؤُهُ أُنَى يَحْرُسُهُ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ: افْتَحْ بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: افْتَحْ بِشَرٍّ فَإِنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا، وَلَمْ يُؤْتِهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمِيسُكَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْآخِرَى إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمِيسُكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا مَا أَسْكَنْهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمِيسُكَ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ وَظَلَّ يَكْلُؤُهُ“

ترجمہ ”جب انسان اپنے بستر میں جاتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان فوراً اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کسی اچھی بات کے ساتھ اختتام کرو اور شیطان کہتا ہے: کسی بری بات کے ساتھ اختتام کرو پھر اگر وہ نیند آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے تو فرشتہ شیطان کو نکال باہر کرتا ہے اور ساری رات اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جب اس شخص کی جاگ ہوتی ہے تو پھر ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کسی اچھی بات سے آغاز کرو اور شیطان کہتا ہے کسی بری بات سے آغاز کرو۔ اگر وہ کہتا ہے: ”شکر ہے اللہ کا جس نے موت کے بعد مجھے زندہ کیا اور میری روح کو نیند میں قبض نہیں کیا، شکر ہے اس اللہ کا جو اس روح کو قبض کر لیتا ہے جس کی موت کا فیصلہ وہ کر چکا ہوتا ہے اور دوسری روح کو وہ معینہ مدت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ شکر ہے اس اللہ کا جو آسمانوں اور زمین کو ڈولنے سے بچاتا ہے اور اگر وہ ڈول جائیں تو اس ذات کے علاوہ کوئی انہیں تمام نہیں سکتا۔ شکر ہے اس اللہ کا جس نے آسمان کو تھاما ہوا ہے کہ کہیں زمین پر نہ گر جائے۔ اگر گرا تو اس کے حکم سے گرے گا۔ تو پھر وہ فرشتہ اس شیطان کو نکال باہر کرتا ہے اور اس کا پہرہ دینے لگ جاتا ہے۔“^۱

۱۔ امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے آپ سے اتفاق کیا ہے۔

احوال جنات

جن کا انسان کو اغوا کرنا

بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ جن انسان کو اغوا کر لیتے ہیں اور انسان کچھ عرصہ تک یا ہمیشہ کے لیے جنات کے قیدی بن کر رہتے ہیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ کے دور کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص اپنے قبیلے کے چند لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے گیا لیکن واپس نہ آیا۔ اس کی بیوی حضرت عمرؓ کے پاس گئی اور واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس عورت کے قبیلے والوں سے تصدیق کی اور پھر اس عورت کو حکم دیا کہ وہ چار سال تک اپنے خاوند کا انتظار کرے۔ اس عورت نے چار سال تک اپنے خاوند کا انتظار کیا لیکن جب اس کا خاوند نہ آیا تو پھر حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور مشورہ طلب کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس عورت کو مشورہ دیا کہ وہ دوسری شادی کر لے چنانچہ اس نے دوسری شادی کر لی۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد اس عورت کا پہلا خاوند چائیک آ گیا اور سب کے سب حضرت عمرؓ کی عدالت میں پہنچے۔ حضرت عمرؓ نے اس شخص کو ڈانٹا اور فرمایا: ”کچھ لوگ یوں غائب ہو جاتے ہیں کہ ان کے گھر والوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ زندہ ہے یا مردہ۔“ اس شخص نے کہا کہ میرا ایک عذر تھا۔ آپ نے پوچھا: ”کیا عذر ہے تمہارا؟“ اس نے کہا: ”میں اپنے قبیلے کے لوگوں کے ہمراہ عشاء کی نماز پڑھنے نکلا تو مجھے جنوں نے قید کر لیا۔ میں ان کے پاس کافی عرصہ رہا۔ پھر یوں ہوا کہ ایک مومن جنوں کی جماعت نے ان جنوں پر حملہ کر دیا جنہوں نے مجھے اغوا کیا تھا اور ان میں سے بہت سے جنوں کو قید کر لیا۔ میں بھی قیدیوں میں تھا۔ ان مومن جنوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا دین کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تم تو ہمارے دین پر ہو۔ ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم تمہیں قید کریں، تمہیں اختیار ہے چاہو تو ہمارے ساتھ رہو اور چاہو تو اپنے گھر واپس چلے جاؤ۔ میں نے واپس جانا پسند کیا۔ وہ سب میرے ساتھ چل دیے۔ رات کے وقت وہ انسانوں کی شکل میں میرے ساتھ باتیں کرتے اور دن کے وقت وہ بگولوں کی طرح میرے آگے آگے بڑھتے اور میں ان کا پیچھا کرتا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: ”تم لوگ کیا کھاتے تھے؟“ اس شخص نے کہا: ”ہم ہر وہ چیز کھاتے تھے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔“ آپ نے پوچھا: ”تم لوگ کیا پیتے تھے؟“ اس شخص نے

کہا: ”ہم جوف پیتے تھے۔“ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ جوف سے مراد ہر وہ پینے کی چیز ہے جسے ڈھانپنا نہ گیا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اس شخص کو اختیار دیا کہ یا تو وہ اپنی بیوی لے لے یا حق مہر واپس لے لے جو اس نے بیوی کو دیا تھا۔

جن کا انسان کو نظر لگانا

امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا اور فرمایا: ”اس پر دم کرو کیونکہ اسے کسی جن کی نظر لگ گئی ہے۔“

جنات کو خبردار کرنا

امام مسلمؒ اور امام ابوداؤدؒ نے حضرت ابوسائبؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ حضرت ابو سعید خدریؓ کے گھر گئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں آپ کی نماز ختم ہونے تک انتظار کرنے لگا۔ اسی دوران میں نے گھر کے کونے میں کچھ کھڑکنے کی آواز سنی میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا۔ میں فوراً چھل کر کھڑا ہوا تاکہ اسے مار دوں لیکن ابو سعیدؓ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور میں بیٹھ گیا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے محلے کے ایک گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ”کیا تمہیں یہ گھر نظر آ رہا ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ نے فرمایا: ”اس گھر میں ہم میں سے ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگم خندق میں شریک تھے تو یہ نوجوان دن میں حضور ﷺ سے اجازت لے کر اپنے گھر جاتا تھا۔ ایک دن جب اس نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا اسلحہ بھی ساتھ لے لو مجھے خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہیں بنو نضله کے یہودی تمہیں نقصان نہ پہنچائیں۔“ اس شخص نے اپنا اسلحہ لیا اور گھر کی طرف لوٹا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی دروازے کے دونوں پتوں کے درمیان کھڑی ہے۔ اس منظر نے اسے سخت حیرت میں ڈال دیا اور وہ شدت حیرت سے آگے بڑھا اور اپنے نیزے سے اس کی بیوی کو قتل کرنا چاہا۔ اس کی بیوی نے کہا: ”اپنا نیزہ اپنے پاس رکھو اور گھر کے اندر آ کر دیکھو کہ مجھے کس چیز نے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا۔“

یہ واقعہ محدث قاضی بدرالدین عبد اللہ شلی نے اپنی تصنیف ”آکھام المعرجان فی غرائب الاخبار واحکام العباد“ میں نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ نمبر (116)

صحیح بخاری شریف - کتاب طب باب (35) صحیح مسلم شریف - باب ما بہ حدیث نمبر (85)

دیا ہے۔“ وہ اندر گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت بڑا سانپ بستر پر مل کھائے بیٹھا ہے۔ اس نے وہی نیزہ اسے مارا اور اسے نیزے میں پرویا۔ پھر وہ باہر نکلا اور نیزے کو گھر کے صحن میں گاڑ دیا لیکن وہ سانپ اچانک اس پر حملہ آور ہوا اور ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کون پہلے مر اسانپ یا نو جوان؟

پھر ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا۔ ہم نے یہ بھی کہا آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ اس نو جوان کو ہمارے لیے زندہ کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے دوست سے بے غفرت طلب کرو۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں بعض جنات ایسے ہیں جو اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین دن تک خبردار کرو۔ اگر اس کے بعد بھی وہ ظاہر ہو تو اسے قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

جن آسمان سے چوری چھپے باتیں سنتے ہیں
سورہ جن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَإِنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا“

ترجمہ ”اور یہ کہ ہم آسمان کے ٹھکانوں میں خبریں سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔ اب اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنے لیے ایک شعلہ تاک لگائے ہوئے پاتا ہے۔“

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

”إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ“

ترجمہ ”بجز اس کے کہ چوری چھپے کوئی شیطان کچھ سننے کی کوشش کرے تو ایک شہاب مبین (واضح شعلہ) اس کا تعاقب کرتا ہے۔“

سورہ حجر میں ارشاد ہوا:

۱۔ صحیح مسلم شریف، تفسیر سورہ قصص و عبکوت نیز ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد کتاب الادب باب 62 اور موطا امام مالک کتاب الاستئذان
حدیث نمبر 33
۲۔ سورہ جن: آیت: (9)
۳۔ سورہ حجر: آیت: (18)

”إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاتَّبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ“

ترجمہ ”ہاں جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو فوراً ہی اس کے پیچھے دکھتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے بتایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ رات کے وقت چند صحابہ کرام کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک ستارہ گر اور روشنی سی ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا: ”زمانہ جاہلیت میں تم لوگ یہ منظر دیکھ کر کیا کہتے تھے؟“ انہوں نے کہا: ”ہم کہا کرتے تھے کہ آج کی رات ایک بڑا آدمی پیدا ہوا ہے اور ایک بڑا آدمی فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کسی کی موت یا زندگی کے موقع پر نہیں گرایا جاتا بلکہ یوں ہوتا ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتے ہیں تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر وہ لوگ تسبیح بیان کرتے ہیں جو ان سے نیچے آسمان والے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیاوی آسمان تک پہنچ جاتی ہے اور جنات چوری چھپے اس خبر کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ وہ اس خبر کو جوں کا توں بیان کر دیتے ہیں اور وہ بات سچ ہوتی ہے لیکن وہ اس خبر کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ملا دیتے ہیں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ یہ کاہن لوگ ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاتے تھے اور وہ بات سچ ثابت ہوتی تھی۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بَلِّغِ الْكَلِمَةَ الْحَقَّ يَخْطِفُهَا الْجِنُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ“

ترجمہ ”یہ وہی بات ہوتی ہے جو سچ ثابت ہوتی ہے جسے جن نے چوری چھپے سن کر اچک لیا ہوتا ہے۔ اس بات کو وہ اپنے دوست کے کان میں کہتا اور اس میں سو عدد جھوٹی باتیں بھی شامل کر دیتا ہے۔“

جنات اور شیطانوں کو رمضان المبارک میں باندھ دیا جاتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ سورہ الصافات: آیت: 10
۲۔ صحیح مسلم شریف، کتاب السلام حدیث نمبر (124) نیز مستد امام احمد جلد 1 صفحہ نمبر (218)
۳۔ صحیح بخاری شریف، کتاب الطب باب (46) نیز صحیح مسلم شریف، کتاب السلام حدیث نمبر (122-124)

”إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ“

ترجمہ ”جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔“
ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَّةُ الْجِنِّ“

ترجمہ ”جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔“

بعض جنات عورتوں کو چھیڑتے ہیں جبکہ نیک اور پاک دامن عورتوں کو چھیڑنے سے جنات ایک دوسرے کو منع کرتے ہیں

علامہ بدرالدین شہابی اپنی مایہ ناز تصنیف ”أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَحْكَامِ الْجَنِّ“ میں ایک بہت دلچسپ واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ واقعہ آپ نے عبد اللہ بن محمد قرشی کی کتاب مکایہ الشیطان سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن قرشی نے یہ واقعہ اپنی سند سے نقل کیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ مجھے ابو سعید مدینی نے بتایا کہ انہیں اسماعیل بن ابی اویس نے بتایا کہ انہیں محمد حسن نے بتایا کہ انہیں ابراہیم بن ہارون بن موسیٰ محمد بن ایاس بن کبیر لیشی نے بتایا کہ انہیں ان کے والد نے حسن بن حسن سے سنی ہوئی بات بتائی۔ حسن بن حسن نے کہا تھا: ”میں ربیع بنت معوذ بن عفرہ کے گھر گیا۔ مجھے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھنا تھا۔ باتوں کے دوران ربیع بنت معوذ فرماتے لگیں: ”ایک دفعہ میں اپنی بیٹھک میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک بیٹھک کی چھت پھٹ گئی اور اس میں سے ایک کالی سی چیز جس کی شکل اونٹ کے ساتھ یا گدھے کے ساتھ ملتی تھی نیچے اترتی لگی اور میرے قریب آنے لگی۔ میں نے اتنی سیاہ چیز پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی اتنی بد شکل اور زائنی مخلوق دیکھی تھی۔ فرماتی ہیں کہ وہ میرے قریب آنے لگا جیسے اس کا نشانہ میں ہی تھی۔ اس کے پیچھے پیچھے ایک کاغذ اڑتا ہوا آ کر گرا اس نے وہ کاغذ کھول کر دیکھا۔ میں

ل شفق علیہ

ع سنن الترمذی کتاب الصوم باب (1) نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

نے بھی وہ کاغذ پڑھ لیا۔ اس میں لکھا تھا: ”عکب کے مالک کی طرف سے عکب کو پیغام پہنچے کہ تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ایک نیک خاتون کو جو نیک لوگوں کی بیٹی ہے کوئی ایذا پہنچاؤ۔“ چنانچہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا۔ حسن بن حسن کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے وہ خط نما کاغذ دکھایا جو ان کے پاس رہ گیا تھا۔“

جن انسانوں سے ڈرتے ہیں

جناب وحید عبدالسلام بانی اپنی مشہور کتاب ”وقایۃ الانسان من الجن والشیطان“ میں ذکر کرتے ہیں کہ ابن ابی الدنیا نے حضرت مجاہدؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”میں ایک دفعہ رات کے وقت نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک لڑکے کی قد و قامت جیسی کوئی مخلوق میرے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ مجاہدؓ فرماتے ہیں: ”میں اس پر تیزی سے جھپٹا تا کہ اسے پکڑ لوں لیکن وہ تیزی سے بھاگا اور دیوار کو دو گیا۔ میں نے دیوار کے اس پار اس کے گرنے کی آواز بھی سنی۔ اس کے بعد وہ کبھی دوبارہ نہیں آیا۔ حضرت مجاہدؓ نے فرمایا: ”ہم لوگ تم سے ایسے ہی ڈرتے ہیں جیسے تم لوگ ان سے ڈرتے ہو۔“

حضرت مجاہدؓ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں: ”شیطان تم لوگوں سے بہت ڈرتا ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو کہ شیطان تمہارے سامنے آ جائے تو اس سے بالکل مت ڈرو۔ ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائے گا بلکہ اس پر فوراً حملہ کر دو اس سے وہ بھاگ جائے گا۔“

بعض لوگ جنات کو اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَنْ يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ“

ترجمہ ”اسی طرح بہت سے شیاطین بھی ہم نے سلیمان علیہ السلام کے تابع کیے تھے جو اس کے فرمان سے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے۔ ان کے نگہبان ہم ہی تھے۔“
ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

ل ”أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَحْكَامِ الْجَنِّ“ صفحہ 112 تصنیف علامہ بدرالدین شہابی رحمۃ اللہ علیہ۔

ل وحید عبدالسلام بانی ”وقایۃ الانسان من الجن والشیطان“ صفحہ (33)

ل سورہ انبیاء: آیت: (82)

”وَحَشَرَ لِّلْـسَلِيمِـنَ جُنُودَهُ مِّنَ الْجِـنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ“

ترجمہ ”سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات انسان اور پرندے جمع کیے گئے ہر ہر قسم الگ الگ کھڑی کر دی گئی۔“

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمِنَ الْجِـنِّ مَن يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَن يَزِغُ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نَذِـفُهُ مِّنْ عَذَابِ السَّعِيرِ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبٍ وَكَمَا يُؤْتِلُ وَجِـفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّسِمَتْ إِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا“

ترجمہ ”اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات اسی کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں جو بھی ہمارے حکم سے سر تابی کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے، جسے، حوضوں کے برابر لگن اور چلوں پر جچی ہوئی مضبوط دھکیں۔ اے آل داؤد! اس کا شکر ادا کرنے کے لئے نیک عمل کرو۔“

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

”وَالشَّيَاطِينِ كُلِّ بَنَاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مَّقَرَّرِينَ فِي الْأَصْفَادِ“

ترجمہ ”اور طاقتور جنات کو بھی سلیمان کا ماتحت کر دیا ہر عمارت بنانے والے اور غوطہ خور جن کو دوسرے جنات کو بھی جوزنجیروں میں جکڑے رہتے۔“

سورہ نمل میں ارشاد ہوا:

”قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِـنِّ أَنَا إِنِّيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ“

ترجمہ ”ایک سرکش جن کہنے لگا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں میں اسے (ملکہ سباء کے تخت کو) آپ کے پاس لا دیتا ہوں۔“

سورہ نمل: آیت: (17)

سورہ سباء: آیات: (12-13)

سورہ نمل: آیات: (37-38)

یہ تمام آیات مبارکہ جن کا ذکر میں نے کیا ہے سب کی سب حضرت سلیمان کے بارے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے علاوہ ایسی سلطنت عطا فرمائی کہ آپ کی حکومت ہوا جنات انسانوں اور پرندوں پر تھی اور یہ حکومت و اختیار اس دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا جو حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ سے مانگی تھی۔ اس دعا کا ذکر سورہ ص میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَبْـتَلَا أَحَدٌ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ“

ترجمہ ”کہا کہ اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا کر جو میرے سوا کسی کے لائق نہ ہو تو تو بڑا ہی دینے والا ہے۔“

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی اور شخص کسی جن کو قابو کرنا چاہے یا اسے اپنا ماتحت بنانا چاہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر اپنی کتاب ”عالم الجن والشیاطین“ میں لکھتے ہیں:

”اگر کوئی جن اتفاقاً کسی انسان کی اطاعت کرنے لگتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

بشرطیکہ یہ اطاعت جن کی مرضی سے ہو اور برائے نیکی نہ ہو۔“

علماء حق کا بھی یہی مسلک ہے کہ کسی مخلوق کی آزادی کو ناحق سلب کرنا قطعاً جائز نہیں ہے اور جنات کو ماتحت کر کے ان سے زبردستی کام لینا بھی جائز نہیں ہے لیکن اگر جن برضا و رغبت آپ کی اطاعت کرنا چاہتا ہے تو کیا یہ جائز ہوگا کہ آپ اس سے کام لیں؟ اس موضوع پر امام ابن تیمیہ نے بہت خوبصورتی سے قلم اٹھایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ”جنات کی انسانوں کے ساتھ مختلف صورتیں ہیں: اگر کوئی انسان کسی جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل کا حکم دیتا ہے کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کرے اور نبی ﷺ کی اطاعت کرے بالکل ویسے جیسے وہ انسانوں میں تبلیغ کرتا ہے تو یہ شخص اللہ کا ولی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے خلفاء اور جانشینوں میں سے ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی جن کو جائز کاموں میں استعمال کرتا ہے تو وہ شخص ایسے ہی ہے جیسے کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو کسی جائز کام میں استعمال کرتا ہے۔ جیسے انہیں فرائض پر عمل کرنے اور حرام چیزوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے یا دیگر جائز کاموں میں استعمال کرتا ہے۔ تو ایسا شخص ان بادشاہوں جیسا

سورہ ص: آیت: (35)

ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر۔ عالم الجن والشیاطین۔ صفحہ (99)

ہوگا جو ایسے احکامات جاری کرتے ہیں۔ اگر یہ شخص اولیاء اللہ میں سے ہے تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک نبی و بادشاہ اور رسول و عبد ہوتے ہیں۔ نبی و بادشاہ میں آپ حضرت سلیمان اور حضرت یوسفؑ کی مثالیں دے سکتے ہیں جبکہ رسول و عبد میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کی مثالیں۔ ان کے علاوہ اگر کوئی شخص جنات کو ان کاموں میں استعمال کرتا ہے جن سے اللہ اور اس رسول ﷺ نے روکا ہے جیسے شرک ہے یا کسی معصوم کا خون کر دینا یا کسی پر زیادتی کرنا جیسے کسی کو بیمار دینا ہے یا اس کا حافظہ خراب کر کے اس کا علم بھلوا دینا ہے یا کسی کے ساتھ فحش حرکت کرنا ہے تو یہ سب گمراہ اور ظلم و زیادتی کے کام ہیں جن میں انسان جنات سے مدد لیتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ شخص ان سے کفر اعمال میں مدد لیتا ہے تو وہ کافر شمار ہوگا اور اگر ان سے گناہ کے کاموں میں مدد لیتا ہے تو گناہ کا شمار ہوگا۔ بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ جنات سے کام لینے والے شخص کا شریعت کے بارے میں علم ناقص ہوتا ہے۔ لہذا جن کاموں میں وہ جنات سے مدد لیتا ہے انہیں اپنی کرامات پر محمول کرتا ہے۔ مثلاً ان سے حج کرنے میں مدد لینا یا انہیں یہ حکم دینا کہ اگر کوئی بدعت کا عمل ہو تو مجھے فوراً وہاں سے اڑا کر دور سے جایا جائے یا اسے اٹھا کر میدان عرفات میں لے جایا جائے تاکہ وہ ان شرعی راستوں پر چل کر حج کرے جن پر چلنے کا اللہ اور رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ یا اسے ایک شہر سے دوسرے شہر اٹھائے پھر یہ تو ایسا شخص ایک مغرور آدمی ہو سکتا ہے جسے جنات بیوقوف بنا رہے ہیں۔

اب اصل مسئلہ عام لوگوں کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ عوام الناس میں اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اس شخص نے جنات کا بوقیہ ہوئے ہیں بلکہ اکثر لوگوں نے یہی سن رکھا ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کرامات کا اجراء کرتا ہے۔ مزید برآں ان سادہ لوح لوگوں کے پاس حقائق ایمان اور معرفت قرآن کی اتنی روشنی ہوتی کہ رحمانی کرامت اور شیطانی دھوکہ میں فرق کر سکیں۔ لہذا یہ معصوم لوگ اس دھوکہ باز کی چالوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اب اگر یہ مداری کوئی مشرک ہے ستاروں کی پوجا کرتا ہے یا بتوں کو پوجتا ہے تو یہ لوگ اس وہم میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ اس کی یہ عبادتیں سچ سچ اسے فائدہ پہنچاتی ہیں جبکہ اس شخص کی نیت کچھ اور ہوتی ہے۔ وہ ان لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ جن بتوں یا صورتوں سے وہ شفاعت طلب کر رہا ہے یا جنہیں وہ بطور وسیلہ استعمال کر رہا ہے۔ خواہ کسی فرشتہ کی ہوں یا نبی کی ہوں یا کسی نیک انسان کی یہ سب اس کی شفاعت کریں گے لیکن درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کر رہا ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَكَةِ اَهْلُولَا اِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ اَنْتَ وَلَيْتَنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ“

ترجمہ ”اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا: کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ پاک ہے آپ کی ذات ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے۔ دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔“ ۱- ۲

بعض انسان جنوں کی عبادت کرتے ہیں

عبادت کی دو بنیادی قسمیں ہیں۔ ایک استعاذت یعنی پناہ مانگنا اور دوسری استعانت یعنی مدد مانگنا۔ یہ دونوں قسمیں خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئیں۔

زمانہ جاہلیت میں عربوں کی عادت تھی کہ جب کسی نئی جگہ پر جاتے تو یوں کہتے: ”میں اس وادی کے سردار جن کی پناہ میں آتا ہوں تاکہ وہ مجھے میرے مال اہل و عیال اور ریوز کو دیگر جنات سے بچائے۔“ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر سورہ جن میں کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَإِنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنَّ فَزَادَهُمْ رَهَقًا“

ترجمہ ”اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا۔“ ۱

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے استعاذت طلب کرنا جائز نہیں۔ کسی نئی جگہ پہنچنے پر جو دعا ہمیں رسول اکرم ﷺ نے تلقین فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالا اور کہا:

۱ سورہ ہاء: آیت نمبر (40-41)

۲ مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام احمد ابن تیمیہ جلد نمبر (11) صفحہ نمبر (307-308)

۳ سورہ جن: آیت (6)

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“

ترجمہ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل ترین کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں) ہر اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا) تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس مقام سے کوچ نہ کر جائے۔
اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر اور کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ کل رات مجھے بہت تکلیف اٹھانا پڑی مجھے ایک بچھو نے کاٹ لیا تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم شام کے وقت یہ کہہ لیتے: ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ تو تمہیں کچھ نہ ہوتا۔“

جس طرح جنات سے پناہ طلب کرنا حرام ہے اسی طرح ان سے استعانت طلب کرنا یعنی مدد طلب کرنا بھی حرام ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ عرب کے بعض لوگ جنات کی پوجا کرتے تھے۔ ہوابیوں کہ اسلام کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان جنات کو ہدایت عطا فرمادی اور وہ مسلمان ہو گئے جبکہ وہ عرب ان جنات کی عبادت پر ہی اصرار کرتے رہے۔ ارشاد باری ہے:

”أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مُحْذُورًا“

ترجمہ ”جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق۔“

جنوں کے لئے یا جنوں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں ہے

تمام علماء کرام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جنات کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ کے نام کے علاوہ کسی مخلوق کے نام پر ذبح کرنا شرک ہے۔ لہذا اس چیز کا کھانا بھی جائز نہیں۔ ارشاد باری ہے:

۱۔ صحیح مسلم شریف شرح امام نووی (31/15)

۲۔ صحیح مسلم شریف شرح امام نووی (17-32)

۳۔ سورہ بنی اسرائیل آیت (57) ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر جلد نمبر (3) صفحہ نمبر (66)۔ نیز ملاحظہ ہو صحیح بخاری شریف تفسیر سورہ بنی

”وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَوْحُونَ إِلَىٰ أُولِيئِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ“

ترجمہ ”اور جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ۔ ایسا کرنا فسق ہے۔ شیطان اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک و اعتراضات القاء کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو گے۔“

جب حضور اکرم ﷺ کو نبوت عطا کی گئی اس وقت سے جنات کو آسمان سے چوری چھپے باتیں سننے سے روک دیا گیا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”لَقَطُ الصُّرَّاجَانِ فِي أَحْكَامِ الْجَانِ“ میں لکھتے ہیں کہ خرائطی نے اپنی کتاب ”حوادث“ میں حضرت مرداس بن قیس دوئی کا واقعہ درج کیا ہے۔ حضرت مرداس بن قیس دوئی فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ کے ہاں کہانت کا تذکرہ ہو رہا تھا اور یہ کہ حضور ﷺ کی بعثت پر کہانت کو روک دیا گیا۔ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں بھی کچھ ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ میں آپ ﷺ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری ایک نوکرانی تھی جس کا نام ”خلصہ“ تھا۔ ہم نے اس میں کوئی عیب نہیں دیکھا تھا۔ ایک دفعہ وہ آئی اور کہنے لگی: ”اے قبیلہ دوس کے لوگو! کیا تم نے مجھ میں کوئی عیب دیکھا ہے؟“ ہم سب اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی ہے؟ اس نے کہا: ”میں اپنی بکریاں چرا رہی تھی کہ ایک سایہ میری طرف لپکا اور اس نے مجھے ڈھانپ لیا مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے مرد اور عورت کا ملاپ ہوتا ہے۔ اب مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں میں سچ بچ حاصل سے تو نہیں ہوں۔“ جب اس خاتون نے بچے کو جنم دیا تو ہم نے دیکھا کہ اس کے دونوں کان کتے کے کانوں کی طرح تھے۔ وہ بچہ ہم میں رہا یہاں تک کہ اتنا بڑا ہو گیا کہ لڑکوں کے ساتھ کھیلنے لگا۔ ایک دن کھیلتے کھیلتے وہ اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اپنی چادر اتار کر پھینک دی اور اپنی پوری آواز سے پکارنے لگا: ”سچ جاؤ، سچ جاؤ“ اس گھائی کے پیچھے گھوڑے ہیں اور ان پر خورو جوان سوار ہیں۔ ہم بھی فوراً اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ وہ لوگ واقعی ہماری طرف آرہے تھے۔ ہماری ان سے لڑائی ہوئی اور ہم نے انہیں شکست دے کر مال غنیمت حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ بچہ جو بات بھی

ہمیں بتاتا وہ ہو بہو ویسے ہی واقع ہو جاتی جیسے اس نے ہمیں بتائی ہوتی لیکن یا رسول اللہ ﷺ جب آپ ﷺ کی بعثت ہوئی تو اس کے بعد وہ جو کچھ بھی بتاتا غلط ثابت ہوتا۔ ہم نے اس سے کہا: ”تمہارا ستیاناس ہو کیا ہو گیا ہے تمہیں؟“ اس نے کہا: ”پتہ نہیں کیا ہوا ہے؟ جو مجھ سے سچ بولتا تھا اب جھوٹ بولنے لگا ہے تم لوگ یوں کرو کہ مجھے میرے گھر میں تین راتوں کے لئے قید کر دو اور اس کے بعد میرے پاس آؤ۔ ہم نے اس کے ساتھ ایسے ہی کیا جب ہم تیسری رات کے بعد اس کے پاس آئے تو وہ ایسے تھا جیسے آگ کا انگارہ۔ اس نے کہا: ”اے قبیلہ دوس کے لوگو! آسمان پر پہرہ لگا دیا گیا ہے اور سب سے افضل ترین نبی آپ سچے ہیں۔“ ہم نے کہا: ”کہاں؟“ اس نے کہا: ”مکہ میں۔“ اس کے بعد اس نے کہا: ”جب میں مر جاؤں تو مجھے کسی پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا۔ وہاں پر مجھے آگ اپنی لپیٹ میں لے لے گی“ جب تم لوگ یہ منظر دیکھو تو مجھے تین پتھر اٹھا کر مارتا ہر پتھر مارتے وقت یوں کہنا: ”بِسْمِكَ اللَّهُمَّ“ (اے اللہ تیرے نام سے) اس سے میں پر سکون ہو جاؤں گا اور مجھ جاؤں گا۔

یا رسول اللہ ﷺ ہم نے ایسے ہی کیا اور اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد مکہ سے حاجی واپس آنا شروع ہوئے اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ آپ ﷺ کی بعثت ہو چکی ہے۔

اسی طرح امام جلال الدین ایک اور واقعہ اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ ابو نعیم نے ”الدلائل“ میں روایت کی ہے کہ حضرت غنیم دارمی فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اس وقت میں ملک شام میں تھا۔ میں اپنے کسی کام کے لیے نکلا اور مجھے رات پڑ گئی۔ میں نے بلند آواز میں کہا: ”میں اس وادی کے بڑے جن کی پناہ میں آتا ہوں۔“ یہ کہہ کر جب میں سونے لگا تو مجھے کسی نے آواز دے کر بلایا۔ میں آواز کی طرف متوجہ ہوا لیکن مجھے کچھ دکھائی نہ دیا۔ اس آواز نے کہا: ”اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ جن اللہ کے مقابلے میں کسی کو پناہ نہیں دیتے۔“ میں نے کہا: ”کیا تم قسم کھاتے ہو کہ سچ کہہ رہے ہو؟“ اس نے کہا: ”رسول امین ﷺ تعریف لائے جیسے ہیں اللہ کے رسول ﷺ، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے مقام جمن پر نماز پڑھی ہے۔ ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اب ہم آپ ﷺ کی ہی پیروی کریں گے۔ اب جنات کی چالیں ختم ہو چکی ہیں۔ ان پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ تم فوراً محمد ﷺ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور اسلام لے آؤ۔ کیونکہ آپ ﷺ ہی رب العالمین کے رسول ہیں۔“

۱۔ لفظ المرجان فی احکام الجنان: از امام جلال الدین سیوطی مؤرخ (203)

۲۔ لفظ المرجان فی احکام الجنان: از امام جلال الدین سیوطی مؤرخ (204)

کیا ابلیس (شیطان) جن تھا یا فرشتہ؟

اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ ابلیس جن نہیں تھا بلکہ فرشتہ تھا۔ بطور دلیل وہ اس آیت کو پیش کرتے ہیں:

”وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ“

ترجمہ ”جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔“

اس آیت سے دلیل یوں بنتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ذکر کیا اور ان میں سے ابلیس کا استثناء (exception) کیا اور عام طور پر قاعدہ یہ ہے کہ جس کا استثناء (exception) کیا جائے وہ ان لوگوں کا ہم جنس ہوتا ہے جن میں سے استثناء (exception) کیا گیا ہو۔

کتب تفسیر اور تاریخ میں کئی علماء کے اقوال ملتے ہیں جن کا خیال ہے کہ ابلیس فرشتہ تھا اور جنت کا خازن (پہریدار) تھا اور یہ کہ وہ فرشتوں میں سب سے باعزت اور سب سے اونچے قبیلے سے تھا لیکن علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اس موضوع پر بہت اقوال نقل کئے گئے ہیں لیکن ان میں اکثر کا تعلق اسرائیلیات سے ہے۔ یعنی وہ روایات جو علماء نے اہل کتاب سے نقل کی ہیں۔“ ان اقوال کے برعکس علماء کی اکثریت یہی فرماتی ہے کہ ابلیس فرشتہ نہیں تھا بلکہ جن تھا کیونکہ اس موضوع پر قرآن کی نص موجود ہے:

”وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ“

ترجمہ ”جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ جنوں میں سے تھا اس لیے اپنے رب کے حکم کی اطاعت سے نکل گیا۔“

اسی طرح صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے کہ جن فرشتوں اور انسانوں کے علاوہ کوئی تیسری چیز ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا جنات کو آگ سے

۱۔ سورہ البقرہ: آیت (34)

۲۔ تفسیر القرآن العظیم از علامہ ابن کثیر جلد (4) صفحہ (397)

۳۔ سورہ کہف: آیت (50)

پیدا کیا اور آدم کوٹی سے پیدا کیا۔^۱

الہدایہ والتمایہ میں علامہ ابن اثیر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا: ”ابلیس ایک لحد کے لیے بھی فرشتوں میں سے نہیں رہا۔“

حضور اکرم ﷺ کا ابلیس سے مقابلہ

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ“ (میں تم سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) پھر تین دفعہ کہا: ”أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ“ (میں تم پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں) پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جیسے آپ ﷺ کوئی چیز پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو نماز میں ایسی بات کہتے ہوئے سنا ہے جو ہم نے آپ ﷺ سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی اور ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بھی آگے بڑھایا تھا۔ آپ ﷺ فرمایا:

”إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ ابْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِ فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَلَمْ يَسْتَخِرْ ثُمَّ قُلْتُ ذَلِكَ فَلَمْ يَسْتَخِرْ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ فَلَوْلَا دَعْوَةُ أَحْيَمَنَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْتَقًا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ“

ترجمہ ”اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تاکہ اس سے میرا چہرہ جھلسا دے میں نے کہا: میں تم سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں وہ پیچھے نہیں ہٹا میں نے دوبارہ یہی کہا لیکن پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا۔ پھر میں نے اسے پکڑنا چاہا لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آ گئی۔ اگر وہ دعا نہ ہوتی تو اسے باندھ دیا جاتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلنے لگتے۔“

ایسی ہی ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ شیطان آ گیا۔ آپ ﷺ نے شیطان کو پکڑ کر نیچے گرا دیا اور اس کا گلا دبایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱ صحیح مسلم شریف۔ (123/18) شرح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲ الہدایہ والتمایہ از ابن اثیر جلد (79/1)

۳ صحیح مسلم شریف کتاب المساجد حدیث نمبر (40)۔ نیز سنن النسائی کتاب الصوم باب (19) نیز ملاحظہ ہو کتاب دلائل نبوت

از امام بخاری ج ۲ (98/7)

”حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهِ عَلَى يَدِي وَلَوْلَا دَعْوَةُ سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْتَقًا حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ“

ترجمہ ”یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی اور اگر حضرت سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو میں اسے باندھ دیتا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں۔“

حضرت سلیمان کی جس دعا کا ذکر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ وہ سورہ ص کی آیت نمبر (35) ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ“

ترجمہ ”اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے سوا کسی شخص کے لائق نہ ہو۔“

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف موطا میں حضرت یحییٰ بن سعید سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ”جب رسول اللہ ﷺ کو معراج پر لے جایا جا رہا تھا تو جنات میں سے عفریت نے آگ کا ایک شعلہ لے کر آپ ﷺ کا پیچھا کیا۔ آپ ﷺ جب بھی پیچھے مڑ کر دیکھتے آپ ﷺ کو وہ آتا ہوا دکھائی دیتا۔ اس پر حضرت جبرائیل نے کہا: ”کیا میں آپ ﷺ کو ایسے کلمات سکھاؤں کہ اگر آپ ﷺ وہ کلمات کہیں تو اس کا شعلہ بھی بجھ جائے اور یہ منہ کے بل گرے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ جبرائیل نے کہا: آپ ﷺ یوں کہیں:

”أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْزُبُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتْنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ“

ترجمہ ”میں اللہ کے معزز چہرے کی پناہ میں آتا ہوں اور اس کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا

۱ سنن نسائی کتاب الصوم باب (19)

ہوں جنہیں کوئی نیک یا بد چلاگ نہیں سکتا۔ یہ پناہ ہر اس شر سے ہے جو آسمان سے اترتا ہے یا اس کی طرف بلند ہوتا ہے۔ یہ پناہ ہر اس شر سے ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے یا اس سے باہر نکلتا ہے۔ یہ پناہ رات اور دن کے فتنوں سے اور رات اور دن میں دروازے کھٹکھٹانے والیوں سے ہے سوائے اس دروازہ کھٹکھٹانے والے کے جو بھلائی کی نیت سے کھٹکھٹائے۔ اے رحمن! قبول فرما۔“

غزوہ بدر کے دن شیطان کی آمد

علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن ابلیس شیطانوں کی ایک ٹولی میں آیا۔ یہ شیاطین بنو مدج کے لوگوں کی شکل اختیار کیے ہوئے تھے جبکہ ابلیس نے سراقہ بن مالک کی شکل اختیار کی ہوئی تھی۔ شیطان نے کفار قریش سے کہا: ”آج تمہیں کوئی نہیں ہراسکتا میں تمہارے ساتھ ہوں تم آگے بڑھو۔“ اتنے میں حضرت جبرائیل فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے۔ جب شیطان نے حضرت جبرائیل کو دیکھا اس وقت اس کا ہاتھ مشرکوں کے ایک شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑایا اور اپنے ٹولے کو لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اس مشرک آدمی نے کہا: ”اے سراقہ! تم تو ہمارے مددگار تھے؟“ شیطان نے کہا: ”میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے۔ مجھے اللہ سے خوف آتا ہے۔ وہ سخت سزا دینے والا ہے۔“

اسی طرح امام طبرانی نے حضرت رفاعہ بن رافع انصاریؓ سے روایت کیا ہے کہ جب ابلیس نے غزوہ بدر کے دن فرشتوں کے ہاتھوں کفار قریش کی درگت بنی دیکھی تو ڈر گیا کہ کہیں اسے بھی قتل نہ کر دیا جائے۔ جب اس نے بھاگنا چاہا تو حارث بن ہشام نے اسے پکڑ لیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ سراقہ بن مالک ہے۔ ابلیس نے حارث کے سینے پر زور سے گھونہ مارا اور اسے زمین پر گرادیا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے بھاگا اور مسند میں چھلاگ لگا دی۔ پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا: ”اے اللہ! میں تمہیں اپنی مہلت کا وعدہ یادلاتا ہوں۔“

حضرت عمرؓ سے شیطان بھاگتا ہے

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے کہا:

- ۱۔ موطا امام مالکؒ کتاب الجامع ج ۲ (۲) صفحہ ۲۳۳ (۲) طباعت علی۔ نیز ملاحظہ ہو امام بیہقی کی ”دلائل اللہ“ ج ۲ (۷) صفحہ ۹۵۔ نیز ملاحظہ ہو مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ (۳) صفحہ ۴۱۹۔
- ۲۔ ابن جریر طبری۔ تفسیر سورہ انفال آیت رقم (۴۸) نیز امام بیہقی کی دلائل اللہ ج ۲ (۳) صفحہ ۷۸-۷۹۔

”يَا ابْنَ الْخَطَابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْتِكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا مَلَكَتْ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ“

ترجمہ ”اے خطاب کے بیٹے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان تمہیں جس رستے پر چلے دیتا ہے فوراً اپنا راستہ تبدیل کر کے دوسرے رستے پر ہو لیتا ہے۔“

ابلیس کا تخت پانی پر ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”إِنَّ عَرْشَ ابْلِيسَ فِي الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاَهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فَتْنَةً يَجْهِي أَحَدُهُمْ يَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ إِهْرَاقِهِ فَيُذْنِبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ: نَعَمْ أَنْتَ۔“

ترجمہ ”ابلیس کا تخت سمندر میں ہے۔ وہ اپنے لشکر کو ٹولیوں کی شکل میں بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں میں فتنہ و فساد پھیلان۔ ان میں ابلیس کے نزدیک سب سے اونچا مقام اس کا ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ کھڑا کر کے آتا ہے۔ ان میں سے اگر کوئی ابلیس کے پاس آتا اور کہتا ہے: میں نے فلاں شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دے دی تو ابلیس اسے اپنے قریب بٹھاتا ہے اور کہتا ہے: ہاں تم نے اصل کام کیا ہے۔“

استحاضہ شیطان کا ٹھنڈہ ہے

حضرت حسنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”مجھے بہت زیادہ استحاضہ آتا تھا میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ۔“

- ۱۔ صحیح بخاری شریف فضائل اصحاب النبی باب (۶) کتاب الادب باب (۶۸) کتاب بدء الخلق باب (۱۱) نیز ملاحظہ ہو صحیح مسلم شریف کتاب فضائل اصحاب حدیث نمبر (۶۲۲) نیز ملاحظہ ہو مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ (۱) صفحہ نمبر (۱۷۱، ۱۸۲، ۱۸۷)۔
- ۲۔ صحیح مسلم شریف کتاب المناقبین: حدیث نمبر (۶۶، ۶۷) نیز ملاحظہ ہو مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ (۳) صفحات: (۳۱۴، ۳۲۲، ۳۵۴، ۳۶۶، ۳۸۴)۔

ترجمہ ”یہ شیطان کے ٹھنڈوں میں سے ایک ٹھنڈہ ہے۔“

ایک اور صحیح حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے استحاضہ کا سبب بیان فرماتے ہوئے کہا:

”إِنَّ ذَلِكَ عِرْقٌ“

ترجمہ ”یہ ایک رگ ہے۔“

یہ حدیث پچھلی حدیث سے نہیں کھراتی کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی آپ پڑھ چکے ہیں:

”إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعِرُنِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْعَرَى الدَّمِ“

ترجمہ ”شیطان آدمی میں خون کی رگوں میں دوڑتا ہے۔“

لہذا اس مخصوص رگ میں دوڑتے ہوئے اگر وہ ٹھنڈہ مارتا ہے تو اس سے استحاضہ کا خون جاری ہوتا ہے اور تجربہ سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ شیطان کو خلص اس رگ میں بہت تصرف حاصل ہے اور اکثر جادوگر جو جنات سے عملیات کرواتے ہیں ان کے اس مخصوص ٹھنڈے سے کام لیتے ہیں جو عورتوں میں نزیف کی بیماری (Bleeding) کا باعث بنتا ہے۔

شیطان ہر اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو سوا او اعظم کے خلاف ہو

حضرت عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا:

”مَنْ أَرَادَ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ

مَعَ الْأَثَمَيْنِ أَبْعَدُ“

ترجمہ ”جو شخص جنت کے درمیان گھر کی خواہش رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ جماعت کا ساتھ

دے کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہ نسبت ایک آدمی

کے زیادہ دور رہتا ہے۔“

اقبال نے بھی غالباً اس حدیث کی تشریح میں کہا ہے:

۱۔ سوا امام مالک کتاب الحج حدیث نمبر (124) نیز ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب (109) مسند امام احمد بن حنبل

جلد (6) صفحہ (439-464) سنن ترمذی کتاب الطہارۃ باب (95) امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ مسند امام احمد بن حنبل ج (1) صفحہ (26) سنن ترمذی کتاب البیض باب (7) امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے مطابق حسن صحیح غریب ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

ایک اور مقام پر کہا:

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

امام ترمذی نے حضرت اسامہ بن شریک سے روایت کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

”يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَإِذَا شَدَّ الشَّاذُّ مِنْهُمْ اخْتَطَفَهُ الشَّيَاطِينُ كَمَا يَخْطِفُ

الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ“

ترجمہ ”اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔ اس جماعت سے جو شخص بھی نکلتا ہے شیاطین اسے

اچک لیتے ہیں بالکل ایسے جیسے بھیڑ یا جاڑے اکیلی بکری کو اچک لیتا ہے۔“

ایک عالم دین شیطان پر بہت بھاری ہوتا ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَفَقِيمَةٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ أَلْفِ عَابِدٍ“

ترجمہ ”ایک عالم دین شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔“

بچے کی پیدائش پر شیطان کی آمد

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مِمَّا مِنْ بَنَى آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا مَسَّهُ الشَّيْطَانُ حِمْنٌ يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ

مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرِيَمَ وَابْنَهَا“

۱۔ سنن ترمذی شریف۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۔ سنن ترمذی شریف کتاب العلم باب (19) نیز ملاحظہ ہو سنن ابن ماجہ شریف مقدمہ باب (17)۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ

حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی سند سے جانتے ہیں۔

ترجمہ ”ابن آدم کا کوئی بھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے اس کی پیدائش کے وقت چھوتا ہے۔ اس کے اس چھونے سے وہ بچہ روتا ہے۔ سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم شریف کی تشریح میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”ہمیں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت سے بتایا کہ تمام انبیاء اس خصوصیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شامل ہیں۔“

شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے

ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت جہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔“

ترجمہ ”یقیناً شیطان آدمی کے خون کی نالیوں میں دوڑتا ہے۔“

شیطان سوتے ہوئے شخص کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمَةٍ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ۔“

ترجمہ ”جب تم میں سے کوئی شخص بھی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصہ پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر وہ یہ بات کہتا ہے: ”تمہارے آگے ایک طویل رات پڑی ہے سو جاؤ۔“ لیکن اگر کوئی شخص اٹھتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ نماز بھی پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ایک چست اور ہشاش بشاش شخص

۱۔ صحیح بخاری شریف۔ کتاب الانبیاء باب (44) نیز صحیح مسلم شریف۔ کتاب الفضائل (146)

۲۔ صحیح بخاری شریف۔ کتاب الاحکام باب (21)

کی مانند اپنی صبح کا آغاز کرتا ہے۔ اگر حالت اس کے برعکس ہو تو وہ ایک خبیث النفس ست شخص کی مانند اپنی صبح کا آغاز کرتا ہے۔“

ڈراؤنا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَمْنُفْثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔“

ترجمہ ”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور عام خواب شیطان کی طرف سے، پس تم میں سے کوئی اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جاگنے کے بعد تین دفعہ اپنے بائیں طرف تھو کے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ (یوں کہے: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا۔) اس عمل سے وہ خواب اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔“

اسی طرح ایک اور حدیث ہے جسے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: مِنْهَا تَهَاوِيلٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُحْزِنَ ابْنَ آدَمَ وَمِنْهَا مَا يَهْمُهُ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَقْظَتِهِ فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْأًا مِنَ النَّبُوءَةِ۔“

ترجمہ ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم میں ڈراؤنے خواب ہیں جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں تاکہ آدمی کو غمگین کر دے دوسری قسم وہ باتیں جو انسان جاگتے میں سوچتا رہتا ہے اور پھر سوتے میں دیکھتا ہے اور تیسری قسم نبوت کے چھاپیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

۱۔ صحیح بخاری شریف۔ کتاب الحج باب (12)۔ نیز صحیح مسلم شریف۔ کتاب السفر باب (207)

۲۔ صحیح بخاری شریف۔ کتاب الحج باب (13)۔ نیز صحیح مسلم شریف۔ کتاب السفر باب (205)

۳۔ سنن ابن ماجہ شریف۔ کتاب الرؤیا باب (3)

اس حدیث مبارک میں جو تیسری قسم بتائی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی اشارہ ہوتا ہے کہ فلاں کام کیا جائے یا فلاں کام کرنے سے گریز کیا جائے۔

شیطان حضور اکرم ﷺ کی شکل مبارک اختیار نہیں کر سکتا حضرت ابوقحافہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيَّ“

ترجمہ ”جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے سچ سچ مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں اپنے آپ کو نہیں دکھا سکتا۔“

ایک اور روایت میں الفاظ یوں ہیں:

”مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيَّ“

ترجمہ ”جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

شیطان کے بیٹھنے کی جگہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوپ اور چھاؤں دونوں میں بیک وقت بیٹھنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ”مجلس الشیطان“ یعنی شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ شیطان یا جنات کے بیٹھنے کا طریقہ یوں ہے کہ آدھے دھوپ میں ہوتے ہیں اور آدھے چھاؤں میں۔

ظالم حج کے ساتھ ہر وقت شیطان رہتا ہے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللَّهُ مَعَ الْقَاضِي مَالِهِ يَجُرُّ فَإِذَا جَارَ تَغْلَى عَنْهُ وَلِزَمَهُ الشَّيْطَانُ“

۱۔ صحیح بخاری شریف، کتاب العلم، باب (38) نیز صحیح مسلم شریف، کتاب الریاء، حدیث نمبر (11)

۲۔ مسند امام احمد بن حنبل ج (3) صفحہ (414)

ترجمہ ”اللہ تعالیٰ حج کے ساتھ اس وقت تک رہتے ہیں جب تک وہ ظلم نہیں کرتا، جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان اس کا ہر وقت کا ساتھی بن جاتا ہے۔“

جب اذان بلند ہوتی ہے تو شیطان بھاگ اٹھتا ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النَّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِبُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرَ كَذَا وَآذْكَرَ كَذَا بِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكَرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَذْكَرُ كَمَا صَلَّى“

ترجمہ ”جب نماز کے لیے بلایا جاتا ہے تو شیطان اتنے زور سے بھاگتا ہے کہ باواز بلند اس کے ہوا خارج ہوتی ہے تاکہ وہ اذان نہ سن سکے۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آ جاتا ہے۔ جب جماعت کھڑی ہونے لگتی ہے تو وہ پھر بھاگ اٹھتا ہے اور جب نماز شروع ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے اور انسان کو خیالات میں گھیر لیتا ہے۔ وہ کہتا ہے: فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو ہر وہ بات جو بھلائے بیٹھا ہوتا ہے شیطان اسے یاد کرواتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔“

جب انسان سجدہ کرتا ہے تو شیطان زار و قطار روتا ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ: يَا وَيلَیْ، أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَعَصَيْتُ فَلِی النَّارُ“

ترجمہ ”جب انسان سجدہ تلاوت کرتا ہے تو شیطان دور ہٹ کر رونا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے:

۱۔ سنن ترمذی شریف، کتاب الاحکام، باب (4) نیز سنن ابن ماجہ شریف، کتاب الاحکام، باب (2)

۲۔ صحیح بخاری شریف، کتاب الاذان، باب (4) نیز صحیح مسلم شریف، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر (19)

میں کتنا بد نصیب ہوں! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس نے فوراً سجدہ کر لیا ہے۔ لہذا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے بھی سجدہ کا حکم دیا گیا تھا لیکن میں نے نافرمانی کی لہذا میرے لیے دوزخ ہے۔“
نماز کے دوران جمائی لینا، اوگھنایا چھینک مارنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے
حضرت دینار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الْعَطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّكَاثُفُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔“

ترجمہ ”نماز میں چھینک، اوگھ جمانی، حیض اور تے آنا یا کھیر پھوننا شیطان کی طرف سے ہے۔“
جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے

حضرت اہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِلَّا نَاكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔“

ترجمہ ”جمل مزاجی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔“

گدھا شیطان کو دیکھ کر ہنکارتا ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِذَا سَمِعْتُمْ صَيَاةَ الدِّيَكَةِ فَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔“

ترجمہ ”جب تم مرغ کو چیخے سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ ایک فرشتے کو دیکھ کر چیختا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ گدھا ایک شیطان کو دیکھ کر ہنکارتا ہے۔“

۱۔ صحیح مسلم شریف، کتاب الایمان حدیث نمبر (133)

۲۔ سنن ترمذی شریف، کتاب الادب باب (7-8)

۳۔ سنن ترمذی شریف، کتاب البر باب (66)

۴۔ صحیح بخاری شریف، کتاب بدء الخلق (15) نیز سنن ابوداؤد کتاب الادب (106)

خلاصہ افکار

جنات و شیاطین کے احوال آپ نے سنے۔ نیز اس موضوع پر قرآنی آیات مبارکہ، احادیث شریفہ، اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علماء کے اقوال بھی آپ کے نظر سے گزرے۔ ان تمام دلائل و شواہد کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جنات و شیاطین کے بارے میں چند حقائق ایسے ہیں جنہیں جھٹلایا نہیں جاسکتا اور وہ حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادُونَ۔“

ترجمہ ”میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔“

(سورہ الذرمت: آیت: 56)

۲۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات انسانوں سے پہلے پیدا کیے گئے۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

”وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ وَالْجَانَّ فَلَقْنَهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ۔“

ترجمہ ”یقیناً ہم نے انسان کو خشک مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی خمی پیدا فرمایا ہے اور اس سے پہلے ہم نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔“ (سورہ حجر: آیت 26-27)

۳۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات شادیاں کرتے ہیں اور ان کی نسل چلتی ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

”لَمْ يَطْمِئْنِ أَنْسَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانَّ۔“

ترجمہ ”جنہیں (یعنی حوروں کو) ان سے پہلے کسی جن و انس نے ہاتھ نہیں لگایا۔“

(سورہ طہ: آیت: 56)

۴۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات بھی انسانوں کی طرح موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

”كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا قَانٍ وَيَبْعِي وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“

ترجمہ ”روئے زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں۔ صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور احسان والی ہے باقی رہ جائے گی۔“ (سورہ رحمن: آیت 26-27)

۵۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات کی رہائش دیرانوں، قبرستانوں اور گندگی کی جگہوں پر ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث نبوی:

”إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضِرَةٌ فَإِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ“

ترجمہ ”یہ جو قضاہ حاجت کی جگہیں ہیں یہاں پر جنات ہوتے ہیں۔ لہذا تم میں سے جو شخص بھی بیت الخلاء جائے تو پہلے یہ کہے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ“ (اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جینیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ (سنن ابوداؤد: کتاب طہارت: باب (3))

۶۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات اس گھر میں ڈیرہ نہیں لگاتے جہاں اللہ کا ذکر کیا جائے یا قرآن پاک کی تلاوت کی جائے۔ اسی لیے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں ہر کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی ہدایت کی تاکہ اس کی بدولت ہم شیطان مردود کو بھگا سکیں۔

۷۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات کو اللہ تعالیٰ نے مختلف شکلیں اختیار کر لینے کی طاقت بخشی ہوئی ہے۔ غزوہ بدر میں شیطان اسرافہ بن مالک کی شکل اختیار کر کے مشرکوں کو جنگ پر اکساتا رہا اور انہیں فتح کے سبز باغ دکھاتا رہا۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

”وَإِذْ زَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌّ لَّكُمْ“

ترجمہ ”جب شیطان نے ان کے اعمال مزین کر کے انہیں دکھائے اور کہا کہ آج انسانوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں آسکتا اور میں بھی تمہارا حمایتی ہوں۔“ (سورہ انفال: آیت 48)

۸۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات ایک کمزور مخلوق ہیں۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

”إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا“

ترجمہ ”یقیناً شیطان کا حیلہ نہایت کمزور ہوتا ہے۔“ (سورہ نساء: آیت: 76)

کیونکہ جنات کے بس میں نہیں کہ کسی انسان کو کوئی برا کام کرنے پر مجبور کریں ان کا طریقہ واردات یہ ہوتا ہے کہ برائی کو اس قدر خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں کہ برائی بھلائی دکھائی دینے لگتی ہے لیکن جب کوئی شخص شیطان کے اس بہکاوے میں آ جاتا ہے اور جان بوجھ کر دھوکہ کھانے لگتا ہے اور اس کی اطاعت میں لگ جاتا ہے تو پھر جنات اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ فرمان الہی ہے:

”إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ“

ترجمہ ”میرے بندوں پر تیرا کوئی غلبہ نہیں ہاں سوائے ان گمراہ لوگوں کے جو تیری پیروی کریں۔“ (سورہ حجر: آیت: 42)

اور بزبان شیطان اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ملاحظہ ہو:

”وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيَ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ“

ترجمہ ”میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی۔ پس تم مجھے الزام نہ دو بلکہ خود اپنے آپ کو لامت کرو۔“ (سورہ ابراہیم: آیت: 22)

۹۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات انسانوں کی طرح مکلف ہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ تمام انس و جن کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

”وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنَّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ قَالُوا يَقَوْمُنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ يَقَوْمُنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ

اللَّهُ فَلْيَسْ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

ترجمہ ”اور یاد کرو جب کہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا وہ قرآن سن رہے تھے۔ پس جب نبی کے پاس پہنچ گئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کو آگاہ کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے کہنے لگے: اے ہماری قوم ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہبری کرتی ہے۔ اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کا کہا مانو اس پر ایمان لاؤ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں الناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا وہ زمین میں کہیں بھاگ کر اللہ کو تھکا نہیں سکتا۔ اور نہ اللہ کے سوا کوئی اور اس کے مددگار ہوں گے۔ یہ لوگ کلی گمراہی میں ہیں۔“ (سورہ احقاف: آیت: 29-32)

۱۰۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان کے ساتھ جنات میں سے ایک قرین (ہمزاد) ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان رسول ﷺ:

”مَنْ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَجِلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَإِيَّايَ لِحُكْنِ اللَّهِ أَعَانِي

فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ۔“

ترجمہ ”تم میں سے ہر شخص کے ہمراہ ایک قرین جنوں میں سے اور ایک قرین فرشتوں میں سے متعین کر دیا گیا ہے۔ صحابہ نے کہا: آپ ﷺ کے ساتھ بھی اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی لیکن مجھے اللہ تعالیٰ نے اس پر غلبہ عطا فرمایا ہے۔ لہذا اب وہ مسلمان ہو چکا ہے اور مجھے صرف بھلائی پراکساتا ہے۔“

۱۱۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شیطان مردود کا بدھ انسان کو شرک میں مبتلا کرتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے وہ طرح طرح کے چھکڑے استعمال کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

۱۔ صحیح مسلم شریف 157/17 شرح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

”قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُذَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا أُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ۔“

ترجمہ ”شیطان نے کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ لہذا مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لیے دفریں یاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا سوائے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔“ (سورہ حجر: آیت: 39-40)

۱۲۔ آخر میں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جنات انسانوں پر باقاعدہ حملہ آور ہوتے ہیں اور انسانی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور یہ کہ انہیں صرف کلام الہی سے باہر نکالا جاسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان الہی:

”الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ۔“

ترجمہ ”جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔“ (سورہ بقرہ: آیت: 275)

نیز ملاحظہ ہو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ حدیث جس میں آپ فرماتے ہیں: ”جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف کا گورنر بنایا تو اس کے بعد مجھے یوں لگتا تھا کہ نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ پتہ بھی نہ چلتا تھا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ میں اس حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ’ابوالعاص کے بیٹے؟‘ میں نے کہا: ’جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟‘ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی ہے اور مجھے پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’یہ شیطان ہے اے میرے قریب کرو۔‘ میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا اور اپنے دونوں پیروں کے بل بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور میرے منہ میں تموکھا اور فرمایا: ’اے اللہ کے دشمن باہر نکل۔‘ آپ ﷺ نے یہ عمل تین دفعہ کیا اور پھر مجھ سے فرمایا: ’جاؤ اپنی گورنری سنبھالو۔‘ عثمان بن ابوالعاص کہتے ہیں: ”خدا کی قسم اس کے بعد وہ کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔“ (سنن ابن ماجہ: 1175/2)

عزیزان گرامی! جنات کا سایہ ہو یا جادو کا اثر، ہمیں صرف اور صرف قرآن و سنت سے علاج کرنے کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”إِنَّ اللَّهَ سَبَّحْتَهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّهُ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ“

ترجمہ ”بے شک اللہ اس جادو کو ناکارہ کر دے گا۔ یقیناً اللہ فساد یوں کے کام کو پہنچنے نہیں دیتا۔ پھر اللہ اپنے کلام کے ذریعے حق کو غالب کر دیتا ہے خواہ یہ بات مجرموں کو بری ہی کیوں نہ لگے۔“

(سورہ یونس: آیت: 81-82)

باب دوم

جادو

جادو کی تعریف

لغوی تعریف

امام ازہری کا قول ہے: ”جادو ہر اس عمل کو کہتے ہیں جس کی بدولت شیطان کا قرب حاصل کیا جائے اور اس عمل میں شیطان کی مدد بھی شامل ہو۔ اصل میں جادو سے مراد کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹا کر کسی اور شکل میں پیش کرنا ہے۔“

ایک جادوگر جب باطل کو حق کی صورت میں پیش کرتا ہے تو وہ اپنے جادو کے ذریعے اس چیز کی حقیقت کو بدل چکا ہوتا ہے۔^۱

ابن فارس کہتے ہیں:

”باطل کو حق کی صورت میں پیش کرنا جادو کہلاتا ہے۔“

اصطلاح شریعت میں جادو کی تعریف

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں: ”شریعت کی رو سے جادو ہر اس کام کو کہتے ہیں جس کا سبب پوشیدہ ہو اور اپنی حقیقت کے خلاف لگے۔ نیز وہ کام رازداری اور دھوکہ پر مبنی ہو۔“

علامہ ابن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں: ”جادو چند منتر اور کلام سے عبارت ہے جسے پڑھا، لکھا یا کیا جاتا ہے۔ جادو ایک حقیقت ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض جادو ایسے ہیں جن سے قتل کیا جاسکتا ہے بعض ایسے ہیں جن سے بیمار کیا جاسکتا ہے بعض ایسے ہیں کہ جن سے خاوند کو بیوی کے پاس جانے سے روکا جاسکتا ہے بعض ایسے ہیں کہ جن سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈالی جاسکتی ہے اور بعض ایسے ہیں

۱۔ لسان العرب ج ۷ (۴) صفحہ (۳۴۸) بیروت۔

۲۔ المصباح المسمی (۲۶۷) مکتبہ علیہ بیروت۔

۳۔ المصباح المسمی (۲۶۸) بیروت۔

کہ میاں بیوی میں نفرت ڈالنے کا باعث بنتے ہیں یا دو اشخاص میں محبت پیدا کر دیتے ہیں۔^۱
محاصرین میں سے جناب وحید عبدالسلام بانی جادو کی تعریف لکھتے ہیں: ”جادو دراصل جادوگر اور جن کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے جس کی رو سے جادوگر چند حرام اور شرکیہ اعمال کرتا ہے اور ان اعمال کے بدلے میں وہ جن اس جادوگر کی اطاعت کرتا ہے اور اس کے مطالبے پورے کرتا ہے۔“^۲

جادو کے وجود پر قرآن وحدیث سے دلائل
اولاً: قرآن کریم سے دلائل

۱۔ ”وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَائِكِينَ بِمَا لَهُنَّ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمُنَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ“

ترجمہ ”اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت سلیمان کی حکومت میں پڑتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بائبل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر۔ پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے۔ جبکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ اس کا دوبارہ آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یقیناً یہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے

ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ جان جاتے۔ اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بہترین ثواب ملتا۔ کاش کہ یہ لوگ جان جاتے۔“ (سورہ بقرہ: آیت: 102)

۲۔ ”قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرُ هَذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّحْرُونَ“

ترجمہ ”موسیٰ نے فرمایا کہ کیا تم اس صحیح دلیل کی نسبت جب کہ وہ تمہارے پاس پہنچی۔ ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔“

۳۔ ”فَلَمَّا أَتَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سُبُّطُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ“

ترجمہ ”سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے اللہ ایسے فساد یوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دلیل صحیح کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے جو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔“

۴۔ ”فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ وَآلِي مَا فِي يَدَيْكَ تَلْغَفُ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سَاجِرٌ وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ أَتَى“

ترجمہ ”پس موسیٰ اپنے دل ہی دل میں ڈرنے لگے۔ ہم نے فرمایا: کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نکل جائے۔ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔“

۵۔ ”وَإِذْ حِينَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنَّ آلِي عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْغَفُ مَا يَأْكُفُونَ فَوْقَهُ“

الْحَقُّ وَيَبْطُلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَعَلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَغِيرِينَ وَالْقِي
السَّحَرَةُ سَجِدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ

ترجمہ ”اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجیے۔ سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بے بنائے کھیل کو ٹکنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو ساحر تھے جہدہ میں گر گئے۔ کہنے لگے: ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔“

۶۔ ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ“

ترجمہ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے (بھی) اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔“

امام قرطبی فرماتے ہیں: ”وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ“ سے مراد جادوگر نیاں ہیں جو دھاگوں پر لگائی گئی گرہوں پر منتر پڑھ پڑھ کر پھونکیں مارتی ہیں۔“

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: ”سورہ فلق کی یہ آیت: ”وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ“ کے بارے میں حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ، حضرت حسن، حضرت قتادہ اور حضرت سحاک فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جادوگر نیاں ہیں۔“

ثانیاً: سنت سے دلائل

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي نَدِيقٍ يُقَالُ لَهُ لَيْبِدُنُ الْأَعْصَمُ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ

۱۔ سورہ الاعراف: آیت (117-122)

۲۔ سورہ الفلق: آیت: 1-5

۳۔ تفسیر قرطبی ج 20 (صفحہ 257)

۴۔ تفسیر ابن کثیر ج 4 (صفحہ 573)

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لِكُنْهَ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: ”يَا عَائِشَةُ أَشَعُرْتِ أَنَّ اللَّهَ افْتَنَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَيْبِدُنُ الْأَعْصَمُ قَالَ فَبِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مِشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ: قَالَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ: فِي بَنِي ذُرَّوَانَ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَبَجَّاءَ فَقَالَ: ”يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَ هَذِهِ النَّعَاةِ الْجِنَاءِ، وَكَأَنَّ رُؤُوسَ نَخْلِهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ“ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا اسْتَخَرْتُهِ؟ قَالَ: قَدْ عَاقَبَانِي اللَّهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُشِيرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا، فَأَمَرَ بِهَا قَدْ قُتَّتْ“

ترجمہ ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں: بنو زریق کے ایک شخص جس کا نام لبید بن اعصم تھا نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا۔ آپ ﷺ کو یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ نے کوئی کام کیا ہے لیکن حقیقت میں آپ ﷺ نے نہیں کیا تھا۔ پھر ایک دن یا شاید رات تھی آپ ﷺ میرے پاس تھے آپ ﷺ بہت دیر تک دعا کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ اللہ نے مجھے اس بات کا جواب دیا ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا: ”کس چیز میں؟ دوسرے نے کہا: کنگھی میں کنگھی میں پھنس کر ٹوٹنے والے بالوں میں اور زرخجور کے پھلے میں جادو کیا ہے۔ پہلے نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا: ذروان کے کنوئیں میں ہے۔ آپ ﷺ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ رضی اللہ عنہا اس کا پانی ایسے تھا جیسے اس میں مہندی گھولی ہوئی ہو اور وہاں کھجور کے درختوں کی چوٹیاں ایسی تھیں جیسے شیطانوں کے سر ہوتے ہیں۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اسے نکلویا کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اللہ نے شفا دے دی تھی لہذا مجھے اچھا نہیں لگا کہ لوگوں میں یہ ناپسندیدہ بات پھیلاؤں۔“ اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم پر اس کنویں کو بھر دیا گیا۔“

اس حدیث کی مختلف روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر جو جادو کیا گیا۔ اس کا تعلق ”رہب“ سے تھا یعنی ایسا جادو جس میں شوہر کو بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ﷺ اپنی ازدواجی مطہرات سے ازدواجی تعلق قائم کر سکتے ہیں لیکن جب آپ ﷺ ان میں سے کسی کے قریب جاتے تو یہ تعلق قائم نہ کر پاتے۔ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس جادو نے آپ ﷺ کی عقل مبارک پر یا آپ ﷺ کے دیگر تصرفات اور سلوک پر کوئی اثر نہیں کیا بلکہ جادو کا اثر صرف اور صرف آپ ﷺ کے ازدواجی تعلق تک محدود تھا جسے ”سحر رہب“ یا ”باندھنے کا جادو“ کہا جاتا ہے۔

اس جادو کا اثر چند روز تک رہا اس کے بعد آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بہت گزر گوا کر دعا کی کہ یہ کیفیت ختم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا اور دو فرشتے بھیج کر آپ ﷺ کو یہودیوں کی اس سازش سے آگاہ فرمایا۔

اس حدیث کی مختلف روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے حضور اکرم ﷺ کو اس جادو سے قتل کرنے کی کوشش کی اور اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنے سب سے بڑے جادوگر لیبید بن اعصم کی خدمات حاصل کیں۔

یہاں یہ بات واضح کرنا چلوں کہ حضور اکرم ﷺ پر جادو کا اثر ہو جانے سے آپ ﷺ کے مقام نبوت میں تعویذ باللہ کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ جادو ایک مرض ہے اور متقاضائے بشریت کسی بھی نبی پر اس کا اثر ہو سکتا ہے اور ہمارا جازم اعتقاد ہے کہ جادو کا اثر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر (102) میں پڑھا:

”وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ“

لے صحیح بخاری شریف (بخاری: 7: 10) صفحہ (22) تفسیر صحیح مسلم شریف، کتاب السلام باب السحر۔

ترجمہ ”اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔“

لہذا آپ ﷺ پر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جادو کا اثر ہوا اور جب آپ ﷺ نے اپنے اوپر غیر معمولی اثرات محسوس کیے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور گزر گوا کر شفا طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف شفا عطا فرمائی بلکہ مرض کا اصل سبب بھی بتا دیا اور یہودیوں کی سازش منکشف فرمادی۔

قرآن مجید میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ پر بھی جادو کا اثر ہوتا ہے اور انہیں گمان ہونے لگا ہے کہ فرعون کے جادو گروں نے جو اشیاء بچھینکیں ہیں وہ واقعی سانپ بن گئی ہیں اور آپ ان جادو کے سانپوں سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر یہ بات منکشف فرماتے ہیں کہ یہ جادو ہے اور یہ جادو گر لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ وَالْقِيَمَافِي يَوْمَيْنِكَ تَلْقَفُ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سَلِيمٌ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ فَالْقِيَمَافِي السَّحَرَةُ سُبْحًا قَالُوا أَمَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ“

ترجمہ ”ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نکل جائے۔ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادو گروں کے کرتب ہیں اور جادو گر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔ اب تو تمام جادو گر جہدے میں گر پڑے اور پکاراٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ علیہم السلام کے پروردگار پر ایمان لائے۔“

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کی حفاظت خود فرماتے ہیں اور انہیں ان کے دشمنوں پر فتح عطا فرماتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر معجزات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ آزمائش جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو آتی ہیں وہ ان کی قوت ایمانی میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔

۲۔ ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكَ بِاللَّهِ

وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ
الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔“

ترجمہ ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ”یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کسی ایسے شخص کو قتل کر دینا جس کا قتل کرنا حرام ہو یاں مگر حق کے ساتھ سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگ اٹھنا اور بھولی بھالی مومن اور پاکیزہ عورتوں پر بہتان لگانا۔“ اس حدیث مبارک میں حضور اکرم ﷺ ہمیں جادو سے بچنے کا حکم دے رہے ہیں اور واضح فرما رہے ہیں کہ جادو گناہ کبیرہ ہے۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور ایک باقاعدہ علم ہے کوئی خرافات نہیں۔

۳۔ ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النَّجْوِمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔“

ترجمہ ”جس شخص نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ وہ جتنا علم نجوم حاصل کرے گا، اتنا ہی جادو کا علم حاصل کرے گا۔“

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ علم نجوم بھی جادو دیکھنے کا ایک ذریعہ ہے بلکہ علم نجوم ایسا راستہ ہے جس پر چل کر انسان جادو تک جا پہنچتا ہے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جادو ایک علم ہے جسے سیکھا جاتا ہے۔ اس بات پر تو قرآن مجید کی یہ آیت بھی شاہد ہے:

”فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ۔“

”وہ لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس سے خاوند بیوی میں جدائی ڈال دیتے۔“

صحیح بخاری شریف، فتح الباری ج 5 (صفحہ 393) نیز صحیح مسلم شریف، شرح نووی ج 2 (صفحہ 83)

سنن ابوداؤد شریف اور سنن ابی داؤد شریف۔ اس حدیث کو علامہ محمد ناصر الدین البانی نے حسن قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح ابن ماجہ ج 2 (صفحہ 305) حدیث نمبر (3002)

سورہ بقرہ: آیت (102)

۴۔ ”عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تَطَيَّرَ لَهُ أَوْ تَكْهَنَ أَوْ تَكْهَنَ لَهُ أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔“

ترجمہ ”حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بدشگونی کرے یا اس کے لیے بدشگونی کی جائے، یا علم نجوم حاصل کرے یا اس کے لیے علم نجوم کے ذریعے عملیات کیے جائیں، یا جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے۔ اور جو شخص کسی کا ہن کے پاس جاتا ہے اور جو کچھ وہ بتاتا ہے اسے سچ سمجھتا ہے تو اس نے اس کلام سے کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔“

اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے روکا ہے۔ آپ ﷺ کا جادو سے روکنا اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کا وجود ہے اور اس کی اپنی حقیقت ہے۔

۵۔ ”عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنٌ خَمْرٍ وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرِ وَلَا قَاطِعٌ رَجُومٍ۔“

ترجمہ ”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں شراب خور، جادو پر یقین کرنے والا اور قطع رحمی کرنے والا داخل نہیں ہوگا۔“

اس حدیث میں یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ جادو بذات خود انسان پر اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ اس نے امام ترمذی نے مجمع الزوائد (20/5) میں کہا ہے: اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں نیز امام منذری نے ”ترغیب“ (32/4) میں کہا ہے: اس کی سند جید ہے۔ علامہ البانی نے ”توضیح الحلال والحرام“ میں نمبر (289) کے تحت اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے: اس حدیث کا درجہ حسن لغیر ہے۔

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے ”توضیح الحلال والحرام“ میں نمبر (291) کے تحت اس حدیث کا ذکر کیا اور کہا ہے: اس حدیث کا ایک شاہد ابوسعید کی حدیث ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث حسن کے درجے تک جا پہنچتی ہے۔

میں اصل تاثیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ جو شخص جادو کے بذات خود اثر انداز ہونے پر یقین رکھتا ہے وہ جنت سے محروم رہے گا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمَا لَهُمْ بِضَآئِرٍ يَوْمَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَذَّنُ اللَّهُ“

ترجمہ ”اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔“

جادو اور جن کا باہمی تعلق

عام طور پر یوں ہوتا ہے کہ جادوگر اور جن کے درمیان معاہدہ تعاون طے پاتا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے جادوگر پہلے چند شریک اور کفریہ اعمال کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں مذکورہ جن اس جادوگر کی اطاعت کرتا ہے یا کسی اور جن کو اس جادوگر کی خدمت پر مامور کرتا ہے۔ یعنی جادوگر کے احکامات کو نافذ کرنے والے دراصل جنات ہی ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جنات اور جادوگروں میں دوستی کے بجائے نفرت اور بغض پایا جاتا ہے۔ ایک جادوگر کی زندگی بہت بے سکونی اور عذاب کی کیفیت میں گزرتی ہے۔ دائمی سردرد اور دائمی بے خوابی کی شکایت رہتی ہے۔ ان میں اکثر کی اولاد نہیں ہوتی اور اگر اولاد پیدا ہو بھی جائے تو معذور پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ان آزمائشوں سے بچائے۔ آمین۔

جادوگر جن کو کیسے حاضر کرتا ہے؟

علمائے کرام نے بہت سے طریقوں کا ذکر کیا ہے جن کی مدد سے جادوگر لوگ جنات کو طلب کرتے ہیں۔ ان طریقوں میں سے آٹھ طریقے بہت مشہور ہیں۔

۱۔ قسم کا طریقہ

ایک اندھیرے کمرے میں آگ جلا کر جادوگر اس آگ میں خوشبوئیں ڈالتا ہے۔ اگر مقصد کسی میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا ہو تو بدبودار چیز اس آگ میں ڈالتا ہے اور اگر معاملہ کسی دو کے درمیان محبت پیدا کرنا ہو تو خوشبودار چیز ڈالتا ہے اور اپنے منتر پڑھتا ہے۔ ان منٹروں میں وہ جن پر اس کے سردار کی قسم کھاتا ہے اور اسے بلاتا ہے۔ مزید برآں ان منٹروں میں جنات کے سرداروں سے مدد بھی

ل سورہ بقرہ: آیت (102)

طلب کی جاتی ہے جو شرک اکبر ہے۔

۲۔ ذبح کا طریقہ

جادوگر کوئی پرندہ کبوتر مثلاً جانور یا مرغی وغیرہ طلب کرتا ہے تاکہ اسے جن کی خواہش کے مطابق ذبح کیا جائے۔ جن کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے بلکہ اس کے سردار کا نام لیا جائے۔ ذبح کرنے کے بعد اس کا خون مریض کے جسم پر ملا جاتا ہے یا اسے کسی کنویں میں یا بیابان جگہ پر پھینک دیا جاتا ہے جو کہ جنات کے مسکن ہوتے ہیں۔ اس سے جن جادوگر سے راضی ہوتا ہے اور اس کی بات مانتا ہے۔ یہ طریقہ بھی پہلے کی طرح ہے کیونکہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے ذبح کرنا بھی شرک اکبر ہے۔

۳۔ سفلی طریقہ

جادوگروں کا یہ بہت مشہور طریقہ ہے۔ اس میں جادوگر اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو قرآن کریم کی بے حرمتی کرتا ہے۔ قرآن کریم کو اپنے پاؤں کے نیچے باندھ کر اس کا (نعوذ باللہ من ذلک) جو تباہی لیتا ہے اور گندگی میں چلتے ہوئے منتر پڑھتا ہے۔ اس سے جنات فوراً اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ یہ ایک قاعدہ ہے کہ جادوگر جتنا بڑا کفریہ عمل کرتا ہے شیطان اس سے اتنا ہی خوش ہوتا ہے اور اتنی ہی لگن سے اس کی اطاعت کرتا ہے۔

سفلی عمل کرنے والا جادوگر اور بھی بہت سے جرائم کا مرتکب ہوتا ہے جن میں زنا، ہم جنس پرستی، محرم سے جنسی تعلق دین، کو یا خدا تعالیٰ کو کالیاں دینا شامل ہیں۔

۴۔ نجاست کا طریقہ

اس طریقہ میں جادوگر (علیہ لعنت اللہ) قرآن پاک کی کوئی سورت حیض کے خون سے یا کسی اور نجاست سے لکھتا ہے۔ پھر اپنے منتر وغیرہ پڑھتا ہے جس سے جن حاضر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جادوگروں کی خباثتوں سے محفوظ رکھے ہمارے دلوں میں ایمان سلامت رکھے، ہمیں اسلام پر موت آئے اور ہمیں نیک لوگوں میں اٹھائے۔ آمین

۵۔ تنکیس کا طریقہ

تنکیس کا مطلب ہے الٹ دینا۔ اس طریقہ میں جادوگر قرآنی آیات کو الٹا کر کے لکھتا ہے یعنی آخر سے شروع کرتا ہے اور اول تک الٹے حروف لکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنا منتر پڑھتا ہے جس سے

جن حاضر ہو جاتا ہے۔

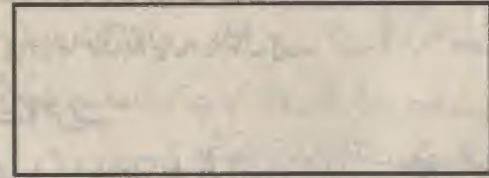
۶۔ تنجیم کا طریقہ

اس طریقہ میں جادوگر کسی مخصوص ستارے کے ٹکٹے کا انتظار کرتا ہے۔ مذکورہ ستارے کے طلوع ہونے پر جادوگر اس سے مخاطب ہوتا ہے اور منتر پڑھتا ہے جو کفر اور شرک پر مبنی ہوتا ہے۔ پھر چند عجیب و غریب حرکات کرتا ہے جس کی بدولت جن حاضر ہو جاتا ہے اور اس جادوگر کا جادو عمل میں لاتا ہے۔ اس طریقے سے جادو کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ ان کا یہ جادو اس وقت تک نہیں توڑا جاسکتا جب تک مذکورہ ستارہ دوبارہ نہیں نکلتا۔

اس طریقے میں بھی اعمال کفریہ موجود ہیں۔ نیز یہ اعتقاد کہ ستارے انسانوں کے احوال پر اثر انداز ہوتے ہیں شرک ہے۔ رہا جادوگروں کا دعویٰ کہ ان کا یہ جادو توڑا نہیں جاسکتا۔ جب تک وہ ستارہ دوبارہ نہیں نکلتا تو یہ دعویٰ بھی غلط ہے کیونکہ کلام الہی یعنی قرآن مجید سے کوئی بھی جادوئی الفور ختم کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ ہتھیلی کا طریقہ

اس طریقے کے مطابق جادوگر ایک بچے کو طلب کرتا ہے اور اس کی بائیں ہتھیلی پر اس طرح کا مریع بناتا ہے۔



اس مریع کے چاروں طرف وہ جادو کے منتر لکھتا ہے جو شرک پر مبنی ہوتے ہیں۔ پھر اس کی ہتھیلی پر اس مریع کے درمیان تیل اور ایک نیلا پھول رکھتا ہے یا تیل اور نیلی روشنائی ڈال دیتا ہے۔ پھر ایک مستطیل کاغذ لے کر اس پر کچھ اور شرکیہ منتر لکھتا ہے اور اس کاغذ کو چھتری کی طرح بچے کے چہرے پر لٹکا کر اسے ٹوپی پہنا دیتا ہے تاکہ کاغذ ٹھہر جائے۔ بچے کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس ہتھیلی کو دیکھتا رہے۔ پھر بچے پر ایک موٹی سی بڑی چادر ڈال دی جاتی ہے تاکہ وہ اندھیرے میں بیٹھے۔ اس کے بعد جادوگر اپنے کفریہ منتر پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی دوران بچے کو روشنی دکھائی دینے لگتی ہے اور اسے اپنی ہتھیلی پر چند شکلیں ہلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جادوگر بچے سے پوچھتا ہے کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے؟ بچہ کہتا ہے کہ کسی آدمی کی

شکل ہے۔ جادوگر اسے حکم دیتا ہے کہ تم اس آدمی سے کہو کہ جادوگر تمہیں یہ حکم دے رہا ہے۔ جادوگر کے حکم کے مطابق وہ شکل حرکت میں آ جاتی ہے۔

عام طور پر یہ طریقہ گمشدہ چیزوں کو ڈھونڈنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۸۔ آثار کا طریقہ

اس طریقے سے جادوگر مریض کی کوئی ایسی چیز طلب کرتا ہے جس میں اس کے پسینے کی بو ہو مثلاً اس کا رد مال، گچڑی بنیان یا قمیض وغیرہ۔ اس کپڑے کو وہ چار انگلیوں تک ناپ کر نشان لگا دیتا ہے۔ پھر سورہ نکاثہ یا کوئی اور چھوٹی سورت بلند آواز سے پڑھتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آواز میں اپنا شرکیہ و کفریہ منتر پڑھتا ہے۔ اس کے بعد وہ جن کو بلاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اگر مریض کو جنات کا سایہ ہے تو اس کپڑے کو چھوٹا کر دو اور اگر اسے نظر لگی ہوئی ہے تو کپڑے کو لمبا کر دو اور اگر کوئی اور مرض ہے؟ (Medical Case) ہے تو ایسے ہی رہنے دو۔ اس کے بعد جادوگر اس کپڑے کو دوبارہ ناپتا ہے۔ اگر کپڑا چار انگلیوں سے چھوٹا ہو چکا ہو تو کہتا ہے کہ مریض آسیب زدہ ہے اور اگر کپڑا بڑھ چکا ہو تو کہتا ہے کہ نظر لگی ہے اور اگر کپڑا ویسے ہی ہو تو کہتا ہے تم کسی ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔ اس طریقے میں جادوگر بھولے بھالے مریض کو یہ دھوکا دیتا ہے کہ وہ قرآن کریم سے علاج کر رہا ہے جبکہ وہ دراصل اپنے شرکیہ منتروں اور غیر اللہ سے مدد طلب کر کے علاج کر رہا ہوتا ہے اور یہ شرک اکبر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جنات میں جھوٹ بہت زیادہ بولا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک بالکل ٹھیک انسان کا کپڑا چھوٹا کر دیں اور جادوگر اس کا جن نکالنے میں اس کی نافرمانی کرتا رہے۔

یہ آٹھ طریقے ہیں جن کی مدد سے عام طور پر جادوگر لوگ جنات کو طلب کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی طریقے ہو سکتے ہیں لیکن ایک بات جو ان تمام طریقوں میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ سارے کے سارے طریقے کفر اور شرک پر مبنی ہیں جن کا مقصد صرف اور صرف شیطان مردود کو خوش کرنا اور معصوم انسانوں سے رقم بٹورنا ہے۔

یہاں ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک سادہ لوح شخص کیسے معلوم کرے کہ جس شخص کے پاس وہ علاج کرانے جا رہا ہے آیا وہ عالم دین ہے یا کوئی جادوگر؟ کیونکہ آٹھویں طریقے (آثار کا طریقہ) میں آپ نے دیکھا کہ جادوگر مریض کو اس دھوکے میں رکھتا ہے کہ وہ آیات قرآنیہ سے علاج کر رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ صرف دکھلاوے کا قرآن پڑھتا ہے اور پھر اپنے شرکیہ منتروں پر آ جاتا ہے۔ لہذا علمائے کرام نے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے چند نشانیاں بتائی ہیں جن کی بدولت

ہم پہچان سکتے ہیں کہ فلاں شخص عالم دین ہے اور فلاں شخص جادوگر اور دھوکے باز ہے۔

وہ نشانیاں جن کی بدولت ہم پہچان سکتے ہیں کہ فلاں شخص جادوگر ہے

ذیل میں وہ علامات مذکور ہیں جن میں سے کوئی ایک علامت بھی آپ کسی معالج میں پائیں تو وہ بلاشبک وشبہ جادوگر ہوگا۔ اس سے بچیں۔

۱۔ جو مریض سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھے۔

۲۔ مریض کی ذاتی استعمال کی کوئی چیز طلب کرے جیسے کپڑے ٹوپی رومال یا بنیان وغیرہ۔

۳۔ ذبح کرنے کے لیے کوئی جانور طلب کرے اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لے۔ بعض دفعہ اس جانور کا خون مریض کے در و دالی جگہ پر ملا جاتا ہے یا گوشت و خون کو کسی دیران جگہ پر پھینکا جاتا ہے۔

۴۔ منتر وغیرہ لکھتا۔

۵۔ ایسے منتر پڑھے جن کا کوئی مفہوم سمجھ میں نہ آئے۔

۶۔ مریض کو کوئی ایسا دم لکھ کر دے جس میں خانے بنے ہوں اور ان خانوں میں کچھ حروف یا ہندسے لکھے ہوں۔

۷۔ مریض کو حکم دے کہ وہ لوگوں سے ایک معینہ مدت تک ملنا جلنا بند کر دے اور یہ مدت کسی ایسے کمرہ میں گزارے جہاں سورج کی روشنی داخل نہ ہوتی ہو۔

۸۔ بعض دفعہ جادوگر مریض کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ چالیس دن تک پانی کو نہ چھوئے۔ اگر ایسی بات ہو تو آپ جان جائیں کہ وہ جن جو اس جادوگر کی مدد کر رہا ہے عیسائی ہے۔

۹۔ مریض کو کچھ چیزیں دے تاکہ وہ انہیں زمین میں دفن کر دے۔

۱۰۔ مریض کو چند کاغذ دے تاکہ وہ انہیں جلا دے اور اس سے اٹھنے والا دھواں سانس کے ذریعے اپنے جسم میں داخل کرے۔

۱۱۔ ایسا کلام پڑھائے جو ناقابل سمجھ ہو۔

۱۲۔ بعض دفعہ جادوگر مریض کو یہ بھی بتا دیتا ہے کہ اس کا اور اس کے شہر کا کیا نام ہے اس کا کیا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے وہ آیا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص معالج کے ہمیں میں کسی مریض کو یہ باتیں

بتائے تو جان لینا چاہیے کہ وہ شخص جادوگر ہے اس سے بچنا چاہیے۔

۱۳۔ مریض کے لیے چند علیحدہ علیحدہ حروف کسی کاغذ پر یا کسی سفید رنگ کی مٹی چینی (Ceramic) کی

پلیٹ پر لکھے اور اسے گھول کر پینے کو کہے۔

مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی علامت بھی اگر آپ دیکھیں تو یقین کر لیں کہ آپ کا معالج ایک جادوگر ہے۔ آپ فوراً واپس چلے جائیں ورنہ آپ کا کس مزید خراب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیز میں شفا نہیں رکھی۔ مزید برآں اگر آپ اسی سے علاج کرواتے ہیں تو آپ حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کی زد میں آتے ہیں:

”مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

ترجمہ ”جو شخص کسی کاہن (جادوگر) کے پاس گیا اور اس کی باتوں کو سچ مانا اس نے اس قرآن سے کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔“

اسلامی شریعت میں جادوگر کی سزا

علماء کرام کی اکثریت اس امر کی قائل ہے کہ جادوگر سزائے موت کا مستحق ہے اور اسے توبہ کا موقع بھی نہیں دیا جاتا۔ میں مختصر اچند علماء کے اقوال نقل کرتا ہوں۔

۱۔ امام اعظم حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا متفقہ فیصلہ۔

اگر کوئی مسلمان جادوگر کفریہ کلام کے ذریعے جادو کرتا ہے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جادو کو کفر کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمَا يَعْلَمَانِ مِنَ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ“

ترجمہ ”وہ دونوں فرشتے جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیتے تھے کہ دیکھو ہم تو صرف ایک آزمائش ہیں تم کفر نہ کرو۔“

۲۔ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ جو ایک حنبلی فقیہ ہیں فرماتے ہیں:

جادوگر کی سزا قتل ہے۔ یہ سزا حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت حفصہؓ

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ دیگر شواہد کی مدد سے حدیث حسن ہے۔

سورہ بقرہ آیت (102)

رضی اللہ عنہا حضرت جندب بن کعبؓ حضرت قیس بن سعدؓ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے۔

۳۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن لوگوں نے جادوگری کیغفری ہے انہوں نے اس آیت کو دلیل بنایا ہے۔

”وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمُتُّوبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔“

ترجمہ ”اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں اس کا جو بدلہ ملتا وہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ کاش انہیں خبر ہوتی۔“

اور اس کی سزا یہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے اڑا دی جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (محمد بن ادریس شافعی) اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ ”ہمیں سفیان بن عیینہ نے بتایا انہیں عمرو بن دینار نے بتایا تھا کہ انہوں نے بجلہ بن عبدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ تمام جادوگروں اور جادوگریوں کو قتل کر دو۔ کہتے ہیں کہ ہم نے اس خط کے بعد تین جادوگریوں کو قتل کیا۔“

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب تھوڑا سا مختلف ہے۔ آپ کی رائے ہے کہ اگر جادوگر اپنے جادو سے کسی کو قتل کر دیتا ہے تو اسے بطور قصاص قتل کیا جائے ورنہ نہیں۔

اسلامی شریعت میں عیسائی یا یہودی جادوگر کی سزا

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

عیسائی یا یہودی جادوگر کو بھی سزائے موت دی جائے گی کیونکہ احادیث نے مسلمان جادوگر اور غیر مسلم جادوگر میں کوئی تخصیص نہیں کی اور اس لیے بھی کہ جادو ایک ایسا جرم ہے کہ مسلمان کو بھی سزائے موت دی جاتی ہے۔ لہذا کافر کو بھی وہی سزا دی جائے گی۔

۱۔ سورہ البقرہ: آیت (103)

۲۔ تفسیر ابن کثیر سورہ بقرہ: آیت (103) نیز صحیح بخاری شریف، فتح الباری (257/6)

۳۔ فتح الباری (236/10)

۴۔ المغنی از ابن قدامہ (115/10)

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اہل کتاب (عیسائی یا یہودی) کے جادوگر کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ الا یہ کہ وہ اپنے جادو سے کسی کو قتل کر دے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے لبید بن اعصم کو قتل نہیں کیا تھا جو کہ ایک یہودی تھا اور اس نے آپ ﷺ پر جادو کیا تھا۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے آپ کی رائے بھی وہی ہے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

آپ کی رائے بھی وہی ہے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے۔

کیا جادو کو جادو سے ختم کرنا جائز ہے؟

جادو کو جادو سے ختم کرنے کو عربی میں ”نشرہ“ کہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ حدیث نبوی ہے۔

”النَّشْرَةُ مِنَ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔“

ترجمہ ”جادو کو جادو سے ختم کرنا شیطان کا عمل ہے۔“

کیا جادو سیکھنا جائز ہے؟

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ۔“

ترجمہ ”ہم تو ایک آزمائش ہیں تم کفر نہ کرو۔“ میں اشارہ ہے کہ جادو سیکھنا کفر ہے۔

۱۔ فتح الباری (236-10)

۲۔ فتح الباری (236-10)

۳۔ المغنی از ابن قدامہ (115/10)

۴۔ مسند امام احمد بن حنبل (294/3) سنن ابوداؤد کتاب الطب (9)۔ نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری

(233/10) میں اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۔ سورہ بقرہ: آیت (102)

۶۔ فتح الباری از حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (225/10)

۷۔ مرض کا جادو (علامات علاج)

۸۔ نزیف (Bleeding) کا جادو (کیفیت علاج)

۹۔ شادی سے روکنے کا جادو (علامات علاج)

۱۔ جدائی کا جادو

تعریف

اس قسم کا جادو میاں بیوی ماں بیٹا باپ بیٹا بھائی بھائی دوستوں اور شریکوں کے درمیان جدائی ڈالنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

علامات

۱۔ حالات اچانک پلٹا کھاتے ہیں اور محبت کی جگہ نفرت لے لیتی ہے۔

۲۔ دونوں کے درمیان کثرت شکوک۔

۳۔ آپس میں کسی کا عذر قبول نہ کرنا۔

۴۔ معمولی اسباب اختلاف کو بہت زیادہ اہمیت دینا۔

۵۔ بیوی کی نظر میں خاوند کو اور خاوند کی نظر میں بیوی کو بد صورت بنا کر پیش کرنا۔ خاوند کو اپنی بیوی بہت بد صورت دکھائی دیتی ہے خواہ وہ ایک خوب صورت خاتون ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقت میں یہ ہوتا ہے کہ وہ جن جسے جادو کے نفاذ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ ایک بد صورت عورت کا روپ دھار لیتا ہے اور یہ صرف اس وقت جب اس کا خاوند اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی اپنے خاوند کو ایک خوفناک صورت میں دیکھتی ہے اور اس کی نفرت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۶۔ جادو زدہ شخص کو اپنے ساتھی کا ہر عمل برا لگتا ہے۔

۷۔ جادو زدہ شخص کو کسی خاص جگہ پر اپنا ساتھی برا لگتا ہے۔ مثلاً گھر کے باہر بیوی کو اپنا خاوند اچھا لگتا ہے لیکن جو نبی خاوند گھر میں داخل ہوتا ہے بیوی کو شدید قسم کی الجھن اور فتنی کوفت ہونے لگتی ہے یا کاروباری شریک گھر آئے تو اچھا لگتا ہے لیکن دفتر میں یا بازار میں برا لگتا ہے۔

اس قسم کے جادو میں یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ فلاں شخص اور اس کی بیوی میں جدائی ہو جائے۔ جادوگر اس شخص سے ان میاں بیوی کے ذاتی استعمال کی کوئی چیز طلب کرتا ہے جیسے بال کپڑے یا ٹوپی وغیرہ۔ اگر ان میں سے کوئی چیز حاصل نہ کر سکے تو پانی پر جادو

جادو کرامت اور معجزے میں فرق

جادو ایک فاسق و فاجر انسان سے صادر ہوتا ہے جس کی مدد غیبی جنت کر رہے ہوتے ہیں اور اس میں شرکیہ و کفریہ منتر و کوڑھا جاتا ہے۔

کرامت اللہ کے ولی سے اتفاقاً صادر ہوتی ہے۔ اللہ کا ولی صرف اور صرف وہی ہو سکتا ہے جو پابند شریعت ہو۔ جو شخص ظاہری طور پر پابند شریعت نہیں اور کرامات کے ظہور کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ اس کی مافوق الفطرت حرکتیں کرامات نہیں بلکہ جادو ہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ کے قائل نہیں کیونکہ یہ دکھاوے میں آ جاتا ہے بلکہ وہ تنہائی میں عبادت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ ہمیں صرف ظاہری صورت حال دیکھنے کا حکم ہے باطن سے صرف اللہ کی ذات آگاہ ہے۔

معجزہ ایسی کرامت ہوتی ہے جس کے ساتھ کوئی چیلنج بھی کیا گیا ہو معجزات صرف اللہ کے نبیوں کے ہاتھوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔

نوٹ: بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص جادوگر نہیں ہوتا نہ جادو کی الف باء جانتا ہے اور پابند شریعت بھی نہیں ہوتا بلکہ بعض کبیرہ گناہوں کا مرتکب بھی ہوتا ہے لیکن اس کے ہاتھ پر بھی بعض خارق عادت چیزوں کا ظہور ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ شیطان ان کی مدد کرتا ہے تاکہ عوام الناس میں اس کے رہن سہن کا طریقہ رواج پا جائے اور لوگ احکام شریعت کی پابندی کے بجائے کرامات اور شخصیت پرستی میں لگے رہیں۔

جادو کے خلاف جنگ

جادو کی مندرجہ ذیل مختلف اقسام ہیں۔

۱۔ جدائی کا جادو	(تعریف علامات علاج)
۲۔ محبت کا جادو	(علامات کیفیت محبت کے جادو کا الٹا اثر علاج)
۳۔ تخیل کا جادو	(علامات علاج)
۴۔ جنون کا جادو	(علامات علاج)
۵۔ غم و غم کا جادو	(علامات علاج)
۶۔ خیالات کا جادو	(علامات علاج)

کر کے اس شخص کے راستے میں بھینک دیا جاتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر وہ شخص اس پانی پر سے گزر جائے تو اس پر جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔ یا یوں بھی ہو سکتا ہے کہ جادو کیا ہوا پانی یا کوئی اور چیز اس کے کھانے یا پینے میں ملا دی جائے۔

علاج

علاج کے تین مراحل ہوں گے۔

پہلا مرحلہ: مرحلہ قبل از علاج

اس مرحلے میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا لازمی ہے۔

۱۔ علاج کے لیے مناسب ماحول فراہم کرنا یعنی گھر سے تمام تصویریں نکال دی جائیں تاکہ فرشتوں کا گھر میں داخلہ ممکن ہو سکے۔

۲۔ مریض کے پاس جو تعویذ وغیرہ ہیں انہیں لے لیا جائے اور جلا دیا جائے۔

۳۔ علاج کی جگہ پر کسی قسم کے گانے بجانے (Music) کی آواز نہیں آنا چاہیے۔

۴۔ علاج کی جگہ پر کسی قسم کی شرعی خلاف ورزی نہیں ہونا چاہیے۔ جیسے کوئی شخص سونے کی کوئی چیز پہن کر بیٹھا ہو یا بے پردہ خاتون کا موجود ہونا یا کوئی صاحب سگریٹ نوشی کر رہے ہوں۔

۵۔ مریض اور اس کے اہل خانہ کو تو حید باری تعالیٰ پر ایک مختصر سادہ دس دین تاکہ ان کے دلوں میں اللہ کی عظمت اجاگر ہو اور غیر اللہ سے تعلق کم ہو۔

۶۔ مریض کی حالت کا تعین: مریض سے چند سوالات کیے جائیں گے تاکہ مرض کی علامات کے بارے میں معالج کو یقین ہو سکے کہ تمام علامات یا اکثر علامات مذکورہ موجود ہیں۔ مثال کے طور پر

(ا) کیا تم اپنی بیوی کو کبھی بد شکل دیکھتے ہو؟

(ب) کیا تم دونوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا ہوتا ہے؟

(ج) کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ تم گھر سے باہر ٹھیک ٹھاک رہتے ہو اور جب گھر آتے ہو تو تنگی محسوس کرتے ہو؟

(د) کیا تم میں سے کسی کو ڈراؤنے خواب آتے ہیں یا نیند میں بے چینی کی کیفیت محسوس کرتا/کرتی ہے؟

(ه) کیا ازدواجی تعلق قائم کرتے وقت تم میں سے کوئی آواز یا بیزارگی کا اظہار کرتا/کرتی ہے؟

آپ یہ تمام سوالات پوچھیں گے۔ اگر آپ ان میں سے دو یا دو سے زیادہ علامات پائیں تو علاج کا آغاز کریں۔

۷۔ علاج سے پہلے آپ وضو کریں اور تمام حاضرین کو بھی وضو کا حکم دیں۔

۸۔ اگر مریض کوئی خاتون ہے تو اسے باپردہ آنا چاہیے اور اپنی چادر اچھی طرح لپیٹی چاہیے تاکہ علاج کے دوران بے پردگی کا خدشہ نہ رہے کیونکہ علاج کے دوران مریض بے قابو ہو سکتا ہے اور بے ہوش بھی۔

۹۔ خاتون مریض کے لیے جائز نہیں کہ وہ خوشبو لگا کر آئے یا مصنوعی ناخن لگا کر آئے۔ اس سے حالت مزید بگڑ سکتی ہے۔

۱۰۔ کسی خاتون کا محرم کی موجودگی کے بغیر علاج نہ کریں۔

۱۱۔ کسی خاتون کے علاج میں کوئی غیر محرم موجود نہ ہو۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اور صرف اسی کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے علاج کا آغاز کریں۔

دوسرا مرحلہ: مرحلہ علاج

مریض کے سر پر ہاتھ رکھیں اور اس کے دائیں کان میں مندرجہ ذیل رقیہ (دم) باوازل بند اور احسن طریقے سے تلاوت کرتے ہوئے پڑھیں:

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزٍ وَنَفْخٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو

بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔" ان

لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ مگرا ہوں کی۔“

۲۔ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغِیْبِ وَ یَقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ وَ مِمَّا رَزَقْنَهُمْ یَنْفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ عَلٰی هٰذِیْ مِنْ رَبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ“

”شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ الم: اس کتاب (کے) اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں پر ہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔“

۳۔ ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَ اتَّبِعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّیْطٰنُ عَلٰی مُلْكٍ سُلَیْمٍ وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٌ وَلٰكِنَّ الشَّیْطٰنَ كَفَرُوْا یَعْلَمُوْنَ النَّاسَ السَّحَرَ وَ مَا اُنْزِلَ عَلٰی الْمَلٰٓئِكِیْنَ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَ مَا یَعْلَمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فِیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَ مَا هُمْ بِضَآئِرٍ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهُ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَ لَبِئْسَ مَا شَرُّوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ“

”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین

حضرت سلیمانؑ کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمانؑ نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر۔ پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاندان و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ وہ لوگ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں۔ کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔“

مریض کے کان میں اس رقیہ (دم) کی تلاوت کے بعد یا دوران تلاوت مریض تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں مبتلا ہوگا۔

پہلی حالت

پہلی حالت یہ ہے کہ مریض بے ہوش ہو جائے اور وہ جن جو اس مریض پر جادوگر نے تعینات کیا ہے آپ سے ہم کلام ہو۔ ایسی صورت میں آپ اس جن کے ساتھ ویسے ہی نہیں گئے جیسے میں آسیب زدگی کے باب میں بیان کرتا ہوں۔

لیکن اس جن سے آپ نے مندرجہ ذیل ضروری سوالات پوچھنے ہیں۔

۱۔ تمہارا نام کیا ہے؟ تمہارا دین کون سا ہے؟ اگر وہ غیر مسلم ہو تو آپ اسے اسلام کی دعوت دیں گے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو آپ اسے سمجھائیں گے کہ ایک جادوگر کی مدد کرنا اسلام میں جائز نہیں اور کسی شخص پر زیادتی کرنا ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ نے ظلم کو حرام قرار دیا ہے۔

۲۔ آپ اس سے جادو کی جگہ کا پوچھیں گے جہاں جادو چھپایا گیا ہے لیکن آپ اس کی بات کا فوراً یقین نہ کریں بلکہ کسی کو سمجھیں تاکہ اس جگہ کو دیکھے اور اس جادو والی چیز کو نکال لائے کیونکہ جنات بہت زیادہ جھوٹ بولتے ہیں۔

۳۔ آپ اس جن سے دریافت کریں کہ آیا وہ اکیلا ہے جادو کے اس عمل میں یا اس کے ساتھ کوئی اور جن بھی ہے۔ اگر کوئی اور بھی ہے تو آپ اسے حکم دیں کہ اسے بھی حاضر کرے۔

۴۔ بعض دفعہ جن آپ سے یوں کہے گا کہ فلاں شخص جادوگر کے پاس گیا تھا اور اس سے یہ جادو کروایا

ہے۔ اس صورت میں آپ جن کی بات کا بالکل یقین مت کریں کیونکہ انسانوں میں دشمنی پھیلاتا جنات کے مقاصد میں شامل ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جن کی بات اس لیے قابل قبول نہ ہوگی کیونکہ جادوگر سے تعاون کی بنا پر وہ فاسق و فاجر ہو جاتا ہے اور ایک فاسق و فاجر کی بات پر یقین کرنا منع ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصِيبُكُمْ عَلَى مَا فَعَلْتُمْ قَادِرِينَ“

ترجمہ ”مومنو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔“
اگر جن جادو کی جگہ بتاتا ہے اور آپ وہاں سے جادو والی چیز برآمد کر لیتے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پانی پر پڑھیں۔

”وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فُتَوَقَّ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صُغِيرِينَ وَالْقَىٰ السَّحَرَةُ سُدُورَهُمْ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ“

ترجمہ ”اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجیے۔ سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو ٹکنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ کہنے لگے: ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔“

”فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحَرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ يَكْلِمُهُ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ“

۱۔ سورہ الحجرات: آیت (6)

۲۔ سورہ الاحزاب: آیت (117-122)

ترجمہ ”مہذب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے۔ اللہ ایسے فساد یوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دلیل صحیح کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے جو مجرم کی سہی تا گوار سمجھیں۔“

”إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سِحْرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى“

ترجمہ ”انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادو گروں کے کرتب ہیں اور جادو گر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔“

ان آیات کو آپ پانی پر پڑھیں گے اور اس کا طریقہ یوں ہے کہ کسی صاف برتن میں پانی بھر لیں اور آیات پڑھتے وقت آپ کا منہ پانی سے اتنا قریب ہو کہ قرآن مجید کی آواز پانی میں داخل ہو رہی ہو۔ پھر آپ جادو والی وہ چیز جو برآمد کی گئی ہے خواہ وہ کوئی اوراق ہیں یا تعویذ ہے یا خوشبو ہے کچھ بھی ہو اسے اس پانی میں حل کر دیں اور اس پانی کو کہیں دور لیکن صاف جگہ پر پھینک دیں۔ یہ خیال رہے کہ اس پانی کو راستے میں مت پھینکیں۔

اگر جن کہتا ہے کہ مریض نے جادو والی چیز پی لی ہے تو آپ مریض سے پوچھیں گے کہ آیا وہ اپنے معدے میں تکلیف محسوس کرتا ہے یا نہیں اگر محسوس کرتا ہے تو جن سچا ہے در نہ جھوٹا۔ اگر جن سچ بول رہا ہے تو آپ اسے مریض کے جسم سے باہر نکلنے کا حکم دیں اور اس سے یہ عہد لیں کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔ پھر آپ پانی پر مذکورہ بالا آیات تلاوت کریں گے اور سورہ بقرہ کی آیت نمبر 102 کا اضافہ کریں گے۔ ہر آیت سات مرتبہ پڑھی جائے گی۔

سورہ بقرہ کی آیت نمبر 102 ملاحظہ ہو۔

”وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمٍ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٌ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السَّحَرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَائِكِينَ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمُونَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ

۱۔ سورہ یونس: آیت (81-82)

۲۔ سورہ طہ: آیت (67-69)

بِضَارَيْنِ يَوْمٍ مِنْ أَحَدِ الْيَادَيْنِ اللَّهُ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ
أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

ترجمہ ”اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین حضرت سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بائبل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر۔ پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے۔ اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں۔ کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔“

اس پانی کو مریض سات دن تک صبح و شام پئے گا اور اللہ کے حکم سے شفا پائے گا۔ اگر جن کہتا ہے کہ مریض کے راتے میں جادو کیا گیا تھا اور وہ جادو کے اوپر سے گزرا ہے یا مریض کی کسی ذاتی استعمال کی چیز پر جادو کیا گیا ہے۔ جیسے بال یا کپڑے وغیرہ تو اس حالت میں آپ مذکورہ آیات پانی پر پڑھیں گے اور مریض کو حکم دیں گے کہ وہ اس میں سے پئے اور نہ بائے لیکن نہانا غسل خانے سے باہر ہوگا۔ مزید یہ کہ جس پانی سے نہایا گیا ہو اسے کسی باغ میں یا صاف ستھری جگہ پر بھیجیں، کسی نالی یا گٹر میں یہ پانی نہ جائے۔ یہ عمل بھی سات دن کے لیے ہوگا۔ ایک ہفتہ کے بعد مریض آپ کے پاس دوبارہ آئے گا۔ آپ اس پر مکمل رقیہ شریعہ سے دوبارہ دم کریں گے۔ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک بیٹھا رہتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں کہ جادو ختم ہو چکا اور اگر مریض پھر سے بے ہوش ہو جاتا ہے یا بے قابو ہونے لگتا تو اس کا مطلب ہے کہ جن نے دھوکہ دیا ہے اور باہر نہیں نکلا۔ آپ اس سے نہ نکلنے کا سبب پوچھیں اور نرمی سے بات کریں اگر مان جائے تو ٹھیک ورنہ پٹائی اور تلاوت کریں۔ اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی بے قابو ہوتا ہے بلکہ اسے چکر آنے لگتے ہیں یا جسم پر ریشہ طاری ہونے لگتا ہے تو اس کا علاج یہ ہوگا کہ آپ

اسے ایک آڈیو کیسٹ دیں جس پر آیہ الکرسی کئی دفعہ ریکارڈ کی گئی ہو۔ اگر ایک گھنٹے کا کیسٹ ہے تو دن میں تین دفعہ سنے اور اگر 90 منٹ کا ہے تو دن میں دو دفعہ۔ یہ عمل ایک مہینے کے لیے کرنا ہے۔ ایک ماہ کے بعد آپ اسے دوبارہ رقیہ شریعہ پڑھ کر چیک کریں۔ اگر ٹھیک ہو گیا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں اور اگر مرض کچھ باقی ہے تو اسے ایک اور کیسٹ دیں جس پر سورہ الصافات، سورہ یونس، سورہ دخان اور سورہ جن ریکارڈ ہوں۔ اس کیسٹ کو مریض تین ہفتے تک روزانہ تین مرتبہ سنے گا اور اللہ کے حکم سے شفا پائے گا۔

دوسری حالت

دوسری حالت یہ ہے کہ رقیہ شریعہ کے دوران مریض بے ہوش تو نہ ہو لیکن اسے چکر آنے لگیں یا جسم میں ریشہ طاری ہونے لگے یا شاید سر درد ہونے لگے۔ اس حالت میں آپ رقیہ شریعہ کو تین دفعہ پڑھیں گے۔ اگر مریض بے ہوش ہو جاتا ہے یا بے قابو ہو جاتا ہے تو پھر پہلی حالت کی طرح علاج ہوگا لیکن اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا بلکہ سر درد یا ریشہ قدرے کم ہو جاتا ہے تو آپ یہی رقیہ سات دن تک روزانہ مریض پر پڑھیں انشاء اللہ مریض شفا یاب ہو جائے گا۔ اگر مرض باقی رہتا ہے تو آپ اسے سورہ الصافات مکمل ایک دفعہ اور آیہ الکرسی کئی دفعہ ایک آڈیو کیسٹ پر ریکارڈ کر کے دیں تاکہ مریض اسے 3 دفعہ دن میں سنے۔ مزید یہ کہ صبح کی نماز کے بعد 100 دفعہ یہ کلمہ پڑھے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔“

ترجمہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ہے ساری بادشاہی اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“
مذکورہ دونوں کام ایک ماہ کے لیے کرنا ہوں گے۔ سر درد یا ریشہ ممکن ہے کہ پہلے دس دنوں میں بڑھ جائے لیکن بعد میں آہستہ آہستہ کم ہوتا جائے گا۔

تیسری حالت

اس حالت میں یوں ہوتا ہے کہ مریض پر رقیہ شریعہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس حالت میں آپ مریض سے علامات کے بارے میں پوچھیں گے۔ اگر مذکورہ علامات نہ ہوں تو آپ جان جائیں کہ مریض پر جادو نہیں ہے لیکن اگر بقول مریض علامات بھی موجود ہوں اور رقیہ شریعہ پڑھنے سے مریض پر کوئی اثر بھی نہ ہو

رہا ہو اور یہ بہت نادر حالت ہے تو آپ مریض کو مندرجہ ذیل علاج دیں گے: 1- سورہ لیس، سورہ الدخان اور سورہ جن تین دفعہ روزانہ سنئے۔ 2- کثرت سے استغفار کرئے 100 دفعہ کم از کم روزانہ۔ 3- ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ کثرت سے پڑھئے 100 دفعہ کم از کم روزانہ۔ یہ ایک ماہ تک کرتا ہے۔ ایک ماہ کے بعد آپ اس پر دوبارہ رقیہ شریعہ پڑھ کر اسے چیک کریں۔

تیسرا مرحلہ: مرحلہ بعد از علاج

اگر اللہ تبارک و تعالیٰ محض اپنی رحمت سے مریض کو آپ کے ہاتھ پر شفا عطا فرمادیتا ہے تو آپ اللہ کا شکر ادا کریں اور نہایت تواضع و انکساری سے اس کی حمد بجالاتے ہوئے اس کے حضور سر بسجود ہو جائیں اور یہ خیال رہے کہ کہیں یہ شفا جو دراصل اللہ کی طرف سے تھی آپ کے لیے غرور و تکبر کا باعث نہ بنے کیونکہ جتنا آپ شکر ادا کریں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ آپ کو انعام و اکرام سے نوازے گا اور مخلوق خدا آپ کے ہاتھ سے شفا پائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيدٌ“

ترجمہ ”اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو میں یقیناً تمہیں زیادہ عطا کروں گا لیکن اگر تم ناشکری کرو گے تو جان لو کہ میرا عذاب بہت سخت ہے۔“

مرحلہ بعد از علاج بھی بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس مرحلے میں مریض کو یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ کہیں اس پر دوبارہ جادو نہ کر دیا جائے۔ عام طور پر یوں ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کسی جادوگر کی مدد سے کسی شخص پر جادو کر دیا ہوتا ہے جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ مریض کسی معالج کے پاس آ جا رہا ہے اور ٹھیک بھی ہو رہا ہے تو وہ دوبارہ اس جادوگر کے پاس جاتے ہیں تاکہ وہ اس شخص پر نیا جادو کرے۔ اس لیے مریض کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ اس علاج کو صیغہ راز میں رکھے۔ مزید یہ کہ آپ مریض کو مندرجہ ذیل معمولات کی پابندی کرنے کی تاکید بھی کریں گے۔ ان معمولات کو ہم ”تھمینیات“ بھی کہہ سکتے ہیں یعنی آئندہ کے لیے جنات اور جادو کے حلوں سے بچنے کی تدابیر۔

یہ تھمینیات مندرجہ ذیل ہیں:

1- نماز باجماعت کی نہایت اہتمام سے حفاظت۔

2- سورہ ابراہیم: آیت (7)

- 2- گانوں اور موسیقی سننے سے گریز۔
- 3- سونے سے پہلے وضو کرے اور آیہ الکرسی پڑھے۔
- 3- ہر کام سے پہلے چاہے کوئی بھی کام ہو بسم اللہ پڑھے۔
- 5- فجر کی نماز کے بعد یہ کلمہ 100 دفعہ پڑھے۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

ترجمہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ہے ساری بادشاہی اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

- 2- روزانہ قرآن مجید کا کچھ حصہ تلاوت کرے اگر پڑھنا نہیں جانتا تو سنئے۔
- 4- نیک لوگوں کے ساتھ اپنا وقت گزارے۔
- 8- صبح و شام کے اذکار پابندی سے پڑھے۔ جیسے ہر نماز کے بعد 33 دفعہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ 33 دفعہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ اور 34 دفعہ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ ہے۔

1- محبت کا جادو

علامات

- 1- بہت زیادہ محبت کرنا۔
- 2- ازدواجی تعلق قائم کرنے میں زیادہ رغبت۔
- 3- بیوی کا خاندان سے یا خاندان کا بیوی سے ایک پل کے لیے بھی جدائی برداشت نہ کرنا۔
- 3- ہر وقت بیوی کو دیکھنے کا شوق۔
- 5- بیوی کی اندھی اطاعت۔

محبت کا جادو کیوں کیا جاتا ہے؟

میاں بیوی کے درمیان اختلافات یا کبھی کبھی لڑائی جھگڑا ایک فطری بات ہے اور جلد ہی یہ اختلافات ختم ہو جاتے ہیں اور دونوں کی زندگی پھر معمول کے مطابق گزرنے لگتی ہے لیکن بعض ضعیف الاعتقاد خواتین ایسی ہوتی ہیں جو فوراً کسی جادوگر کی مدد حاصل کرتی ہیں تاکہ ان کے خاندانوں کو براہ

راست“ پر لایا جاسکے۔ وہ جادوگر سے ایسا جادو طلب کرتی ہیں کہ جس سے ان کے خاوندان سے محبت کرنے لگیں چنانچہ جادوگر ان سے ان کے خاوند کی کوئی ذاتی استعمال کی چیز طلب کرتا ہے جیسے قمیض، رومال، بنیان یا ٹوپی وغیرہ۔ بشرطیکہ ان میں خاوند کے سپینے کی بو ہو یعنی کپڑا نہ نیا ہو اور نہ دھلا ہوا۔ وہ جادوگر اس کپڑے سے چند دھاگے لیتا ہے اور اس پر اپنا جادو پڑھ کر پھونکتا ہے مگر ہیں لگاتا ہے اور خاتون کو حکم دیتا ہے کہ ان دھاگوں کو کسی دیران جگہ پر دفن کر دے یا یوں بھی ہوتا ہے کہ کسی کھانے یا پینے کی چیز پر جادو کیا جائے یا اس سے بھی سخت جادو کسی نجاست والی چیز پر کیا جاتا ہے یا حیض کے خون پر کیا جاتا ہے اور پھر بیوی کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے خاوند کے کھانے یا پینے کی کسی چیز میں ملا کر اسے کھلا دے یا اس کے پندیدہ عطر میں اسے ملا دے۔

محبت کے جادو کا الٹا اثر

- ۱۔ اس قسم کے جادو سے خاوند بیمار بھی ہو سکتا ہے۔
- ۲۔ بعض دفعہ جادو کا بالکل الٹا اثر ہوتا ہے اور خاوند اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر جادوگر خود جادو کے اصول و قواعد سے نا بلند ہوتے ہیں۔
- ۳۔ بعض دفعہ بیوی اپنے خاوند کے لیے دوا جادو کرتی ہے جس سے اس کا خاوند صرف اس سے محبت کرے اور اس کے علاوہ تمام خواتین سے نفرت کرے۔ اس جادو سے خاوند تمام عورتوں بشمول اپنی ماں، بہنیں، خالائیں اور چچیاں وغیرہ سے نفرت کرنے لگتا ہے جو کہ ایک گناہ عظیم ہے۔
- ۴۔ بعض دفعہ دوا جادو کا بھی الٹا اثر ہوتا ہے اور خاوند تمام عورتوں سے بشمول اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس طرح کا ایک واقعہ میرے علم میں آیا جس میں دوا جادو الٹا اثر دکھایا گیا اور خاوند نے نفرت میں آ کر بیوی کو طلاق دے دی۔ وہ خاتون جب دوبارہ جادوگر کے پاس گئی تاکہ جادو دوبارہ کیا جائے تو اسے معلوم ہوا کہ جادو گرفت ہو چکا ہے۔

جائز جادو

یہ دراصل ایک نصیحت ہے جو میں تمام مسلمان خواتین کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ آپ اپنے خاوند پر جادو کر سکتی ہیں لیکن اس چیز سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے جائز قرار دی ہے۔ جب آپ کے خاوند اپنے کام کاج کے لیے روانہ ہوں تو آپ فوراً گھر کے کام کاج مکمل کریں اور خاوند کے آنے سے پہلے نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر تیار ہو کر بیٹھیں تاکہ جب آپ کے خاوند

گھر میں آئیں تو آپ کو کچھ کر خوش ہوں۔ کھانا تیار ہو اور آپ بھی اچھی لگ رہی ہوں اگر آپ سارا دن کام میں گزاریں اور جب آپ کے خاوند آئیں تو آپ سے پیاز اور لہسن کی بدبو آ رہی ہو اور آپ کی حالت بُری ہو تو دیکھنے میں تو آپ نے اپنے خاوند کا گھر سنبھالا ہوا تھا۔ سارا دن کام کیا تھا خاوند کے والدین کی خدمت کی لیکن آپ اپنے خاوند کو خوش نہ کر سکیں۔ خاوند کو خوش کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ جب وہ تھکا ہارا گھر لوٹے تو آپ مسکرا کر اس کا استقبال کریں۔ آتے ہی کسی کی شکایت نہ کرنے لگ جائیں بلکہ اچھے الفاظ میں اسے خوش آمدید کہیں۔ میرے خیال میں یہی جائز جادو ہے جو آپ کے خاوند کو آپ کی طرف زیادہ مائل کرے گا۔

۲۔ محبت کے جادو کا علاج

- ۱۔ مریض پر رقیہ شرعیہ سے دم کریں اور اس رقیہ شرعیہ کے آخر میں مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کا اضافہ کریں۔

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِنْ تَعَفَّوْا وَتَصَفَّحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمِعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِنَفْسِكُمْ وَمَنْ يُؤَقْ شَعْرَ نَفْسِهِ فَإِنَّكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ“

ترجمہ

- ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم غنودہ درگزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ لہذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور سنو اور اطاعت کرو اور اپنے مال خرچ کر دو۔ یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہے گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں۔“
- ۲۔ عام طور پر مریض اس رقیہ شرعیہ سے بے ہوش نہیں ہوتا بلکہ یوں ہوتا کہ وہ اپنے جسم کو ٹھنڈا حال سا

محسوس کرتا ہے یا سر میں درد کی شکایت ہوتی ہے یا سینے میں تنگی محسوس کرتا ہے یا یوں ہوتا ہے کہ مریض کو اس رقیقہ شرعیہ سے معدے میں شدید تکلیف ہونے لگتی ہے اور یہ خاص طور پر اس وقت ہوتا ہے اگر مریض نے جادو والی چیز پی لی ہو یا کھالی ہو۔ اگر یہ صورت حال ہو تو اس رقیقہ شرعیہ کے دوران مریض کو قے بھی آ سکتی ہے۔ اگر مریض معدے میں درد کی شکایت کرے اور اسے متلی بھی ہو رہی ہو لیکن قے نہ آئے تو آپ پانی پر مندرجہ ذیل آیات دم کر کے مریض کو دیں اور اسے اپنے سامنے پلائیں۔ دم کرنے کا طریقہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں دو بارہن لیں کہ آپ پانی کے برتن کو خواہ وہ گلاس ہو یا پیالہ اپنے منہ سے اتنا قریب رکھیں گے کہ قرآن پڑھتے وقت آپ کے منہ سے آواز اور ہوا کا جو کچر (mixture) نکل رہا ہے وہ براہ راست اس پانی میں داخل ہو رہا ہو۔ آیات قرآنیہ یہ ہیں۔

”قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِالسَّحَرِ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ يَكْلِمُنِي بِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ“

ترجمہ ”جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: جو کچر تمہیں پھینکتا ہے پھینکو۔ پھر جب انہوں نے اپنے انجھر پھینک دیئے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ جو کچر تم نے پھینکا ہے یہ جادو ہے اللہ ابھی اسے باطل کیے دیتا ہے مقدور کے کام کو اللہ سدھرنے نہیں دیتا۔“

”وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَبِيرِينَ وَالْقَبْضُ السَّحَرَةُ سُجِدُوا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ“

ترجمہ ”ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا۔ اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے ظلم کو ٹھٹھا چلا گیا۔ اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچر انہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔ فرعون اور اس کے ساتھی میدان مقابلہ میں مغلوب ہوئے اور فتح مند ہونے کے بجائے لٹے ڈیل ہو گئے اور جادو گروں کا حال یہ ہوا کہ گویا کسی چیز نے اندر سے انہیں سجدے میں گرا

دیا۔ کہنے لگے: ”ہم نے مان لیا رب العالمین کو اس رب کو جسے موسیٰ اور ہارون ماننے ہیں۔“

”إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سِحْرٌ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى“

ترجمہ ”یہ جو کچر بنا کر لائے ہیں یہ تو جادو گر کا فریب ہے اور جادو گر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ کسی شان سے وہ آئے۔“

”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ“

ترجمہ ”اللہ وہ زندہ جاوید ہستی جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچر ہے اُسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے جو کچر بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچر ان سے اوجھل ہے اس سے بھی واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت اور اک میں نہیں آ سکتی۔ الایہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دیتا چاہے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین اور آسمانوں کو گھیر رکھا ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔“

مندرجہ ذیل آیات سے پانی دم کرنے کے بعد آپ مریض کو اپنے سامنے یہ پانی پلائیں۔ پینے کے بعد اگر مریض پیلے لال یا کالے رنگ کی قے کرتا ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ جادو کا اثر ختم ہو چکا۔ اگر پھر بھی قے نہ آئے تو آپ مریض کو مزید پانی دم کر کے دیں تا کہ وہ اسے تین ہفتوں تک پیتا رہے۔ انشاء اللہ جادو ختم ہو جائے گا۔ مریض کو ایک احتیاط یہ بھی بتادیں کہ وہ اس علاج کا تذکرہ کسی سے نہ کرے خاص طور پر اس خاتون سے جس پر جادو کرنے کا شبہ ہو۔

۳۔ تخیل کا جادو

جادو کی یہ قسم قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قَالُوا يَمُوسَىٰ إِنَّمَا أَنْتَ تُلْقِي وَآمَّا أَنْ تَكُونَ نَحْنُ الْمُلْكَيْنِ قَالَ الْقَوَا فَلَمَّا الْقَوَا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرِ عَظِيمٍ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صُغِيرِينَ وَالْقَىٰ السَّحَرَةُ سَجْدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ“

ترجمہ ”پھر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: ”تم پھیلتے ہو یا ہم پھیلتیں؟“ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: ”تم ہی پھیلو۔“ انہوں نے جو اپنے انجھ پھیلتے تو نگاہوں کو سمور اور دلوں کو خوفزدہ کر دیا اور بڑا ہی زبردست جادو بنالائے۔ ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا۔ اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے ظلم کو ٹھٹھا چلا گیا۔ اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ انہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔ فرعون اور اس کے ساتھی میدان مقابلہ میں مغلوب ہوئے اور فتح مند ہونے کے بجائے لٹے ذلیل ہو گئے اور جادو گروں کا حال یہ ہوا کہ گویا کسی چیز نے اندر سے انہیں سجدے میں گرا دیا۔ کہنے لگے: ہم نے مان لیا رب العالمین کو اس رب کو جسے موسیٰ اور ہارون مانتے ہیں۔“

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

”قَالُوا يَمُوسَىٰ إِنَّمَا أَنْتَ تُلْقِي وَآمَّا أَنْ تَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبالُهُمْ وَعَصِيُّهُمْ يُخِيلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَلَمْ يَكُنْ سَعْيُ“

ترجمہ ”جادو گر بولے: ”موسیٰ تم پھیلتے ہو یا پہلے ہم پھیلتیں؟“ موسیٰ نے کہا: ”نہیں تم ہی پھیلو۔“ یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاشعیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔“

تخیل کے جادو کی علامات

- ۱۔ ٹھہری ہوئی چیز حرکت کرتے ہوئے اور متحرک چیز ٹھہری ہوئی نظر آتا۔
- ۲۔ بڑی چیز چھوٹی اور چھوٹی چیز بڑی دکھائی دیتا۔
- ۳۔ چیزوں کا اپنی اصل سے ہٹ کر نظر آنا جیسے فرعون کے جادو گروں کے جادو سے رسیاں اور ڈنڈے چلتے پھرتے سانپ دکھائی دینے لگے۔

علاج

تخیل کے جادو کا علاج ہر اس کام سے کیا جاسکتا ہے جس سے شیطان بھاگتا ہے۔ مثال کے طور پر اذان دینا آیت الکرسی پڑھنا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا وہ آیات قرآنی پڑھنا جن کی بدولت شیطان بھاگ جاتا ہے جیسے رقیہ شرعیہ میں مذکور ہیں۔

علاج کے دوران معان اور مریض دونوں کا با وضو ہونا ضروری ہے۔

بعض دفعہ لوگ تخیل کے جادو اور مداری میں فرق نہیں کر پاتے کیونکہ بعض مداری اپنے ہاتھ کی صفائی سے ایسے ایسے کرب دکھاتے ہیں کہ دیکھنے والا انہیں جادو سمجھتا ہے حالانکہ جادو کا ان سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اگر ایسی صورت ہو یعنی آپ ان دونوں میں فرق نہ کر پارہے ہوں تو آپ اپنا علاج شرعی کریں۔ اگر تخیل کا جادو ہوگا تو اللہ کے حکم سے دور ہو جائے گا۔

۴۔ جنون کا جادو

حضرت خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کیا۔ جب آپ واپس جارہے تھے تو راستے میں چند لوگ ملے جن کے پاس ایک دیوانہ شخص تھا جسے انہوں نے زنجیروں سے باندھ رکھا تھا۔ ان لوگوں نے آپ سے کہا: ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ کا دوست ایک اچھی چیز لے کر آیا ہے کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے آپ اس شخص کا علاج کر سکیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص پر سورہ فاتحہ سے دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ ان لوگوں نے مجھے ایک سو بکریاں انعام دیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو یہ بات سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا؟ قُلْتُ لَا، قَالَ: خُذْهَا فَلَعَمْرِي لِمَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةً بَاطِلٍ لَعْدًا أَكَلَتْ بِرُقِيَّةً حَقًّا“

ترجمہ ”کیا تم نے اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟ میں نے کہا نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان بکمریوں کو لے لو خدا کی قسم! لوگ غلط دم کر کے مال کماتے ہیں لیکن تم نے صحیح دم کر کے مال کمایا ہے۔“

اسی حدیث کی ایک روایت ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت خارجہ بن ملث کے چچا نے اس شخص پر تین دن تک سورہ فاتحہ سے دم کیا۔ آپ روزانہ صبح اور شام کے وقت دم کرتے اور دم کرنے کے بعد تمکون دیتے تھے۔

جنون کے جادو کی علامات

- ۱۔ بہت زیادہ ذہنی انتشار کی کیفیت اور بہت زیادہ نسیان کی کیفیت۔
- ۲۔ بات کرنے کے دوران بے ربط باتیں کرنا۔
- ۳۔ نظروں کا ایک جگہ پر ٹھہر جانا۔
- ۴۔ ایک جگہ پر زیادہ دیر تک نہ بیٹھ سکتا۔
- ۵۔ کوئی کام زیادہ دیر تک نہ کر سکتا۔
- ۶۔ اپنے حلیے کا خیال نہ رکھنا۔
- ۷۔ اس جادو کے شدید حملے میں مریض کسی طرف چل پڑتا ہے اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور بعض دفعہ کسی ویران جگہ پر جا کر سو جاتا ہے۔

جنون کے جادو کا علاج

- ۱۔ آپ مریض پر رقیہ شرعیہ پڑھیں گے اگر وہ بے ہوش ہو جاتا ہے تو بالکل ویسے ہی علاج کریں گے جیسے میں نے جنات کے باب میں ذکر کیا ہے لیکن اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا تو آپ یہی رقیہ شرعیہ تین دفعہ دہرائیں گے۔ اگر پھر بھی وہ بے ہوش نہیں ہوتا تو آپ آڈیو کیسٹ پر اسے رقیہ شرعیہ سورہ بقرہ سورہ ہود سورہ حجر سورہ الصافات سورہ ق سورہ رحمن سورہ ملک سورہ جن

۱۔ سنن ابوداؤد کتاب الطب حدیث نمبر (19)

۲۔ امام نووی۔ کتاب الادکار صفحہ نمبر (87)

سورہ اعلیٰ سورہ زلزال سورہ ہمزہ سورہ کافرون سورہ فلق اور سورہ الناس ریکارڈ کر کے دیں۔ مریض اس کیسٹ کو ایک ماہ تک سنے گا اور پھر آپ کے پاس آئے گا۔ آپ اس پر دوبارہ رقیہ شرعیہ پڑھیں آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جادو ختم ہو چکا ہے۔

۲۔ علاج کے دوران مریض موسیقی اور گانے وغیرہ سننے، سگریٹ نوشی کرنے اور نماز باجماعت پڑھنے میں کوتاہی سے پرہیز کرے گا۔

۳۔ علاج کے دوران اگر مریض کے معدے میں درد ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض کو جادو والی چیز کھلا دی گئی ہے یا پلا دی گئی ہے۔ اس حالت میں آپ رقیہ شرعیہ سے پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں گے۔

۵۔ خمول کا جادو

علامات

- ۱۔ تنہائی پسند ہونا۔
- ۲۔ ذہن کا منتشر رہنا اور اپنے خیالات میں مگن رہنا۔
- ۳۔ ہمیشہ چپ رہنا۔
- ۴۔ کسی بھی محفل میں شرکت کو نا پسند کرنا۔
- ۵۔ ہمیشہ کا سر درد۔
- ۶۔ ہمیشہ سست اور بے حس رہنا۔

خمول کے جادو کا علاج

- ۱۔ مریض پر رقیہ شرعیہ سے دم کریں۔ اگر مریض بے ہوش ہوتا ہے تو آپ جن سے باقاعدہ مخاطب ہوں جیسا کہ جنات کے باب میں تفصیلاً ذکر ہو چکا ہے لیکن اگر بے ہوش نہیں ہوتا تو آپ اس کے لیے آڈیو کیسٹ پر سورہ فاتحہ سورہ آل عمران سورہ یس سورہ الصافات سورہ دخان سورہ الذریت سورہ حشر سورہ معارج سورہ غاشیہ سورہ زلزال سورہ القارعہ سورہ فلق اور سورہ الناس ریکارڈ کر کے دیں۔ مریض کیسٹ 45 دن روزانہ تین دفعہ سنے گا اور انشاء اللہ شفا پائے گا۔
- ۲۔ علاج کے دوران مریض کسی قسم کی اعصاب کو کن کر دینے والی دوائی (Tranquillizer) نہیں لے گا۔
- ۳۔ اگر مریض اپنے معدے میں درد محسوس کرے تو آپ اسے رقیہ شرعیہ پانی پر دم کر کے دیں تاکہ وہ 45 دن یہ پانی پیتا بھی رہے۔ یعنی قرآن مجید بھی سنتا ہے اور پانی بھی پیتا ہے۔

۳۔ اگر مریض مسلسل سرور کی شکایت کرتا ہے تو آپ کافی مقدار میں پانی پر قیہ شریعہ سے دم کر کے دیں تاکہ مریض اس پانی سے 45 دن تک نہاتا رہے۔ یعنی قرآن مجید سناتا رہے اور نہاتا بھی رہے۔ نہاتا ہر تین دن کے بعد ایک دفعہ ہوگا۔ دم کیے ہوئے پانی میں سادہ پانی نہیں ملا یا جائے گا۔ نہ ہی اس پانی کو گرم کیا جائے گا۔ مزید یہ کہ کسی صاف جگہ پر بیٹھ کر نہاتا ہے۔ اس پانی کو غسل خانے میں ہرگز نہیں لے کر جاتا۔

۶۔ خیالات کا جادو

علامات

- ۱۔ ڈراؤنے خواب۔
- ۲۔ خواب میں دیکھنا کہ کوئی شخص اُسے بلارہا ہے۔
- ۳۔ جاگتے میں آوازیں سننا جیسے کوئی اس سے باتیں کر رہا ہے مگر بولنے والے کا نظر نہ آتا۔
- ۴۔ بہت زیادہ دوسوے آتا۔
- ۵۔ دوستوں کے بارے میں بہت زیادہ شکلی ہوتا۔
- ۶۔ خواب میں دیکھنا کہ جیسے وہ اونچی جگہ سے گر رہا ہے۔
- ۷۔ خواب میں دیکھنا کہ جانور اس کا چچھا کر رہے ہیں۔

خیالات کے جادو کا علاج

- ۱۔ مریض پر قیہ شریعہ سے دم کریں۔
- ۲۔ مریض اگر بے ہوش ہوتا ہے تو اس کا باقاعدہ علاج کریں جیسا کہ جنات کے باب میں مذکور ہے۔
- ۳۔ اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا تو آپ اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں گے۔

(ا) سونے سے پہلے وضو کرے^۱ اور آیہ الکرسی پڑھے۔
(ب) معوذتین (سورہ قلقل اور ناس) پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو منہ کی بنا کر اس میں پھونک ماریں اور پورے جسم پر پھیں۔ یہ عمل تین دفعہ سونے سے پہلے کرنا ہے۔

۱۔ صحیح بخاری فتح الباری جلد (1) صفحہ (357)

۲۔ صحیح بخاری جلد (4) صفحہ (487)

۳۔ صحیح بخاری فتح الباری جلد (11) صفحہ (125)

(ج) صبح کے وقت سورہ الصافات اور سونے سے پہلے سورہ دخان کی تلاوت کریں یا سنیں۔

(د) تین دن میں ایک دفعہ سورہ بقرہ کی تلاوت کریں یا سنیں۔

(ر) روزانہ صبح و شام سات سات دفعہ یہ کلمے پڑھے۔

”حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ“

ترجمہ ”مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔“
(ز) سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت کرے۔^۱

سونے سے پہلے یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ وَصَعْتُ جَنَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَأَخْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رَهَانِي
وَاجْعَلْنِي فِي النَّدَى الْأَعْلَى“

ترجمہ ”اللہ کے نام سے میں اپنی کمر سیدھی کرتا ہوں (سوتا ہوں) اے اللہ میرا گناہ معاف فرما میرے شیطان کو دور کر مجھے میری قید سے آزاد کر اور مجھے اعلیٰ گروہ میں شامل کر۔“

مریض کو آڈیو کیسٹ پر سورہ حم سجدہ سورہ فتح اور سورہ جن ریکارڈ کر کے دیں تاکہ وہ روزانہ تین دفعہ اسے سنے۔ مندرجہ بالا تعلیمات پر ایک ماہ کی مدت تک عمل کیا جائے گا۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

۷۔ مرض کا جادو

علامات

- ۱۔ جسم کے کسی حصے میں مستقل درد ہونا۔
- ۲۔ بے ہوشی کے دورے پڑنا۔ (تشنگ کی شکایت ہونا)
- ۳۔ جسم کے کسی حصے پر قاذب کا اثر ہونا۔
- ۴۔ پورے جسم پر قاذب کا اثر ہونا۔

۱۔ صحیح بخاری فتح الباری جلد (7) صفحہ (318)

۲۔ سنن ابوداؤد اس حدیث کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار (77) میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ حواس خمسہ میں سے کسی ایک کا ناکارہ ہو جانا۔

اس قسم کے جادو کی پہچان یہ ہے کہ مریض پر رقیہ شرعیہ سے دم کیا جائے اگر مریض دوران دم سر درد کی شکایت کرتا ہے یا چکر آنے لگتے ہیں یا اعضائے جسم میں حرکت ہونے لگتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مریض پر جادو کا اثر ہے۔ وگرنہ یہ ایک عام مرض ہوگا جس کا علاج ڈاکٹر حضرات کر سکیں گے۔

مرض کے جادو کا علاج

۱۔ آپ مریض پر رقیہ شرعیہ سے دم کریں اگر مریض بے ہوش ہوتا ہے یا مرض کی دیگر علامات ظاہر ہوتی ہیں تو اس کا باقاعدہ علاج کریں۔

۲۔ اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا لیکن اسے معمولی سی تبدیلی محسوس ہوتی ہے تو آپ اسے آڈیو کیسٹ پر سورہ فاتحہ آیہ الکرسی سورہ دخان سورہ جن اور معوذتین ریکارڈ کر کے دیں تاکہ مریض روزانہ اسے تین دفعہ سنے۔

۳۔ آپ مندرجہ ذیل رقیہ شرعیہ سے کلونچی کے تیل پر دم کریں اور مریض کو دیں تاکہ مریض اسے اپنی پیشانی اور درد کی جگہ پر مالش کرے۔

اس مرض کے لیے رقیہ شرعیہ ملاحظہ ہو

۱۔ سورہ فاتحہ۔

۲۔ معوذتین (سورہ قلقل اور سورہ الناس)۔

۳۔ سات دفعہ یہ آیت پڑھے۔ ”وَنُزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ“

ترجمہ ”ہم اس قرآن کے سلسلہ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے۔“

۴۔ ”بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ“

ترجمہ ”میں تم پر اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔ اللہ ہی تمہیں ہر موذی مرض سے شفا دے گا اور اللہ

ہی تمہیں ہر حاسد شخص اور حاسد آنکھ سے شفا عطا فرمائے گا۔“

۵۔ ”اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاَشْفِ اَنْتَ الشّٰفِیُّ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاؤُكَ لَا یُعَادِرُ سَقَمًا“

ترجمہ ”اے تمام لوگوں کے پروردگار! اس مصیبت کو دور فرما شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ اس کے بعد کوئی مرض باقی نہ رہے۔“

اس علاج پر چالیس دن تک عمل کیا جائے گا۔

۸۔ نزیف کا جادو

یہ جادو صرف خواتین پر کیا جاتا ہے۔ نزیف کا مطلب ہے خون کا جاری ہونا یا مسلسل جاری رہنا (Bleeding) اسے عربی میں استحاضہ کہتے ہیں۔ یعنی حیض کی مدت کے علاوہ بھی خون کا جاری رہنا۔ جب حضرت حمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے استحاضہ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ“

ترجمہ ”یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکری ہے۔“

اسی حدیث کی ایک اور روایت ہے جس میں آپ ﷺ کے الفاظ مبارک یوں ہیں۔

”اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ“

ترجمہ ”یہ تو ایک رگ ہوتی ہے، حیض نہیں ہوتا۔“

مذکورہ بالا دونوں روایتوں کو سامنے رکھیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ استحاضہ دراصل شیطان جن کا وہ ٹھنڈہ ہوتا ہے جو عورت کے رحم میں موجود کسی رگ کے اندر بیٹھ کر مارتا ہے کیونکہ ایک حدیث سے یہ

۱۔ حضرت حمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی سالی صاحبہ تھیں۔ آپ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔

۲۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ میں نے اس حدیث کی بابت امام محمد بن اسماعیل بخاری سے دریافت کیا اور آپ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۔ مستدام احمد بن حنبل (304-83/6) نیز صحیح بخاری شریف کتاب الوضوء (63)

بات بھی واضح ہوتی ہے کہ شیطان انسانی جسم میں خون کی نالیوں میں دوڑتا ہے۔

نزیف کے جادو کا علاج

- ۱۔ آپ مریضہ کو قیدہ شرعیہ پانی پر دم کر کے دیں تاکہ مریضہ تین دن اسے پیے اور اس سے نہائے۔ انشاء اللہ تین دن کے بعد نزیف (Bleeding) بند ہو جائے گی۔
- ۲۔ اگر نزیف بند نہ ہو تو آپ کسی پاک روشنائی سے یہ آیت مریضہ کو لکھ کر دیں۔

”لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ“

ترجمہ ”ہر خبر کے ظہور کا ایک وقت مقرر ہے۔“

اس لکھی ہوئی آیت کو پانی میں گھولیں اور مریضہ کو تین ہفتے تک پلائیں۔ انشاء اللہ نزیف بند ہو جائے گی۔ قرآن پاک کی آیات کو لکھنا اور انہیں گھول کر پلانا علماء کا معمول رہا ہے اور اس عمل کے جواز کا فتویٰ بھی موجود ہے۔

ملاحظہ ہو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ۔

”قرآن مجید کی آیات کو مریض کے لیے پاک روشنائی سے لکھ کر دینا جائز ہے تاکہ وہ اس میں سے پئے اور اس سے نہائے۔ نیز اس کے جواز کا فتویٰ امام احمد بن حنبل اور دیگر علمائے کرام نے بھی دیا ہے۔“

۹۔ شادی سے روکنے کا جادو

اس قسم کا جادو بھی خواتین پر کیا جاتا ہے تاکہ انہیں شادی سے روکا جاسکے۔ اس کا سبب ذاتی دشمنی یا حسد ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے جادو میں جادوگر لڑکی کا نام اس کی ماں کا نام اور لڑکی کی کوئی ذاتی استعمال کی چیز طلب کرتا ہے اور پھر اپنا کفریہ کلمہ پڑھتا ہے۔ نیز اس جادو میں جادوگر ایک یا ایک سے زیادہ جنات لڑکی پر مسلط کرتا ہے اور وہ سب یا ان میں سے کوئی ایک موقع پا کر لڑکی میں داخل ہوتے ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری شریف، فتح الباری، جلد (4)، صفحہ (282)

۲۔ فقہ شرعیہ، صفحہ نمبر (94 و 82) پر مذکور ہے۔

۳۔ سورہ انعام: آیت (67)

۴۔ مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، جلد (19)، صفحہ (64)

جنات کو انسان میں داخل ہونے کے لیے موقع کی تلاش رہتی ہے۔ جنات کے لیے انسان میں داخل ہونے کے بہترین مواقع چار ہوتے ہیں۔

۱۔ شدید خوف کی کیفیت

۲۔ شدید غصے کی کیفیت

۳۔ شدید غفلت کی کیفیت

۴۔ بہت زیادہ شہوت پرستی کی کیفیت

اس قسم کے جادو میں جن عام طور پر خواتین پر حملہ آور ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ جن کو خاتون پر حملہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس کے مقابلے میں اس کے لیے اس شخص پر حملہ کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے جو اس خاتون کا رشتہ لینے آتا ہے۔ اس لحاظ سے اس قسم کے جادو میں دو قسم کی خاتون پائی جاتی ہیں۔ پہلی حالت یہ کہ جن خاتون پر حملہ آور ہو۔ اس صورت حال میں یہ ہوتا ہے کہ جادو زدہ خاتون ہر اس مرد کو ٹھکرا دیتی ہے جو اس کا رشتہ مانگتا ہے۔ دوسری حالت یہ ہے کہ جن عورت میں داخل نہ ہو سکے۔ اس صورت حال میں اسے تخیل کے جادو سے مدد لینا پڑتی ہے اور یہ جادو مرد پر کیا جاتا ہے۔ اس جادو سے مرد کو خاتون بد صورت دکھائی دیتی ہے۔ یہ جادو موسوں کی شکل میں بھی کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ شاید آپ نے بھی ملاحظہ کیا ہو کہ رشتہ آتا ہے اور لڑکا یا لڑکے والے لڑکی کو پسند ہی نہیں کرتے بلکہ تعریفوں کے بل باندھ رہے ہوتے ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد لڑکے والوں کی طرف سے بات ختم کر دی جاتی ہے۔ اگر جادو کی تاثیر بہت زیادہ ہو تو یوں بھی ہوتا ہے کہ لڑکے والے لڑکی والوں کے گھر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی لڑکے کی طبیعت خراب ہو گئی۔ لڑکے کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس کا سینہ تنگ ہو رہا ہے یا اس کا سر کسی نے زور سے پکڑ لیا ہے یا ایسی بے چینی محسوس ہوتی ہے جیسے کسی نے اسے قید کر دیا ہو۔ وہ وہاں سے فوراً ہار نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور دوبارہ کبھی اس گھر کا رخ نہیں کرتا۔

علامات

اگر عورت پر یہ جادو ہو جائے تو اس کی مندرجہ ذیل علامات ہوتی ہیں۔

- ۱۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد سر کا درد ہونا اور دوائیاں لینے کے باوجود برقرار رہنا۔
- ۲۔ سینے میں بہت زیادہ تنگی اور گھٹن محسوس کرنا خاص طور پر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک کے دوران۔

۳۔ رشتہ طلب کرنے والے شخص کا بد صورت دکھائی دینا۔

۴۔ بہت زیادہ سوچنا۔ (یعنی انتشار کا شکار ہونا)

۵۔ نیند میں بے چینی۔

۶۔ بعض دفعہ معدے میں مسلسل درد رہتا ہے۔

۷۔ ریزہ کی ہڈی کے نچلے مہروں میں درد ہونا۔

علاج

- ۱۔ آپ مریضہ پر رقیقہ شرعیہ سے دم کریں گے۔ اگر مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے اور جن اس کی زبان سے بولنے لگتا ہے تو آپ باقاعدہ اس سے بات کریں گے جیسے کہ صفحہ نمبر 84 پر واضح ہے۔
- ۲۔ اگر مریضہ بے ہوش نہیں ہوتی لیکن آپ اس کے جسم میں غیر معمولی تبدیلی یا حرکات و سکنات محسوس کرتے ہیں تو آپ مریضہ کو مندرجہ ذیل تعلیمات دیں گے۔

- نماز کی ادائیگی وقت پر کرے۔
 - موسیقی اور گانے سننے سے پرہیز کرے۔
 - گھر سے تمام تصویریں خواہ انسانوں کی ہوں یا جانوروں کی اتار دی جائیں۔
 - سونے سے پہلے وضو کرے اور آیۃ الکرسی پڑھے۔
 - سونے سے پہلے تین تین دفعہ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹھی بنا کر اس میں پھونک مارے اور پورے جسم پر ملے۔
 - ایک گھنٹے کے آڈیو کیسٹ پر آیۃ الکرسی ریکارڈ کی جائے یعنی پورے کیسٹ پر صرف آیۃ الکرسی بار بار ریکارڈ کی گئی ہو اور اسے دن میں کسی وقت ایک دفعہ سن لے۔
 - سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس بھی ایک گھنٹے والی آڈیو کیسٹ میں بار بار ریکارڈ کی جائے اور مریضہ اسے دن میں کسی وقت ایک دفعہ سن لے۔
- آپ رقیقہ شرعیہ سے پانی پر دم کر کے مریضہ کو دیں تاکہ وہ تین دن میں ایک دفعہ اس پانی کو پئے اور اس سے نہائے۔

مریضہ فجر کی نماز کے بعد یہ کلمہ سو دفعہ پڑھے اور اس کے معنی کو بھی ذہن میں رکھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

شَہِی قَدِیْر

ترجمہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ساری بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

ان تعلیمات پر ایک ماہ تک عمل کیا جائے گا۔ ایک ماہ کے بعد مریضہ انشاء اللہ شفا یاب ہو چکی ہوگی اور علامات زائل ہو چکی ہوں گی لیکن ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شفا یاب ہونے کے بجائے مرض کی علامات مزید بڑھ جائیں۔ ایسی صورت میں آپ مریضہ پر رقیقہ شرعیہ کی تلاوت سے دم کریں گے یا کریں گی اور اس دفعہ انشاء اللہ وہ ضرور بے ہوش ہوگی۔ اس حالت میں آپ جن سے براہ راست مخاطب ہو سکتے ہیں اور اسے بھگا سکتے ہیں کیونکہ ایک ماہ کی تعلیمات نے جن کو کافی کمزور کر دیا ہوگا۔

جادو کے متعلق چند اہم معلومات

- ۱۔ بعض دفعہ جادو کی علامات آسیب زدگی کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔
- ۲۔ معدہ میں مسلسل درد اس بات کی علامت ہے کہ مریض نے سحر زدہ چیز کھالی ہے یا پی لی ہے۔
- ۳۔ قرآن کریم سے علاج صرف اس وقت اثر انداز ہوتا ہے جب معالج میں مندرجہ ذیل دو شرائط پائی جائیں۔
- معالج کا احکام الہی پر کاربند ہونا۔
- مریض کا قرآنی علاج کے کارآمد ہونے پر پختہ یقین رکھنا۔
- ۴۔ جادو کی اکثر اقسام میں یہ علامت مشترک ہوتی ہے کہ مریض کو خاص طور پر رات کے وقت سینے میں تنگی محسوس ہوتی ہے۔
- ۵۔ آپ مندرجہ ذیل دو طریقوں سے جادو کی جگہ معلوم کر سکتے ہیں۔
- یہ کہ وہ جن جو اس جادو پر مامور ہے (موکل) خود جادو کی جگہ بتائے لیکن آپ نے اس کی بات کا بالکل یقین نہیں کرنا۔ جب تک آپ کسی شخص کو اس جگہ پر نہ بھیجیں اور جادو زدہ چیز نگلوانہ لیں کیونکہ جنات کو جھوٹ بولنے کی بہت عادت ہوتی ہے۔
- مریض یا معالج رات کے تیسرے پہر یعنی تہجد کے وقت دو رکعت نماز نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ اسے جادو کی جگہ بتادے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو خواب میں وہ جگہ دکھا دی جائے یا آپ کے دل

میں اس جگہ کا خیال آ جائے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت شکرانہ کے پڑھیں۔

۶۔ جادو کے علاج میں ایک مفید عمل یہ بھی ہے کہ آپ کلونچی کے تیل پر قید شریعہ سے دم کریں تاکہ مریض صبح و شام اس تیل سے درد کی جگہ پر مالش کرے۔ یہ نسخہ تمام اقسام کے جادو کے لیے یکسر مفید ہے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ۔“

ترجمہ ”کلونچی میں موت کے علاوہ ہر مرض کے لیے شفا ہے۔“

دولہا اور دلہن کے لیے چند نصیحتیں اور بچاؤ کی چند تدابیر

کیا یہ ممکن ہے کہ ہم لوگ کچھ ایسی احتیاطی تدابیر پہلے سے کر رکھیں کہ ہم جنات اور جادو گروں کے شر سے محفوظ رہیں؟

ذیل میں میں دولہا اور دلہن کے لیے خاص طور پر کیونکہ یہ دونوں ایک نئی زندگی کا آغاز کر رہے ہوتے ہیں اور باقی تمام مسلمانوں کے لیے عام طور پر چند احتیاطی تدابیر کا ذکر کر رہا ہوں جن کی بدولت ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنات اور جادو سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

۱۔ سات عدد عجوہ کھجور نہار منہ کھائیں۔ اگر عجوہ کھجور دینے سے ہے تو بہتر در نہ کہیں سے بھی عجوہ لی جا سکتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”مَنْ اصْطَبَعَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌ وَلَا

سِحْرٌ۔“

ترجمہ ”جس شخص نے صبح کے وقت نہار منہ سات دانے عجوہ کھجور کے کھائے اس دن اس پر کوئی

زہر اور کوئی جادو اثر نہیں کرے گا۔“

۱۔ صحیح بخاری شریف، کتاب الطب (7)

۲۔ صحیح بخاری شریف، فتح الباری (247/10)

۲۔ زیادہ تر وقت با وضو رہنے کو پیش کریں کیونکہ فرشتے با وضو شخص کی حفاظت کرتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”طَهِّرُوا هَذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمْ اللَّهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبْيِثُ ظَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِي شَعَارِهِ مَلَكٌ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ ظَاهِرًا۔“

ترجمہ ”ان جسموں کو پاک کرو اللہ تمہیں پاک کرے کیونکہ جو شخص پاکیزگی کی حالت میں سوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیڑوں میں اس کے ساتھ سوتا ہے۔ وہ شخص رات کے وقت جب بھی کھڑا بدلتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ اپنے بندے کی مغفرت فرما کیونکہ یہ با وضو سویا ہے۔“

۳۔ نماز با جماعت کی پابندی

حضرت ابووداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَعْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةِ۔“

ترجمہ ”کسی بستی یا دیہات میں اگر تین آدمی بھی رہ رہے ہوں تو انہیں نماز قائم کرنا ہوگی ورنہ ان پر شیطان مکمل طور پر غالب آ جائے گا۔ تم پر لازم ہے کہ جماعت کی پابندی کرو کیونکہ بھیڑ یا صرف اکیلی پھرتی ہوئی بھیڑ کو کھاتا ہے۔“

۴۔ غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے تعوذ پڑھیں اور بائیں پاؤں سے داخل ہوں۔ تعوذ کا طریقہ حدیث میں یوں ہے۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔“

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے۔ امام منذری نے الترغیب میں (13/2) میں کہا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

۲۔ سنن ابوداؤد (150/1) اس حدیث کی سند حسن ہے۔

ترجمہ ”اے اللہ! میں جن مردوں اور جن عورتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

۵۔ نماز شروع کرنے سے پہلے تعوذ پڑھیں

حضرت جبر بن مطعم سے روایت ہے کہ آپ نے حضور اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز کے آغاز میں آپ ﷺ نے یوں تعوذ فرمایا:

”اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ“

ترجمہ ”اللہ سب سے بڑا ہے تمام تعریفیں بکثرت اسی کے لیے ہیں اور صبح و شام اسی کی پاکیزگی بیان کی جاتی ہے۔ میں شیطان مردود سے اس کے غرور سے اس کے شر سے اور اس کے باؤلا کرنے سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔“

۶۔ شادی کرنے کے بعد دولہا اپنا دایاں ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھے

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ“

ترجمہ ”اے اللہ! میں آپ سے اس خاتون کی بھلائی مانگتا ہوں اور وہ بھلائی جو آپ نے اس کی فطرت میں ڈال دی ہے اور اے اللہ! میں اس خاتون کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے بھی جو آپ نے اس کی فطرت میں ڈال دیا ہے۔“

۷۔ اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز نماز سے کریں

یعنی جب آپ شادی کے ہنگامے سے فارغ ہو جائیں تو آپ اور آپ کی بیوی دو رکعت نماز پڑھیں۔ پھر ہوگا کہ آپ امامت کریں اور آپ کی بیوی بطور مقتدی آپ کے ساتھ نماز پڑھے۔ نماز کے بعد آپ دونوں یہ دعا کریں گے۔

بخاری شریف، فتح الباری (242/1)

سنن ابوداؤد: (203/1)۔ اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو تحفہ العکلم الطیب (55)

سنن ابوداؤد: اس حدیث کو علامہ البانی نے حسن قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو تحفہ العکلم الطیب (151)

”اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ اللَّهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَيْرٍ وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَقْتَ إِلَى الْخَيْرِ“

ترجمہ ”اے اللہ! میرے اہل خانہ میں میرے لیے برکت عطا فرما اور مجھ میں میرے اہل خانہ کے لیے برکت عطا فرما۔ اے اللہ! تو ہمیں جتنا عرصہ بھی رکھے بھلائی کے ساتھ رکھ اور اگر تو ہمیں جدا کرتا ہے تو تب بھی بھلائی کے ساتھ جدا کر۔“

۸۔ جب آپ اپنی بیوی کے قریب جائیں تو یہ دعا پڑھیں

”بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا“

ترجمہ ”اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس نعمت سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا کرنے والا ہے۔“

نبی کریم ﷺ نے اس دعا کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاس آتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی اولاد عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہوتا ہے تو اس اولاد کو کوئی شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۹۔ سونے سے پہلے وضو کریں، آیہ الکرسی پڑھیں اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائیں

صحیح بخاری میں ہے کہ شیطان نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا تھا: ”جو شخص سونے سے پہلے آیہ الکرسی پڑھتا ہے تو صبح تک اللہ کی طرف سے اس کے لیے ایک محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے اور شیطان اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتا۔“ حضرت ابو ہریرہ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کو بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ“

ترجمہ ”اس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ ہے بہت بڑا جھوٹا۔“

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۔ صحیح بخاری شریف، فتح الباری (242/1)

۳۔ صحیح بخاری شریف، فتح الباری (487/4)

۱۰۔ دن میں یارات میں کسی وقت مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کر لیں

- سورہ بقرہ کی آیت نمبر (5-1) تک۔
- آیت الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیتیں تلاوت کریں یعنی سورہ بقرہ کی آیت نمبر (255-257) تک۔
- سورہ بقرہ کی آخری تین آیات تلاوت کریں۔

بہتر ہوگا کہ اس وظیفے کے لیے مغرب کی نماز کے بعد کا وقت مقرر کیا جائے۔ اس وظیفے کی بدولت آپ اس دن اور اس رات جن اور جادو کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔

۱۱۔ نماز فجر کے بعد 100 دفعہ یہ کلمہ پڑھیں

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

ترجمہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

صحیح بخاری میں اس کلمے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس کلمے کو ادا کرے گا۔ اسے اس دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اس کے لیے 100 نیکیاں لکھی جائیں گی اس کی 100 برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن شام تک یہ کلمہ اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا۔ اس عمل سے کسی اور کا عمل افضل نہیں ہوگا الا یہ کہ کوئی اس سے زیادہ دفعہ پڑھے۔

۱۲۔ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے یہ کلمات کہیں

”أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“

ترجمہ ”میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے۔ میں اس کے باعزت چہرے اور قدیم بادشاہت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔“

صحیح بخاری شریف صحیح الباری (338/6)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”جو شخص یہ کلمات ادا کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص آج کے دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا ہے۔“

۱۳۔ صبح و شام تین دفعہ یہ دعا پڑھیں

”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“

ترجمہ ”اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں۔ وہ نام کہ جس کی بدولت زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ سننے والا ہے جاننے والا ہے۔“

۱۴۔ جب آپ گھر سے نکلیں تو یہ دعا پڑھیں

”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

ترجمہ ”اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا کی اور حاجت روائی کی طاقت نہیں رکھتا۔“

یہ دعا پڑھنے سے انسان ہر برائی سے محفوظ ہو جاتا ہے ہر قسم کے نقصان سے بچ جاتا ہے ہدایت پر قائم رہتا ہے اور شیطان اس کے راستے سے ہٹ جاتا ہے۔

۱۵۔ صبح و شام یہ دعا پڑھیں۔

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ“

ترجمہ ”میں اللہ کے غضب، سزا، اس کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے سے اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں۔“

۱۔ سنن ابوداؤد (127/1) امام نووی نے اپنی کتاب ”الاذکار“ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۔ سنن ترمذی شریف (133/5) امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۳۔ سنن ابوداؤد (325/4) سنن ترمذی (154/5) امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۔ سنن ابوداؤد کتاب الطب باب (19)۔ نیز مسند امام احمد بن حنبل جلد (2) صفحہ (181)

باب سوم

نظر لگنا

نظر لگنا برحق ہے

قرآن مجید سے دلائل

احادیث نبویہ سے دلائل

نظر لگنے کی حقیقت کے بارے میں علماء کرام کے اقوال

نظر لگنے اور حسد کرنے میں فرق

جنات انسانوں کو نظر لگاتے ہیں

نظر لگنے کا علاج

نظر لگنا برحق ہے۔ قرآن مجید سے دلائل۔ احادیث نبویہ سے دلائل۔
 علماء کرام کے اقوال۔ نظر لگنے اور حسد کرنے میں فرق۔ جنات انسانوں کو نظر لگاتے ہیں۔
 نظر لگنے کا علاج۔

نظر لگنا برحق ہے

ہم اکثر سنتے ہیں کہ فلاں شخص کو نظر لگ گئی ہے یا فلاں شخص کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہیں خود اپنی نظر لگ جاتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا واقعی ہماری نگاہیں اتنی خطرناک ہیں کہ ان سے دوسرے لوگوں کو یا خود ہماری ذات کو نقصان پہنچ سکے؟ یا ہمارا دین اس اہم مسئلے کے بارے میں کچھ کہتا ہے یا خاموش ہے؟

عزیزانِ گرامی! مندرجہ بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے۔ نظر برحق ہے اور اس کا ثبوت قرآن و سنت دونوں میں موجود ہے۔

قرآن مجید سے دلائل

۱۔ ”وَقَالَ يَبْنَیٰ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةٌ فِي نَفْسٍ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ“

ترجمہ ”اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچوں تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی ایک دروازوں میں سے جدا جدا طور پر داخل ہونا میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچالے۔ ہاں یعقوبؑ نے اپنے ضمیر کے ایک خطرے کو سرانجام دے لیا وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوبؑ کی زبانی فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو روانہ

کرتے ہوئے یہ حکم دیا کہ وہ سب کے سب ایک دروازے سے داخل نہ ہوں۔ یعنی جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو حضرت بنیامین کے ساتھ مصر روانہ کیا تو یہ حکم دیا۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت محمد بن کعبؑ حضرت مجاہدؑ حضرت ضحاکؑ حضرت قتادہؑ اور حضرت سدیؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو یہ حکم اس لیے دیا تا کہ انہیں اکٹھا دیکھ کر کسی کی نظر نلگ جائے کیونکہ حضرت یوسف کے بھائی بہت خوبصورت جوان تھے۔“

۲۔ ”وَإِنَّ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيَمُرُّ لِقَوْنِكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ“

ترجمہ ”یقیناً ان منکروں کی خواہش ہے کہ اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں۔ جب بھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔“

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مجاہدؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے ”لَيَمُرُّ لِقَوْنِكَ“ سے مراد ہے کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے نظر لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس آیت میں یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ نظر کا لگنا برحق ہے اور اس کی تاثیر اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔“

احادیث نبویہ سے دلائل

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْعَيْنُ حَقٌّ“

ترجمہ ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر لگنا برحق ہے۔“

۱۔ تفسیر ابن کثیر (485/2)

۲۔ سورہ اہقلم: آیت نمبر (51)

۳۔ تفسیر ابن کثیر (410/4)

۴۔ صحیح مسلم شریف کتاب السلام باب الطب۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْئٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَفْسَلْتُمْ فَأَعْتَسِلُوا۔“

ترجمہ ”نظر گناہ حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے سکتی تو وہ نظر ہوتی لہذا اگر تم سے کوئی غسل کرنے کا مطالبہ کرے اس کے لیے غسل کرو۔“

۳۔ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ الْعَيْنَ لَتَوَلِّعَ بِالرَّجُلِ بِإِذْنِ اللَّهِ حَتَّى يَصْعَدَ حَالِقًا فَيَتَرَدَّى مِنْهُ۔“

ترجمہ ”نظر آدمی پر اس قدر اثر انداز ہوتی ہے کہ آدمی پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اور پھر وہاں سے نیچے گر جاتا ہے۔“

۴۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الْعَيْنُ تَدْخُلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَتَدْخُلُ الْجَمَلَ الْقَدْرَ۔“

ترجمہ ”نظر لگنے سے آدمی قبر میں چلا جاتا ہے اور اونٹ دیک میں۔“

یعنی نظر لگنے سے انسان قتل بھی ہو سکتا ہے اور انسانوں کے علاوہ جانوروں کو بھی نظر لگتی ہے اور وہ بیمار ہو جاتے ہیں اور ان کے مرنے کے ڈر سے ان کے مالکوں کو انہیں ذبح کرنا پڑتا ہے۔

۵۔ حضرت جابرؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ قَضَاءِ اللَّهِ وَقَدَرِهِ بِالْعَيْنِ۔“

ترجمہ ”قضاء و قدر کے بعد میری امت میں سب سے زیادہ اموات نظر بد سے ہوں گی۔“

۱۔ صحیح مسلم شریف کتاب السلام باب الطب والرق

۲۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور علامہ ناصر الدین البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے ملاحظہ ہو صحیح الجامع (1677)

۳۔ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے اپنی تصنیف ”الحلیۃ“ میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے ملاحظہ ہو: صحیح الجامع (4023)

۴۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے ملاحظہ ہو صحیح الجامع (1217)

۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ مِنَ الْعَيْنِ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ۔“

ترجمہ ”نظر بد سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ نظر گناہ حق ہے۔“

۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ مجھے نظر بد سے بچنے کے لیے دم کرنے کا حکم دیتے تھے۔“

۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

”رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحَمَةِ وَالنَّمْلَةِ۔“

ترجمہ ”رسول اللہ ﷺ نے نظر بد زہریلے ڈنگ اور پھوڑے پھنسیوں سے بچنے کے لیے دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔“

۹۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر ایک داغ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”بِهَا نَظْرَةٌ اسْتَرْقُوا لَهَا۔“

ترجمہ ”اسے نظر لگی ہوئی ہے۔ اس پر دم کرو۔“

۱۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آل حزم کو سانپ کے ڈسنے پر دم کی اجازت دی اور پھر حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا:

”مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً لِحَيْفَةٍ يُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ؟ قَالَتْ: لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: ”ارْقِيهِمْ“ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ”ارْقِيهِمْ“

ترجمہ ”کیا وجہ ہے کہ مجھے اپنے بھتیجیوں کے جسم دبے پتلے نظر آ رہے ہیں کیا انہیں غربت کی

۱۔ سنن ابن ماجہ شریف حدیث نمبر (3508)۔ اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے ملاحظہ ہو صحیح الجامع (951)

۲۔ صحیح بخاری شریف فتح الباری (170/10)

۳۔ صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (2196) کتاب السلام۔

۴۔ صحیح بخاری شریف فتح الباری (171/10)

شکایت ہے؟“ حضرت اسماءؓ نے کہا کہ نہیں بات یہ ہے کہ انہیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان پر دم کرو۔“ میں نے اپنا دم آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان پر دم کرو۔“

نظر لگنے کی حقیقت کے بارے میں علماء کرام کے اقوال

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نظر بد لگنا اور اس کا اثر ہونا برحق ہے لیکن تاثیر اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔“

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نظر بد دراصل ایسی نظر ہوتی ہے جو کسی خوبصورت چیز کو حسد سے دیکھتی ہے۔ مزید برآں یہ کہ دیکھنے والا نجس باطن رکھتا ہے اور جس شخص یا چیز کو اپنی نظر بد سے دیکھتا ہے اسے نقصان پہنچتا ہے۔“

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یوں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص کو نظر لگ گئی۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی دشمن یا حاسد اسے بُری نظر سے دیکھتا ہے اور اس دیکھنے کی وجہ سے وہ شخص بیمار ہو جاتا ہے۔“

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بعض کم عقل لوگ ایسے بھی ہیں جو نظر لگنے کی تاثیر کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ شخص و ام کی باتیں ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ لوگ جاہل ترین لوگ ہیں ان کی عقلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ارواح و نفوس کی معرفت ان کی صفات افعال اور تاثیر سے نا بلند ہیں۔ دنیا کی تمام مہذب قومیں اپنے ادیان و مذاہب کے اختلاف کے باوجود اس امر پر یقین رکھتی ہیں کہ نظر بد ضرور لگتی ہے۔“

آگے چل کر علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اجسام اور ارواح میں مختلف قوتیں اور طبیعتیں پیدا فرمائی ہیں۔ اور ان میں چند ایسی مخصوص کیفیتیں ودیعت فرمائی ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیریں ہیں۔ ان تاثیروں کا انکار کوئی کم عقل ہی کر سکتا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ نظر لگنے میں ضروری نہیں کہ آنکھ کا استعمال کیا جائے کیونکہ تاثیر تو دراصل روح کی ہوتی ہے۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ کسی اندھے کے سامنے کسی خوبصورت شخص یا چیز کا وصف بیان کیا جائے اور وہ اسے نظر لگا دے۔ یہ تاثیر اس روح کے جذب کے مطابق ہوگی۔ روح کے اندر جتنا جذبہ اور حسد ہوگا نظر بد اتنی ہی شدید لگے گی۔ اس کی مثال سانپ سے دی جا سکتی ہے۔ سانپ کے اندر زہر ہوتا

۱۔ صحیح مسلم شریف، حدیث نمبر (2198) کتاب السلام۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر (410/4)

۳۔ صحیح البخاری (200/10)

۴۔ التہذیب (332/3)

ہے اور جب وہ اپنے دشمن کو دیکھتا ہے تو اس کے اندر ایک خبیث قوت جو شدید غصے سے بھری ہوتی ہے جنم لیتی ہے۔ یہ قوت ایک موزی کیفیت میں بدل جاتی ہے اور بعض سانپوں میں اس کیفیت کی شدت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ان کو دیکھتے ہی انسان پر بُرا اثر پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔“ صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے سانپوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”اِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُحْسِنَانِ الْحَبْلَ۔“

ترجمہ ”یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔“

نظر بد اور حسد میں فرق

۱۔ حاسد اور نظر بد لگانے والوں میں عموم و خصوص پایا جاتا ہے۔ ہر نظر لگانے والا حاسد ہوتا ہے لیکن ہر حاسد نظر نہیں لگاتا۔ اسی لیے سورہ فلق میں حاسد کے حسد سے پناہ طلب کی گئی ہے تاکہ اس میں نظر لگانے والا از خود شامل ہو جائے۔

۲۔ حسد کی بنیاد بغض، کینہ اور دوسرے شخص کی چیز زائل ہو جانے کی خواہش پر ہوتی ہے جبکہ نظر بد کی بنیاد کسی چیز کو بہت خوبصورت جاننا یا حیرانگی کا اظہار کرنا ہے۔

۳۔ حسد اور نظر بد تاثیر میں مشترک ہیں۔ یعنی دونوں سے نقصان پہنچتا ہے لیکن ان کا مصدر مختلف ہوتا ہے۔ حسد کا مصدر زل کا جلنا اور دوسرے کی چیز کی تباہی کی خواہش کرنا ہے جبکہ نظر بد کا مصدر اس کی روح کی تاثیر ہے جو عاقلانہ نظر کے راستے اثر کرتی ہے۔ اسی لیے بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ انسان خود اپنے آپ کو نظر لگا بیٹھتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آئینہ دیکھنے کی دعا تلقین فرمائی ہے تاکہ آپ اپنے آپ کو نظر نہ لگائیں۔ دعایوں ہے:

اللَّهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي۔“

ترجمہ ”اے اللہ! جیسے تو نے میری شکل خوبصورت بنائی ہے میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنا۔“

۴۔ حاسد کسی ایسی چیز پر بھی حسد کر سکتا ہے جو ابھی وجود میں ہی نہ آئی ہو جبکہ نظر بد صرف موجود چیز پر لگتی ہے۔

۵۔ انسان اپنی ذات سے یا اپنے مال سے حسد نہیں کرتا لیکن انہیں نظر لگا سکتا ہے۔

۶۔ حسد صرف حائقہ اور کینہ پرور انسان سے صادر ہوتا ہے جو دوسرے کی چیز کے زائل ہونے کی خواہش رکھتا ہے جبکہ نظر ایک نیک شخص بھی لگا سکتا ہے کیونکہ اس کا مصدر حیرانگی ہے کینہ اور بغض نہیں۔ جیسا کہ صحابی رسول ﷺ حضرت عامر بن ربیعہؓ نے حضرت اہل بن حنیفؓ کو نظر لگا دی

۱۔ صحیح بخاری شریف (248/6) نیز صحیح مسلم شریف، حدیث نمبر (2233)

جبکہ حضرت عامرؓ ان صحابہ کرام میں شامل ہیں جنہوں نے پہلے پہل اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی شامل ہے جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسے اپنے بھائی کی کوئی چیز اگر اچھی لگے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عامرؓ سے فرمایا تھا: ”اَلَا بَرَكَةٌ عَلَيْكَ؟“ ”تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟“ کیونکہ برکت کی یہ دعا نظر بد کی تاثیر کو روکتی ہے۔

جنات انسانوں کو نظر لگاتے ہیں

- ۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ پہلے جنات کی نظر بد سے اور پھر انسانوں کی نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔ جب معوذتین (سورہ قلقل اور سورہ الناس) نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں پڑھنا اپنا معمول بنا لیا اور ان کے علاوہ ہر چیز چھوڑ دی۔“
- ۲۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کے گھر ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر ایک سیاہ دھبہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظَرَ“

ترجمہ ”اس پر دم کرو اسے نظر لگی ہوئی ہے۔“

امام فراء کہتے ہیں: ”یہ نظر جنات کی طرف سے تھی۔“

مندرجہ بالا دونوں احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنات سے بھی نظر لگتی ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنی حفاظت کریں۔ ہر عمل سے پہلے ”بسم اللہ“ کہیں خاص طور پر جب آپ اپنے کپڑے اتارنے لگیں یا آئینہ دیکھنے لگیں۔

نظر بد کا علاج

نظر بد لگنے کے بعد سب سے مشکل سوال یہ ہوتا کہ نظر کس کی لگی ہے؟ اگر کسی شخص کے بارے میں یقین ہے کہ اس نے نظر لگائی ہے تو پھر علاج یوں ہوگا:

نظر لگانے والے کو حکم دیا جائے گا کہ وہ نہائے۔ وہ پانی جس سے وہ نہاتا ہے محفوظ کیا جائے گا اور اس پانی کو اس شخص پر پیچھے سے پھینکا جائے گا جسے نظر لگی ہے۔

حضرت ابو امامہ بن سہل بن سہل بن حنیفؓ فرماتے ہیں: ”میرے والد سہل بن حنیفؓ خراہ میں نہا

۱۔ سنن ترمذی شریف، کتاب طب، حدیث نمبر (2059) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۔ صحیح بخاری شریف، فتح الباری (171/10) صحیح مسلم شریف، حدیث نمبر (2197)

۳۔ خراہ: مذبحہ منورہ کی وادیوں میں سے ایک وادی کا نام ہے۔

رہے تھے۔ انہوں نے اپنا جبہ اتارنا جو جسم کے اوپر والے حصہ پر پہنا جاتا ہے۔ آپ کا رنگ بہت سفید تھا اور جلد بہت خوبصورت تھی۔ یہ سارا منظر حضرت عامر بن ربیعہؓ بھی دیکھ رہے تھے۔ آپ کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے: ”میں نے آج تک ایسی خوبصورت جلد نہیں دیکھی یہ تو بالکل ایک چمپھی ہوئی دو شیرہ کی مانند ہے۔“ آپ کا یہ کہنا تھا کہ میرے والد سہل دو ہرے ہو گئے اور رد سے تر پنے لگے۔

رسول اللہ ﷺ کو آپ کی تکلیف کے بارے میں بتایا گیا اور یہ کہ آپؐ سر بھی نہیں اٹھا سکتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”هَلْ تَتَهَمُونَ أَحَدًا؟“ ”کیا تم کسی کو مورد الزام ٹھہراتے ہو؟“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں عامر بن ربیعہؓ ہیں۔“ آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا جب وہ آئے تو آپ ﷺ ان پر ناراض ہوئے اور فرمایا: ”عَلَاكَ يَفْعُلُ أَحَدُكُمْ أَحَاةً؟ اَلَا بَرَكَةٌ اِغْتَسِلَ لَمْ؟“ ”کس بات پر تم لوگ اپنے بھائیوں کو قتل کرتے ہو؟ کیا تم برکت کی دعا نہیں کر سکتے تھے؟ جاؤ اس کے لیے غسل کرو۔“ حضرت عامرؓ نے ایک بڑے پیلے میں اپنا منہ دونوں ہاتھ دونوں کہنیاں دونوں گھٹنے پاؤں تک اور باقی جسم شرمگاہ (Private parts) کے علاوہ دھوئے۔ پھر یہ پانی حضرت سہلؓ پر پیچھے سے کھڑے ہو کر ڈالا گیا اور آپؐ فوراً ٹھیک ہو گئے۔“

نظر بد سے علاج کے لیے غسل کا طریقہ

حضرت محمد بن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں:

”نظر بد سے علاج کے غسل کا جو طریقہ ہمارے علماء نے نقل کیا ہے اس کی کیفیت یوں ہے کہ جس شخص نے نظر بد لگائی ہو اسے لایا جائے اور ایک پانی سے بھرا ہوا پتیلہ بھی منگوا دیا جائے۔ وہ شخص اس پانی سے کلی کرے اور کلی والا پانی پتیلے میں ہی ڈال دے۔ پھر اپنا چہرہ پتیلے میں دھوئے پھر اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پتیلے میں دھوئے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ایک ہی دفعہ پانی ڈالے پھر اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں کہنی پر پانی گرائے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں کہنی پر پانی گرائے۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے پر پانی گرائے۔ پھر اپنے بائیں گھٹنے سے دائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے پر پانی گرائے۔ یہ سارا پانی پتیلے میں ہی گرایا جائے گا۔ اس تمام غسل میں پتیلہ زمین پر نہیں رکھا جائے گا۔ یہ پانی اس شخص کے سر پر جسے نظر لگی ہو پیچھے سے کھڑے ہو کر ایک ہی دفعہ گرا دیا جائے گا۔“

۱۔ اس حدیث کو امام احمد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔ نیز اس حدیث کو علامہ محمد ناصر الدین البانی نے صحیح قرار دیا ہے ملاحظہ ہو: صحیح الجامع (3908)

۲۔ محمد بن مسلم بن شہاب زہریؒ ایک عظیم محدث تھے اور آپ کا تعلق مکہ کی مدنی بھری سے تھا۔

۳۔ سنن بیہقی شریف (252/9)

نظر بد سے علاج کا ایک اور طریقہ

جس شخص کو نظر لگی ہو آپ اس کے سر پر ہاتھ رکھیں اور یہ دعائیں پڑھیں۔

”بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُثَوِّدُكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ“

ترجمہ ”میں اللہ کے نام سے تم پر دم کرتا ہوں اللہ ہی تمہیں ہر موزی بیماری سے شفا یاب کرے گا۔ اسی طرح ہر نفس اور حاسد آنکھ سے بھی اللہ ہی تمہیں شفا دے گا۔ میں اللہ کے نام سے تم پر دم کرتا ہوں۔“

”بِسْمِ اللَّهِ يُرِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دِيٍّ عَيْنٍ“

ترجمہ ”اللہ اپنے نام سے تمہیں اچھا کر دے گا ہر بیماری سے تمہیں شفا عطا فرمائے گا اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کر رہا ہو اور ہر نظر لگانے والے کے شر سے تمہیں محفوظ رکھے گا۔“

”اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهَبِ الْبَاسَ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقَمًا“

ترجمہ ”اے اللہ! اے تمام انسانوں کے پروردگار! یہ تکلیف دور فرما اور شفا عطا فرما صرف تو ہی شفا دینے والا ہے تیری دی ہوئی شفا کے علاوہ اور کسی شفا کا وجود نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اکھڑے نہ دے۔“

مذکورہ بالا دعاؤں کے علاوہ مریض پر سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس سے دم کریں۔

مزید برآں انہیں دعاؤں اور سورۃ اخلاص و فلق و الناس کو تین تین دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کے سر پر اسی کیفیت سے پھینکیں جیسے غسل کے طریقے میں بتایا گیا ہے۔ اللہ کے حکم سے مریض فوراً صحت یاب ہو جائے گا۔

وَصَلِّ اللَّهُمَّ عَلَى خَيْرِ خَلْقِكَ نَبِينَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

وَأَزْوَاجِهِ وَآلِ يَتِيهِ أَجْمَعِينَ۔

۱۔ صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (2186)

۲۔ صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (2186)

۳۔ صحیح بخاری شریف کتاب الطب۔

۴۔ صحیح بخاری شریف کتاب فضائل القرآن باب العوذات۔

حوالہ جات

- ۱۔ ابن تیمیہ احمد شیخ الاسلام۔
- ۲۔ ابن تیمیہ احمد شیخ الاسلام۔
- ۳۔ ابن خزیمہ امام ابوبکر بن اسحاق
- ۴۔ ابن قیم الجوزیہ امام ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر حنبلی۔
- ۵۔ ابن کثیر ابوالفداء اسماعیل الجافظ۔
- ۶۔ ابن منظور۔
- ۷۔ ابوداؤد امام سلیمان بن اشعث جستانی۔
- ۸۔ اصنہانی ابو نعیم احمد بن عبد اللہ حافظ۔
- ۹۔ اصنہانی ابو نعیم احمد بن عبد اللہ حافظ۔
- ۱۰۔ البانی علامہ محمد ناصر الدین شیخ۔
- ۱۱۔ البانی علامہ محمد ناصر الدین شیخ۔
- ۱۲۔ البانی علامہ محمد ناصر الدین شیخ۔
- ۱۳۔ بانی وحید عبد السلام۔
- ۱۴۔ بانی وحید عبد السلام۔
- ۱۵۔ بخاری امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل حافظ۔
- ۱۶۔ بیہقی ابوبکر احمد بن الحسین حافظ۔
- ۱۷۔ بیہقی ابوبکر احمد بن الحسین حافظ۔
- ۱۸۔ بیہقی ابوبکر احمد بن الحسین حافظ۔
- ۱۹۔ ترمذی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ۔
- ۲۰۔ حاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری۔
- ۲۱۔ دارمی عثمان بن سعید۔
- ۲۲۔ ذہبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان شیخ الاسلام۔
- ۲۳۔ ذہبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان شیخ الاسلام۔
- ۲۴۔ ذہبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان شیخ الاسلام۔
- مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔
- رسالہ جن۔
- صحیح ابن خزیمہ۔
- زاوہ العادنی حدی خیر العباد۔
- تفسیر القرآن العظیم۔
- لسان العرب۔
- سنن ابوداؤد۔
- حلیہ۔
- دلائل نبوت۔
- صحیح الجامع۔
- غایہ المرام فی تخریج احادیث الاحوال والحرام۔
- تخریج الکلم الطیب۔
- وقایہ من الجن والشیطان۔
- الصارم البتاری التصدی للحرۃ الاشرار۔
- صحیح بخاری شریف۔
- الزهد الکبیر۔
- سنن کبریٰ۔
- دلائل نبوت۔
- جامع ترمذی۔
- مستدرک علی صحیحین۔
- سنن دارمی۔
- تذکرۃ الحفاظ۔
- سیر اعلام النبلاء۔
- میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔

- ۲۵۔ رازی، امام محمد بن ابوبکر۔
 ۲۶۔ زرکلی، امام۔
 ۲۷۔ سید قطب شہید۔
 ۲۸۔ سیوطی، جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر الحافظ۔
 ۲۹۔ سیوطی۔
 ۳۰۔ شبلی، بدر الدین علامہ۔
 ۳۱۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب۔
 ۳۲۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب۔
 ۳۳۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر۔
 ۳۴۔ طبری، ابو جعفر بن جریر۔
 ۳۵۔ عسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی بن حجر، حافظ۔
 ۳۶۔ عسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی بن حجر، حافظ۔
 ۳۷۔ عسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی بن حجر، حافظ۔
 ۳۸۔ غلام مرتضیٰ ملک، ڈاکٹر۔
 ۳۹۔ قرطبی، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر، حافظ۔
 ۴۰۔ قزوینی، امام عبد اللہ محمد بن یزید، حافظ۔
 ۴۱۔ مالک بن انس، اسی، امام۔
 ۴۲۔ مسلم بن حجاج، نیشاپوری، امام۔
 ۴۳۔ منذری، امام۔
 ۴۴۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا۔
 ۴۵۔ ندیم، ابوفرج، محمد بن اسحاق۔
 ۴۶۔ نسائی، احمد بن علی بن شعیب، حافظ، امام۔
 ۴۷۔ نووی، امام محمد بن ابوزکریا، یحییٰ بن شرف۔
 ۴۸۔ بیہقی، نور الدین علی بن ابوبکر، حافظ۔



مصنف کے بارے میں

محمد زید ملک 1965ء میں بہاول پور کے ایک علمی اور دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لینے کی سعادت حاصل کی۔ 1984ء میں ثانوی تعلیم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے حاصل کی اور اس کے بعد اسی یونیورسٹی سے فیکلٹی آف شریعہ میں اسلامی فقہ کی تعلیم 1988ء میں مکمل کی۔ 1990ء میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل بی شریعہ کی ڈگری حاصل کی۔ 1991ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اسلامیات کا امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا اور 1993ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور سے ایم اے عربی کا امتحان اول پوزیشن میں پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔

مصنف نے مختلف تعلیمی و تحقیقی اداروں میں تدریس و تحقیق کے فرائض انجام دیے۔ جن میں اسلامک اکیڈمی فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پشاور، ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ ریاض سعودی عرب، گورنمنٹ انٹرنیڈیٹ کالج مصطفیٰ آباد قصور اور پاک ایمر لاہور شامل ہیں۔

ڈاکٹر تمیزی ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

DHA-184-L، لاہور۔

ملنے کا پتہ: جہانگیر بک ڈپو، اردو بازار لاہور۔